وقل جاء الحق وزهق الباطل

# پاکٹ بک حنفیہ

حصہ دوم

# معین المناظرین


تصنیف مولانا مولوی محمد حسین صاحب بن الحکیم محمد ابراہیم صاحب

ساکنہ گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ



منگوانے کا پتہ

مہتمم کتب خانہ اہلسنت والجماعت لاہور

[illegible]

[illegible]



Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الکتاب، والسنۃ، واجماع الامۃ، والاصل الرابع القیاس المستنبط من ھذہ الاصول

تحقیق شرع کے اصول تین ہیں، (۱) کتاب (۲) سنت (۳) اجماع امت (۴) قیاس جو ان اصول ثلاثہ سے مستنبط ہو،

**سوال:-** ان چاروں اصول کا احادیث رسول و اقوال و افعال صحابہ سے ثبوت دو؟

**جواب:-** مشکوٰۃ مجتبائی ص۳۲۴ باب العمل فی القضاء والخوف میں ہے۔ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَأْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رَسُوْلُ اللّٰہِ (ترمذی، ابو داؤد، دارمی) ترجمہ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اسکو یمن بھیجا تو فرمایا کہ جب تجھکو کوئی حکم پیش آئے تو کسطرح حکم کرے گا، معاذ نے عرض کی کہ کتاب اللہ کے موافق حکم کرونگا، حضرت نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نے دپایا تو معاذ نے کہا کہ سنت رسول کے ساتھ حکم کرونگا۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر سنت میں تو نے نہ پایا، معاذ رضؓ نے کہا کہ اجتہاد رائے سے کروں گا، اور تقصیر نہ کرونگا، معاذ رضؓ کہتا ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضؓ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ تعریف ہے اس خدا کی کہ جس نے معاذ رضؓ کی رائے کو رسول اللہ کی مرضی کے موافق کر دیا ہے ۱۲ اس حدیث کے منطوق سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کے ساتھ حکم کرنیوالے جب ان دو میں بالتصریح حکم نہ پائینگے تب قیاس و اجتہاد سے حکم کرینگے، لیکن

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

غیر مجتہد اگر کتاب وسنت میں حکم نہ پائیگا تو قیاس و اجتہاد سے حکم نہیں کریگا، بلکہ مجتہد کی پیروی کریگا۔ تو نتیجہ نکلا کہ غیر مجتہد کتاب وسنت کے ساتھ حکم نہیں کرے گا؛

نیز اس حدیث سے چند امور مستفاد ہوئے

اول کتاب وسنت کے غیر مصرح احکام میں بالاستقلال حکم کرنیوالا سوائے مجتہد کے کوئی نہیں ؛

دوم حدیث بمنطوقہ دال ہے کہ احکام تین ہیں۔ مثبت بالکتاب، مثبت بالسنہ، مثبت بالقیاس،

**سوال:۔** حدیث معاذ میں تمسک بالاجماع کیوں متروک ہوا؛

**جواب:۔** اسلئے ترک ہوا کہ زمانہ رسول میں اجماع حجت نہ تھا۔

**سوال:۔** کیا رسول خدا بھی اجتہاد کیا کرتے تھے۔

**جواب:۔** ہاں ابوداؤد میں ہے۔ کہ آپ نے دو شخصوں

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کا فیصلہ فرما کر فرمایا۔ اِنَّمَا اَقْضِی بَیْنَکُمَا بِرَأْیِی فِیْمَا لَمْ یَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ کہ میں نے یہ فیصلہ تمہارے بارے میں اپنی رائے سے کیا ہے۔ جس میں خدا کی جانب سے کوئی فیصلہ نہیں اترا (مشکوٰۃ مجتبائی فصل ۲ باب الاقضیہ والشہادات)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض اوقات مجتہدین صحابہ کا امتحان بھی لیا کرتے تھے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دو شخصوں کا مقدمہ آیا تو حضور نے حضرت عمرو بن عاص کو فیصلہ کرنیکا حکم دیا، حضرت عمرو بن عاص نے عرض کی کہ حضور فیصلہ دینے میں آپ مقدم ہیں۔ فرمایا میں نے تجھے اس لئے کہا ہے۔ کہ اگر تیری قضا درست ہوگی تو تجھے دس نیکیاں ملینگی ورنہ اجتہاد کا ایک اجر ضرور ملیگا (الرحمۃ المہداۃ صـــ۲۱۳) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام اجتہاد کو بہت ہی

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

محبوب رکھتے تھے، کہ بعض اوقات اپنی موجودگی میں صحابہ کو اجتہاد کرنے کا حکم دیتے، درستگی پر دس نیکیوں کا وعدہ فرماتے اور خطا پر ایک نیکی کا،

**سوال:** کیا بعد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اجماع کی حجیت پر کوئی دلیل ہے؟

**جواب:** اجماع کی حجیت پر بہت سی احادیث دال ہیں منجملہ انکے دارمی کی یہ حدیث ہے۔ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ الْخَصْمُ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدَ فِيْهِ مَا يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ قَضٰى بِهٖ فَاِنْ اَعْيَاهُ خَرَجَ فَسَاَلَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَتَانِيْ كَذَا وَكَذَا فَهَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ ذٰلِكَ بِقَضَاءٍ فَرُبَّمَا اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّفَرُ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاءً فَيَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْنَا مَنْ يَحْفَظُ عَلٰى نَبِيِّنَا فَاِنْ

أَعْيَاهُ أَنْ يَجِدَ فِيهِ سُنَّةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ رُؤُسَ النَّاسِ وَخِيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَإِنْ
جَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَىٰ أَمْرٍ قَضَىٰ بِهِ (الرحمۃ المہداۃ ط۲۰
باب العمل فی القضاء)

ترجمہ:- میمون بن مہران سے ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ
کے پاس جب کوئی مقدمہ آتا تو سب سے پہلے اللہ کی کتاب
میں نظر دوڑاتے، اگر اس مقدمہ کا حل مل جاتا تو اسی
کے مطابق فیصلہ کر دیتے، انتہائی کوشش کے بعد اگر
نہ ملتا تو مسلمانوں سے پوچھتے کہ کیا اسکے متعلق کوئی
فیصلہ رسولخدا کا تمہارے علم میں ہے بسا اوقات
سب لوگ جمع ہو کر فیصلہ سنا دیتے تب ابوبکر رضؓ
خدا کی تعریف بیان فرماتے جس نے اپنے فضل سے
لوگوں کو نبی کریم کے اقوال و افعال یاد کرنیکی توفیق
دی۔ اگر انتہائی کوشش سے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فیصلہ بھی نہ ملتا تب ذیعلم و بہترین صحابہ کو

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جمع فرما کر انسے مشورہ طلب کرتے اگر ان کا کسی امر پر فیصلہ ہو جاتا، تو اسی کے موافق فیصلہ کر دیتے ۔

ان تمام مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا۔ کہ فقہ کے اصول اربعہ پر قائم رہنے کی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے صحابہ کو بڑی ترغیب دی، اور مجتہدین صحابہ نے غیر مجتہدین کے سامنے مسائل غیر منصوص میں اجماع وقیاس سے شرع شریف کو بیان فرمایا، اور حضور علیہ السلام خود بھی مسائل غیر منصوصہ میں اجتہاد فرماتے رہے، نیز مجتہدین کو بڑی بڑی بشارتیں بھی دیں، جن سے کتب احادیث پر ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ جو لوگ ان اصول اربعہ کی مخالفت میں شب و روز لگے رہتے ہیں۔ وہ ما انا علیہ و اصحابی پر نہیں اور جو فرقہ رسول علیہ السلام اور اسکے اصحاب کے رستہ پر نہ ہوگا بموجب حدیث ترمذی شریف ناری ہوگا پس موجودہ غیر مقلد جو اجماع و قیاس کو نہیں مانتے ناری

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ثابت ہوئے۔

دوسری پہچان فرقہ ناجیہ وغیرناجیہ کی وہ ہے۔ جو ابوداؤد ومسند احمد میں حضرت معاویہ رض نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان فرمائی ہے۔ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ کہ بہتر دوزخ میں جائینگے اور ایک بہشت میں اور وہ بڑی جماعت ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول خدا اور اصحاب کا وہی مذہب تھا جو مسلمانوں کی سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کا تھا۔ یعنی فقہ کے اصول اربعہ کا مقرر ہونا اسکی تائید میں ایک تو اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔ یعنی اے میری امت کے لوگو بڑی جماعت کی پیروی کرو۔ پس جو بڑی جماعت سے نکلا، دوزخ میں گیا، اور دوسری حدیث اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ ہے۔ (مشکوٰۃ مجتبائی ص۳۱ الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ۳)

یعنی شیطان انسانوں کا بھیڑیا ہے

جیسے کہ بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے۔ (ت)

بچھڑی ہوئی ریوڑ سے دور رہنے والی اور کنارہ کش بکری کا شکار کرتا ہے، تم تفرقہ نہ کرنا بڑی جماعت عامۃ الناس کے تابع ہو جانا ۱۲

اور تیسری حدیث وہ ہے جو مشکوٰۃ مجتبائی کے ص۳۱ پر بروایت ابوذر رض بایں الفاظ آئی ہے، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ یعنی جو شخص بڑی جماعت سے بالشت بھر علیحدہ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی۔

اعتراض:۔ الجماعۃ کے معنی بڑی جماعت کیوں کر رہے ہو؟

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :۔ اَلْمُطْلَقُ بِحَسْبِ الذَّاتِ يَنْصَرِفُ اِلَى الْفَرْدِ الْكَامِلِ کی وجہ سے یعنی مطلق کا مرجع فرد کامل ہوتا ہے۔

سوال :۔ سوادِ اعظم کے معنی کیا ہیں۔

جواب :۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی عقد الجید ص۳۳ باب۳ میں لکھتے ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ وَلَمَّا انْدَرَسَتِ الْمَذَاهِبُ الْحَقَّةُ اِلَّا هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا خُرُوْجًا عَنِ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ

ترجمہ :۔ اور دوسری وجہ پابندی مذہب کی یہ ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرو، بڑے جتھے کی اور چونکہ سچے مذہب سوائے ان چار مذہبوں کے نیست ہو گئے، تو انکی پیروی کرلی بڑے انبوہ کی پیروی کرنی ہے۔ اور ان سے باہر نکلنا بڑے

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جسم سے باہر ہوتا ہے۔"

اور سید احمد مصری طحطاوی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ در مختار

کے کتاب الذبائح میں آیۃ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا

ولا تفرقوا کے متعلق فرمایا ہے "قال بعض المفسرین

المراد من حبل اللہ الجماعۃ لانہ عقبہ بقولہ

ولا تفرقوا والمراد من الجماعۃ عند اھل العلم

اھل الفقہ والعلم ومن فارقھم قدر شبر

وقع فی الضلالۃ وخرج عن نصرۃ اللہ تعالی

ودخل فی النار لان اھل الفقہ والعلم ھم

المجتھدون المتمسکون بسنۃ محمد علیہ الصلوۃ

والسلام وبسنۃ خلفاء الراشدین بعدہ

ومن شذ عن جمھور اھل الفقہ والعلم

والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ فی

النار فعلیکم معاشر المومنین باتباع الفرق

الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَاِنْ نُصْرَةَ اللهِ وَحِفْظَهُ وَتَوْفِيْقَهُ فِيْ مُوَافِقَتِهِمْ وَخُذْلَانَهُ وَسَخِطَهُ وَمَقْتَهُ فِيْ مُخَالِفَتِهِمْ وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِيْ مَذَاهِبِ اَرْبَعَةٍ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ رَحِمَهُمُ اللهُ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ فِيْ هٰذِهِ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ ۱۲ اِنْتَهٰى بِقَدْرِ الضَّرُوْرَةِ ؕ

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ سبحانہ نے "پکڑو تم سب ملکر اللہ کی رسی کو اور متفرق مت ہو" بعض مفسرین نے اللہ کی رسی سے جماعت مراد لی ہے۔ بقرینہ ولا تفرقوا یعنی متفرق مت ہو وو۔ اہل علم کے نزدیک جماعت سے علماء و فقہاء مراد ہیں جو شخص فقہاء علماء سے بالشت بھر جدا ہوگا، وہ گمراہی میں پڑا اور اللہ کی نصرت سے خارج ہوا، اور دوزخ میں داخل ہوا۔ کیونکہ علماء و فقہاء سے مراد وہ مجتہدین جو پکڑے ہوئے ہیں۔ سنت

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپکے بعد سنت خلفائے راشدین کی اور جو شخص جمہور اہل العلم و اہل فقہ اور سواد اعظم سے خارج ہوا پس تحقیق وہ گیا اس راہ میں جو لیجائیگی اسکو آگ میں، تو اے مسلمانوں! تم پر نجات پانیوالے گروہ اہلسنت والجماعت کی پیروی لازم ہے، کیونکہ اللہ بر تر کی مدد، حفاظت، توفیق، اہلسنت والجماعت کی موافقت میں ہے۔ اور اللہ برتر کا چھوڑ دینا اور اسکی ناراضگی اہلسنت والجماعت کی مخالفت میں ہے، اور یہ نجات پانیوالا گروہ آج چار مذہبوں میں جمع ہے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، رحمہم اللہ اجمعین، اور جو شخص فی زمانہ ان مذاہب اربعہ سے باہر ہوگا وہ بدعتی و دوزخی ہے۔ ۱۲

اور تفسیر مظہری کے ص۳۹۳ میں ہے۔ فَاِنَّ اَھْلَ السُّنَّۃِ قَدِ افْتَرَقَ بَعْدَ الْقُرُوْنِ الثَّلاثَۃِ اَوِ الْاَرْبَعَۃِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ مَذَاہِبَ وَلَمْ یَبْقَ مَذْھَبٌ

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فِی فُرُوعِ الْمَسَائِلِ سِوٰی هٰذِهِ الْاَرْبَعَۃِ فَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ الْمُرَکَّبُ عَلٰی بُطْلَانِ قَوْلٍ یُّخَالِفُ کُلَّھُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اھ

ترجمہ:- پس تحقیق فرقہ اہلسنت تین یا چار قرنوں کے بعد چار مذہب قرار پایا ہے، اور ان چار مذاہب کے سوا باقی کوئی مذہب فروع مسائل میں نہ رہا۔ سو اس بات پر اجماع مرکب ہوا، کہ جو قول مذاہب اربعہ کے خلاف ہوگا۔ وہ باطل ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نہ اتفاق کریگی امت میری گمراہی پر اور فرمایا خدا نے کہ جو پیروی کرے گا، خلاف طریقہ مومنین پھیریں گے ہم اوسکو جدہر ........ وہ پھرا۔ اور ڈالینگے ہم اسکو دوزخ میں اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور تفسیر بیضاوی مطبوعہ مصر ص ۲۰۹ تحت قول
اللہ تعالیٰ اَوَ لَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا
وَّلَا یَھْتَدُوْنَ کے ای لوکان اٰباؤھم جھلۃ
لا یتفکرون فی امر الدین ولا یھتدون الی الحق
لا تبعوھم وھو دلیل علی المنع من التقلید
لمن قدر علی النظر والاجتھاد واما اتباع
الغیر فی الدین اذا علم بدلیل ما انہ محق
کالانبیاء والمجتھدین فی الاحکام فھو فی
الحقیقۃ لیس بتقلید بل اتباع لما انزل اللہ ۔
یعنی علامہ بیضاوی نے اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ
لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ کا یہ مطلب
بیان فرمایا کہ ان کفار کے آباؤ اجداد اگرچہ جاہل ہوں،
اور دین کے معاملہ میں فکر نہ کرتے ہوں۔ اور نہ ہی امر
حق پر ہدایت یافتہ ہوں پھر بھی یہ انہیں کی پیروی کرینگے
اور یہ آیت مجتہد کو کسی کا مقلد ہونے سے روکتی

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے، ولیکن کسی کی اتباع دین کے معاملہ میں جسوقت
معلوم ہو جائے، کہ وہ حق وراستگو ہے۔ جیسے
انبیاء علیہم السلام اور مجتہدین فی الاحکام سوا ایسے
لوگوں کی اتباع تقلید نہیں، بلکہ وہ اتباع عین قرآن
وحدیث کی ہے۔ ۱۲

علامہ کازرونی بیضاوی کے قول فہو فی الحقیقۃ
لیس بتقلید پر حاشیہ لکھتے ہیں، ای اِنَّ التَّقْلِیْدَ الْعَمَلُ
بِقَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ وَاَمَّا اِتِّبَاعُ النَّبِیِّ
وَکَذَا اِتِّبَاعُ الْمُجْتَہِدِیْنَ فَلَیْسَ کَذٰلِکَ بَلْ ھُوَ
بِالدَّلِیْلِ فَاِنَّ الشَّرْعَ اَوْجَبَ عَلَی الْعَامِیْ اِتِّبَاعُ
الْعَالِمِ وَھٰذَا دَلِیْلُ الْاِتِّبَاعِ ۱۲

ترجمہ:- یعنی جس کے قول پر عمل کرنیکی شارع
علیہ السلام نے راہنمائی نہ کی ہو۔ اسکے قول پر عمل کرنا
تقلید ہے، ولیکن نبی و مجتہدین کا اتباع اس قبیل سے
نہیں، کیونکہ شرع شریف میں عامی پر مجتہد کا اتباع

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اور نور الانوار صہ ۱۸۱ مبحث اجماع حاشیہ ع ۱۲ پر بحوالہ تفسیر احمدی لکھا ہے۔ وَالْاِنْصَافُ اِنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ فِي الْاَرْبَعِ وَاتِّبَاعُهُمْ فَضْلٌ اِلٰهِيٌّ وَقَبُوْلِيَّتُهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا مَجَالَ فِي التَّوْجِيْهَاتِ وَالْاَدِلَّةِ ۱۲ ترجمہ :- اور منصفانہ بات یہ ہے کہ تحقیق منحصر ہونا مذہب کا چاریں اور ان کا اتباع فضل الٰہی ہے، اور اسکی قبولیت اللہ کی جانب سے ہے۔ اس میں توجیہات واولہ کو کام میں لانیکی مجال نہیں ہے ۱۲۰

اور مولانا مولوی محمد عبد الحی مرحوم لکھنوی غیث الغمام حاشیہ امام الکلام صہ ۵ حاشیہ ع ۲ میں لکھتے ہیں۔ فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّ انْحِصَارَ الْمَسَائِلِ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ الْمَشْهُوْرَةِ فِي الْاَزْمِنَةِ الْمُتَاخِرَةِ اَمْرٌ اِلٰهِيٌّ وَفَضْلٌ رَبَّانِيٌّ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى اِقَامَةِ

اللہ لیبل علیہ ۱۲ ترجمہ اس میں اشارہ ہے کہ ان متاخرین میں جمیع مسائل کا مذاہب اربعہ میں منحصر ہونا محض حکم الہی و فضل ربانی ہے۔ اس پر دلیل قائم کرنی کی قطعا حاجت نہیں۔

اور غیث الغمام برحاشیہ امام الکلام صت ۲ ع ۱ پر امام شیخ الاسلام ذکریا انصاری کی وصیت لکھی ہے۔ اِیَّاکُمْ اَنْ تُبَادِرُوْا اِلَی الْاِنْکَارِ عَلٰی قَوْلِ مُجْتَهِدٍ وَتَخْطِیْئَتِهٖ اِلَّا بَعْدَ اِحَاطَتِکُمْ بِاَدِلَّةِ الشَّرِیْعَةِ کُلِّهَا وَمَعْرِفَتِکُمْ بِجَمِیْعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ الَّتِیْ اِحْتَوَتْ عَلَیْهَا الشَّرِیْعَةُ وَمَعْرِفَتِکُمْ بِمَعَانِیْهَا وَطُرُقِهَا فَاِذَا اَحَطْتُمْ بِهَا کَمَا ذَکَرْنَا فَحِیْنَئِذٍ لَکُمُ الْاِنْکَارُ وَاَنّٰی لَکُمْ بِذٰلِكَ ۱۲

ترجمہ جب تک شریعت مطہرہ کی تمام ادلہ پر محیط نہ ہو جاؤ اور جب تک تمام لغت عرب جن پر شریعت مشتمل ہے پہچان نہ لو، اور جب تک انکے معانی

وطرق کی معرفت نہ کرلو خبردار اس وقت تک مجتہد کے قول پر انکار وخطا کا فتویٰ نہ لگانا۔ اس حرکت سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اور ساتھ ہی فرمایا وانی لکم بِـذٰلِكَ بھلا کہاں یہ عالم اور کہاں تم۔ نقل کیا اسکو امام عبدالوہاب نے اپنی میزان میں۔

اور ابن ماجہ ثالث باب السواد الاعظم میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ

یعنی حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی۔ پس جسوقت تم اختلاف دیکھو پس سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کو لازم پکڑو،،

چونکہ بڑی جماعت اہلسنت والجماعت کی ہے، اسلئے بموجب احادیث مذکورہ بالا وتصریحات

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

علماء کرام یقیناً جنتی ہے ، اور ہندوستان کے موجودہ غیر مقلدین چونکہ چھوٹی سی ٹولی میں منقسم ہیں ، لہذا غیر ناجی ثابت ہوئے !!

تیسری دلیل غیر مقلدین کے ناری ہونے پر یہ ہے ، کہ ہندوستان کے غیر مقلد باوجود غیر مجتہد ، عامی ، امی محض ، ہونیکے غیر مقلد کہلاتے ہیں ، حالانکہ غیر مقلد کہلانا منصب مجتہد کا ہے !!

خوب یاد رکھو ، منصب نبوت کے بعد نوع بنی انسان کیلئے اگر کوئی اعلیٰ مرتبہ ہے ۔ تو وہ غیر مقلد ہونا ہے مگر غیر مقلد ہونا منصب مجتہد کا ہے ، کوئی غیر مجتہد نہیں کہلا سکتا ۔ اگر غیر مجتہد غیر مقلد کہلانا شروع کردے تو سب مسلمانوں کو اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہے ، یقیناً وہ گمراہ ہوگا ، اور دوسرے مسلمانوں کو گمراہ کرنیکی سعی کرے گا ، جیسا مجتہد مطلق مقلد نہیں کہلا سکتا ویسے ہی غیر مجتہد غیر مقلد نہیں کہلا سکتا !!

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

# ہندوستان کے وہابیوں کی چالاکی

ہندوستان کے وہابیوں کو جب ائمہ اربعہ کی پیروی گراں گذری، تو انہیں خود مجتہد ہونیکا شوق ہوا، مگر مجتہد مطلق ہیں جن پانچ قسم کی علوم کی مہارت کامل قرار دی گئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان میں ہم صفر ہیں، تب انہوں نے سوچا کہ مجتہد کہلانے سے تو ہمارا پردہ فاش ہوجائیگا، چلو مجتہد کا جو منصب غیر مقلد ہے۔ اس سے اپنے آپکو موسوم کرد۔ دنیا اندھی ہے گرفت بھی نہ ہوگی، اور مخالفت بھی زور شور سے کر لیں گے آخرکار ان کا یہ عقلی دھوکا کارگر ہوا۔

دیکھو کتنا اندھیر ہوا کہ پہلے ہر کس و ناکس نے اپنے آپ کو کس چالاکی سے غیر مقلد کہلا کر منصب اجتہاد پر قدم دھرا بعد ازاں ائمہ اربعہ کی مخالفت شروع

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کرکے علمائے اسلام کے اس مسلمہ مسئلہ اِذْ لَیْسَ لِلْمُقَلِّدِ اَنْ یُّنَازِعَ الْمُجْتَہِدَ فِیْ حُکْمِہٖ[1] کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر نہ صرف دکھلائیں بلکہ خوشیاں منائیں۔

سوال :۔ تقلید کی تعریف اور اسکے اقسام بیان کرو۔

جواب :۔ تقلید کی دو قسمیں ہیں۔ محمود و مذموم تقلید محمود کی تعریف یہ ہے، کہ مسائل غیر منصوص یا منصوص محتمل وجوہ مختلفہ میں غیر مجتہد کو مجتہد راجح کی پیروی کرنی۔ اور تقلید مذموم وہ ہے جو اسکے خلاف ہو۔

سوال :۔ کیا مسائل منصوصہ میں تقلید کی ضرورت نہیں۔

جواب :۔ جو مسائل قرآن و حدیث میں صاف طور پر بیان ہو چکے ہوں۔ ان پر کسی کی پیروی کی ضرورت نہیں۔ عامی خود دیکھ سکتا ہے۔ اگر عامی سے پوچھکر

[1] تحت قول اللہ بیضاوی فان تنازعتم فی شیئ ۱۲

بلا کھٹکے عمل کر سکتا ہے ہاں جو مسائل قرآن و حدیث میں صاف طور پر نہیں آئے اگر آئے ہیں تو انکی شرحیں مختلف ہیں جیسے رفع یدین و عدم رفع یدین کی احادیث یا آمین بالجہر والاخفار کی احادیث ایسے مسائل میں غیر مجتہد کو مجتہد کی پیروی کے بغیر نجات نہیں ہو گی۔"

سوال :۔ کیا ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید جائز ہے؟

جواب :۔ ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید یعنی پیروی قطعاً حرام ہے، انصاف ص۱۶"

ہر مجتہد اپنے مظنونات پر عمل کرے اسی لئے ائمہ اربعہ سب کے سب غیر مقلد ہیں۔ امام ابوحنیفہ کو جیسے دیگر ائمہ کی پیروی حرام ہے ویسے ہی دیگر ائمہ کو امام ابوحنیفہ کی تقلید یعنی پیروی حرام ہے؟

سوال :۔ کیا غیر مجتہد مجتہد سے تنازع کر سکتا ہے۔

جواب :۔ غیر مجتہد کو مجتہد سے تنازع کرنا حرام ہے۔

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہاں مجتہد مجتہد سے تنازع کر سکتا ہے۔

سوال:۔ پھر ہندوستان کے غیر عامی ائمہ اربعہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

جواب:۔ محض عداوت سے ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ عامی ہو کر غیر مقلد کیوں کہلاتے؟

سوال:۔ مجتہد کی تعریف کیا ہے۔

جواب:۔ اَلْمُجْتَهِدُ مَنْ يَعْرِفُ الْاَحْكَامَ الْفَرْعِيَّةَ مِنْ اَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ (الانصاف)

یعنی مجتہد وہ شخص ہے۔ جوکہ فرعی احکام کو انکی ادلہ تفصیلیہ سے پہچانے" ۱۲

سوال:۔ مجتہد کی کتنی قسمیں ہیں:۔

جواب:۔ مجتہد کی چار قسمیں ہیں، اول مجتہد مطلق، دوم مجتہد منتسب الیٰ صاحب المذہب، سوم مجتہد فی المذہب، چہارم متبحر فی المذہب"

سوال:۔ مجتہد مطلق کسے کہتے ہیں؟

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :- مجتہد مطلق مجتہد فی الشرع ہے۔ جس کا کام ہے استخراج کرنا مسائل کا کتاب و سنت سے اور قائم کرنا قواعد و اصول کا کتاب و سنت سے واسطے استخراج مسائل کے ائمہ اربعہ اسی درجہ میں ہیں۔

سوال :- مجتہد مطلق کی شرائط کیا ہیں۔

جواب :- مجتہد مطلق وہ عالم ہے۔ جو پانچ طرح کے علم کا حاوی ہو۔ اول علم کتاب اللہ کا، دوم علم حدیث رسول اللہ، سوم علم علمائے سلف کے اقوال کا کہ ان کا اتفاق کس قول میں ہے۔ اور اختلاف کس قول میں، چہارم علم لغت، پنجم علم قیاس۔

سوال :- ان پانچ علموں کی مفصل مقدار کیا ہے۔ یعنی ہر علم میں سے مجتہد کو کتنا چاہئے۔

جواب :- قرآن کریم میں سے نو علوم کا جاننا واجب

---

ے: ہو طریق استنباط العلم عن الکتاب والسنۃ اذا لم یکد یعنی فی نص کتاب او سنۃ او اجماع ۱۲ عقد الجید صـ ۸

ہے۔ اوّل ناسخ و منسوخ دوم مجمل و مفسر، سوّم خاص و عام، چہارم محکم و متشابہ، پنجم کراہت، ششم تحریم، ہفتم اباحت، ہشتم استحباب، نہم وجوب ۔۔ اور حدیث رسول اللہ سے ان نو علوم کے علاوہ ان اشیاء کا جاننا بھی ضروری ہے۔

صحیح، ضعیف، مسند، مرسل، حدیث، کا قرآن پر مرتب کرنا اور قرآن کا حدیث پر مرتب کرنا حتیٰ کہ اگر کوئی ایسی حدیث پاوے جس کا ظاہر موافق قرآن کے نہ ہو تو اس کی مطابقت کی صورت کا سراغ لگا سکے کیونکہ حدیث تو قرآن کا بیان ہے مخالف قرآن نہیں جو مطابقت نہ ہو سکے۔ اور احادیث میں سے صرف ان احادیث کا جاننا واجب ہے جو شرعی احکام کے بارہ میں وارد ہیں۔ اور لغت میں زیادہ عربی کے ان الفاظ کا جاننا ضروری ہے۔ جو قرآن و حدیث کے احکامی امور میں واقع ہیں علم لغات میں اتنی ضرور مہارت ہونی چاہیئے کہ جس سے عرب کے کلام کے مقصود سے

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

واقف ہو جاوے، کیونکہ خطاب شریعت عربی زبان میں وارد ہوا ہے، جو شخص اتنی مہارت نہ رکھتا ہوگا۔ وہ شارع کی مراد سے ناواقف رہے گا؛

اور اقوال صحابہ و تابعین میں سے اسقدر جاننا ضروری ہے۔ کہ جو درباب احکام منقول ہیں۔ اور بڑا حصہ اُن فتووں کا جانے جو امت کے فقہا نے دیئے ہوں۔ تاکہ اس کا حکم اقوال سلف کے خلاف نہ پڑے۔ ورنہ اس صورت میں اجماع کی مخالفت ہوگی؛

اور جو شخص ان پنجگانہ علوم میں سے ایک قسم سے بھی ناواقف ہو۔ تو اوسکو کسی حادثہ کے موقع پر ایسے جامع عالم کی پیروی ضروری ہے۔

اسکے علاوہ ایسے جامع عالم کا نفسانی خواہشوں اور بدعتوں سے علیحدہ ہونا نیز ورع و تقویٰ کو شعار بنانا اور کبیرہ گناہوں سے بچنا اور صغیرہ پر اصرار نہ رکھنا بھی شرط ہے (عقد الجید مجتبائی ص ۳)

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال :۔ مجتہد منتسب الی المذہب کسکو کہتے ہیں۔

جواب :۔ عقد الجید صلا میں ہے ۔ وَالْمُنْتَسِبُ مَنْ سَلَّمَ اُصُوْلَ شَیْخِہٖ وَاسْتَعَانَ بِکَلَامِہٖ کَثِیْرًا فِیْ تَتَبُّعِ الْاَدِلَّۃِ وَالتَّنَبُّہِ لِلْمَاٰخِذِ وَھُوَ مَعَ ذَالِکَ مُسْتَیْقِنٌ بِالْاَحْکَامِ مِنْ قِبَلِ اَدِلَّتِہَا قَادِرٌ عَلٰی اِسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْہَا قَلَّ ذٰلِکَ مِنْہُ اَوْ کَثُرَ وَاِنَّمَا یَشْتَرِطُ الْاُمُوْرُ الْمَذْکُوْرَۃُ فِی الْمُجْتَہِدِ الْمُطْلَقِ

ترجمہ :۔ اور مجتہد منتسب یعنی منسوب مستقل وہ ہے ۔ جو اپنے استاد کے قواعد کو تسلیم کرے اور اسکے کلام سے اکثر مدد لے دلیلوں کی تلاش اور ماخذ کی واقفیت میں اور بایں ہمہ وہ احکام فقہی پر یقین رکھتا ہو ۔ بلحاظ انکے دلائل کے اور ان دلائل سے مسائل نکالنے پر قادر ہو خواہ یہ استنباط اس سے کم سرزد ہو یا زیادہ ، اور

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یہ امور مذکورہ صرف مجتہد مطلق کے اندر شرط ہیں۔
کہ مجتہد مطلق وہی ہوگا جس میں یہ امور پائے جائیں۔

**سوال:** مجتہد فی المذہب کسکو کہتے ہیں۔

**جواب:** مجتہد فی المذہب وہ ہے۔ جو مجتہد مطلق
یعنی مجتہد فی الشرع کے بنائے ہوئے اصول و قواعد
کی تقلید کرتا ہے۔ اور بہ تسلیم ان قواعد و اصول
کے ان احکام کا استخراج کرتا ہے۔ جنہیں اسکے امام
کی جانب سے کوئی تصریح نہیں ہوتی، گو اس طبقہ کے
اشخاص مجتہدین فی الشرع سے بعض احکام فرعی
میں اختلاف رکھتے ہیں۔ مگر معارضین فی المذہب
سے علیحدہ سمجھے جاتے ہیں۔ (عقد الجید ص ۱۰ کا مفہوم)

**سوال:** مجتہد متبحر فی المذہب کسکو کہتے ہیں۔

**جواب:** یہ مجتہد فی الفتوی ہوتا ہے ایسا شخص اپنے
امام کے مذہب سے پوری واقفیت رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور ایک قول کو دوسرے پر اور ایک صورت کو امام کے شاگردوں کی صورتوں میں سے دوسری پر ترجیح دے سکتا ہے ۱۲

**سوال:-** عامی کس کو کہتے ہیں:-

**جواب:-** جسمیں مجتہدین کے اوصاف مذکورہ نہ پائے جائیں وہ عامی ہے۔

**سوال:-** عقد الجید صے پر ہے۔ اِنَّ الْعَامِیَّ یَجِبُ عَلَیْہِ تَقْلِیْدُ الْعَالِمِ الَّذِیْ یَعْتَمِدُ عَلٰی فَتْوَاہُ ۱۲

ترجمہ:- تحقیق عامی واجب ہے اس پر تقلید ایسے عالم کی جسکے فتوٰی پر اس کا بھروسہ ہو ۱۲ یعنی عامی ہر مفتی و عالم سے مسئلہ نہ پوچھے بلکہ اس عالم سے پوچھے کہ جسپر اس کا اعتماد ہو۔

**تنبیہ:-** آج کل کے بے علم امی و عامی میں فرق نہیں سمجھتے، جہاں کسی حرف شناس نے لکہا دیکھا۔ کہ عامی کو تقلید شخصی ضروری ہے۔ مگر غیر عامی کو نہیں

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تو وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں حرف شناس ہو کر عامی نہیں رہا، بلکہ اپنے آپ کو مجتہد سمجھ لیتا ہے، حالانکہ اہل علم و فقہاء کے نزدیک عامی مقابل ہے ہر چہار قسم کے مجتہدین کا جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے، نہ کہ عامی مقابل ہے حرف شناس کا الغرض اس زمانہ میں ہر حرف شناس کو مجتہد بننے کا شوق ہوا ہے، تبھی تو اپنے آپکو غیر مقلد کہتے ہیں، بلکہ انکے امی بھی اپنے آپ کو غیر مقلد کہلا کر اپنے مجتہد ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ جتنے مجتہد آج کل مارے مارے پھرتے ہیں، اتنے مجتہد کبھی کسی نے نہ دیکھے ہونگے۔

مولٰنا مولوی خرم علی شفاء العلیل ترجمہ قول جمیل مطبوعہ رزاقی کانپور صـ ۱۲۱ پر لکھتے ہیں:

کہ مترجم کہتا ہے، موافقت حدیث صریح معروف کو [illegible] عمل سے قرار دیا ہے، سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے، جو اسانید اور متون

حدیث پر محیط ہے، اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ
مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو، حدیث صحیح صریح
غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو، چنانچہ مصنف رحمہ اللہ
اور سائر علماء محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم
ہوتا ہے۔ اور وہ کہ ما نہ مخاطب اس کلام کا نہیں
جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ
دریافت کر کے آپکو محدث قرار دیتا ہے، شعر

تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی۔

اور مولنا نواب قطب الدین خانصاحب
اس عبارت کے حاشیہ میں اسی صفحہ میں کہتے ہیں کہ
صحیح ہے یہ بات اسی لئے کفایہ میں لکھی ہے کہ
العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاھرہ لجواز ان
یکون مصروفا عن ظاھرہ او منسوخا بخلاف الفتوی
اور تقریر شرح تحریر میں مولنا عبد العلی لکھتے ہیں :

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لَيْسَ لِلْعَامِيِّ الْاَخْذُ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ لِجَوَازِ كَوْنِهٖ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بَلْ عَلَيْهِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْفُقَهَاءِ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اس وقت کے علما عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہلہ کما لا یخفیٰ علی العقلاء ۱۲

سوال:۔ کیا اب بھی کوئی مجتہد ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ کیوں نہیں ہو سکتا، خداوند تعالیٰ کا فیضان بند تھوڑا ہی ہو سکتا ہے۔ البتہ مجتہد مطلق کے شرائط پیدا کرنی عادۃً محال نظر آتی ہیں۔

اگر کسی میں پیدا ہو جائیں تو چشم ما روشن دل ما شاد

سوال:۔ بموجب قاعدہ المجتہد یخطی و یصیب ائمہ اربعہ سے بھی بعض مسائل میں ضرور غلطی ہوئی ہو گی۔ تو جیسے مجتہد مطلق کے مذہب میں مجتہد فی المذہب ہوتے ہیں ایسے ہی اگر کوئی مجتہد فی مذاہب الاربعہ کا خطاب حاصل کر کے ائمہ اربعہ کے غلط مسائل کو ترک کر کے درست مسائل امت کے سامنے پیش کرے

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جیسا کہ موجودہ غیر مقلد کرتے ہیں تو اسکو آپ کیوں
ناجائز قرار دیتے ہیں؟

**جواب:۔** ناجائز قرار دینے کی وجہ صرف یہ ہے
کہ تم غیر مجتہد ہو۔ اور غیر مجتہدین کو مجتہدین پر حکم ماننا
حرام ہے۔

اور تم لوگوں کا اپنے آپکو مجتہد فی المذاہب الاربعہ
قرار دینا صحیح نہیں۔ کیونکہ جیسے مجتہد فی المذاہب
مجتہد فی الشرع کے بنائے ہوئے اصولوں
کی تقلید کرتا ہے۔ ویسے ہی مجتہد فی المذاہب الاربعہ
بھی ائمہ اربعہ کے جمیع اصولوں میں مقلد ہوگا۔ اور
ائمہ اربعہ کے جمیع اصولوں کو صحیح تسلیم کرنے سے
آپ کا وقار و مقصود تفریق بین المسلمین کا جاتا
رہیگا۔

**سوال:۔** کیا مجتہد منتسب الی المذاہب الاربعہ کا
ہونا بھی ناجائز ہے۔

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب:- ناجائز ہے کیونکہ ایسا تسلیم کرنے سے امت محمدی میں مفسدہ عظیمہ پیدا ہو جائے گا۔ کیونکہ مجتہد منتسب فی المذہب کے اصولات کا توارد جیسے مجتہد مطلق کے اکثر اصولات سے ہو جاتا ہے ویسے ہی بعض اصولات میں مخالفت بھی بلا خوف کر جاتا ہے۔ تو جو شخص مجتہد منتسب الی المذاہب الاربعہ کا مدعی ہوگا تو وہ بھی ضرور ائمہ اربعہ کے بعض مسائل اصولیہ و فروعیہ میں مخالفت کا علم بلند کریگا، حالانکہ حق چاروں میں دائر ہے۔ اور ان سے باہر نکلنے والے پر علماء کا فتویٰ ناری ہونے کا ہے دیکھو عقد الجید۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور مجتہد مطلق منتسب الی مذاہب الاربعہ پیدا ہو کر اپنے پہلے مجتہد منتسب الی مذاہب الاربعہ کی بعض تحقیقات کی مخالفت کرے علیٰ ہذا القیاس یہی سلسلہ قیامت تک

جاری رہکر لاکھوں فرقے امت محمدی میں پیدا کرے جس سے امت محمدی بیشمار فرقوں میں تقسیم ہو کر لَا تَفَرَّقُوا اِخْتِلَافَ (؟) کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو کر قابل علاج نہ رہے۔"

باقی یہ بھی تو خیال فرمانا چاہیئے۔ کہ جب سے آئمہ اربعہ کے مذاہب مدون ہو کر مقبول ہوئے۔ اس وقت سے آجتک جب کسی فقیہ و محدث نے مجتہد منتسب الی مذاہب الاربعہ ہونیکی جرأت نہیں کی۔ تو آج کون کر سکتا ہے، کم از کم زمانہ حال کے غیر مقلدوں کو اسی امر سے ہدایت لینی چاہیئے۔

جن لوگوں نے موجودہ زمانہ میں مجتہد مطلق ہونیکا دعویٰ کیا وہی تفریق بین المسلمین کے باعث بنے۔ عبداللہ چکڑالوی بھی مجتہد مطلق کا مدعی ہو کر سر سے

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سے احادیث رسول کا منکر ہو بیٹھا اور اپنی خطرناک جماعت بنائی۔

ادہر مرزا غلام احمد اپنے اجتہاد سے نبی بن بیٹھا اس نے بھی ایک خطرناک جماعت تیار کی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی مجتہد ہونے کا ایسا خبط ہوا کہ اپنی مجتہدانہ شان کے خبط میں اپنی اخبار اہلحدیث ۲۵ دسمبر ۱۲ رمضان ۱۳۲۸ھ میں یہ مسئلہ درج کر دیا کہ دادی کے ساتھ پوتے کا نکاح جائز ہے اس کی حرمت منصوص نہیں۔

الغرض غیر مجتہد ہو کر غیر مقلد کہلانے والے خود گمراہ ہو گئے۔ اور دوسرے لوگوں کو گمراہ کرینگے لہذا اضال و مضل کا دوزخی ہونا محتاج دلیل نہیں

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

۔ چوتھی دلیل ان غیر مجتہدین غیر مقلدین کے ناری ہونے پر یہ ہے۔ کہ ائمہ اربعہ متقین کے امام ہیں انکی مخالفت یا ان سے منازعت غیر مجتہدین کا کام نہیں۔ چونکہ موجودہ غیر مقلد ائمہ اربعہ کو برا کہتے رہتے ہیں۔ لہذا اپنی اس حرکت کی وجہ سے دوزخی ہیں دیکھو حضرت پیران پیرؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، مجدد صاحبؒ سرہندی، فضیلؒ بن عیاض وغیرہم سب کے سب مسائل اجتہادیہ میں ائمہ اربعہ میں سے ایک نہ ایک کی پیروی کرتے تھے، جو لوگ اس پیروی کی وجہ سے ان پر مشرکین فی الرسالت کا فتوے لگاتے ہیں۔ کیوں دوزخی نہ ہونگے ۱۲

سوال: کیا موجودہ غیر مقلد ائمہ اربعہ کو برا کہتے ہیں؟

جواب: دیکھو اخبار الفقیہ امرتسر مورخہ ۵ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۰ کالم ۲ اسکی عبارت ہم بعینہ لکھے دیتے ہیں "خبث باطنی کا ظہور، غیر مقلدیت کے کرشمے، ائمہ اسلام کی توہین مولوی محمد بہاؤ الحق قاسمی

امرت سری لکھتے ہیں، پچھلے دنوں سیدنا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کی تقریب پر مولوی عبدالکبیر صاحب کشمیری سند یافتہ دارالعلوم دیو بند امرتسر آئے ہوئے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا تھا، کہ ضلع فیروزپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے وہاں کے غیر مقلدین نے چند بدھے (بلوٹے) رکھے ہوئے ہیں، جن میں سے کسی کا نام ابوحنیفہ ہے اور کسی کا نام یوسف وغیرہ رکھا ہوا ہے، میں نے عرس کے بھرے اجلاس میں مولوی صاحب کے حوالہ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن میں نے مولوی صاحب سے یہ کہا، کہ آپ وہاں پہنچکر خود تحقیق کریں، کہ واقعہ صحیح ہے یا غلط؟ چنانچہ مولوی صاحب نے بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۲ سنہ ہجری ایک خط میرے نام ارسال کیا جس میں تحریر فرماتے ہیں :

جناب! احقر نے پوری تحقیق کی تھی۔ بعض کا نام ابی حنیفہ، ابی یوسف، محمد، شافعی، مالک، رکھا ہوا ہے، احقر خود وہاں گیا تھا، موضع کا نام لکھنؤ کے ہے، جلال آباد کے قریب ہے۔"

## بحث دربیان مسئلہ علم غیب

سوال: غیب کی تعریف کیا ہے؟ جواب: غیب کے معنی علامہ بیضاوی نے الذین یومنون بالغیب کے ماتحت یوں بیان فرماتے ہیں۔ وَالْمُرَادُ بِهِ الْخَفِيُّ الَّذِيْ لَا يُدْرِكُهُ الْحِسُّ وَلَا تَقْتَضِيْهِ بَدَاهَةُ الْعَقْلِ یعنی غیب اس پوشیدہ چیز کا نام ہے جسکو حس ادراک نہیں کرتی۔ اور بداہت عقل پا نہیں لیتی، پھر اسکے آگے لکھا ہے۔ وَهُوَ (الغیب) قِسْمَانِ قسم لادلیل

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَلِيْمٍ وَهُوَ الْمَعْنِیْ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَقِسْمٌ نُصِبَ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ كَالصَّانِعِ وَصِفَاتِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَحْوَالِهٖ وَهُوَ الْمُرَادُ بِهٖ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ؏

یعنی غیب کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) اول جس پر دلیل نہیں اور یہ مختص ہے ذات باری سے۔

(۲) دوم جس پر دلیل ہو اور یہ ذات باری سے مختص نہیں بلکہ اس پر بتعلیم الٰہی اطلاع ہوتی ہے۔

سوال:- جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پروردگار عالم نے کتنے مغیبات پر اطلاع دی۔

جواب:- پروردگار عالم نے آپکو تدریجاً جمیع کائنات کا علم عطا فرمایا اور یہ علم علم الٰہی کے دریا میں سے ایک قطرہ کا حکم بھی نہیں رکھتا۔

سوال:- مغیبات سے تمہاری کیا مراد ہے؟

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :- مغیبات سے ہماری مراد ما کان و ما یکون
اور علم لوح و قلم و علم جنت و نار و علم قیامت ہے ۔

سوال :- حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو مغیبات
پر اطلاع کتنے واسطوں سے ہوتی تھی ۔

جواب :- واسطے صرف دو ہی تھے ۔ اول وحی
دوم کشف ، علامہ خطیب گازرونی بیضاوی
مصری ج ۲ صـ ۹۶ آیت وما کان اللہ لیطلعکم
علی الغیب کے حاشیہ پر فرماتے ہیں اَیْ اِنَّ اِطِّلَاعَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْغَیْبِ یَکُوْنُ بِطَرِیْقَیْنِ
اَحَدُھُمَا بِطَرِیْقِ الْوَحْیِ وَالثَّانِیْ اَنْ یُّشَاھِدَ
اُمُوْرًا یُدَلُّ عَلٰی اَمْرٍ یَّکُوْنُ مِنْ وَجْہٍ ۔

ترجمہ یعنی غیب پر اطلاع پانیکے واسطے دو ہی
تھے ایک تو وحی اور دوسرا ایک کام سے دوسرے
کام کا جو بعد کو آنیوالا ہے مشاہدہ

سوال :- علم غیب تو خاصہ پروردگار عالم ہے ۔

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تم لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کیوں ثابت کرتے ہو۔

**جواب:-** جو علم غیب پروردگار عالم کا خاصہ ہے اسکو علم غیب بالذات کہا جاتا ہے۔ ایسا علم غیب جو حضور علیہ السلام کیلئے ثابت کرے وہ بے دین ہے، کیونکہ علم غیب بلا واسطہ بجز خداوند تعالیٰ کسی اور علم میں مستعمل نہیں ہو سکتا۔ کسی شاعر نے علم الغیب ذاتی کے متعلق کیا ہی سچ کہا ہے۔

معلوم نہیں غیر خدا کو خبر غیب ؎
یہ بند دکان ہے نہ کھلی ہے نہ کھلیگی یعنی علم غیب بالذات کی دوکان بند ہے، اس کا دروازہ نہ کھلا ہے۔ اور نہ کھلے گا

اب رہا یہ کہ خداوند علام الغیوب جس کو چاہے مغیبات پر اطلاع دے۔ اس میں کسی مسلمان کو انکار نہیں، اور نہ ہی کوئی عالم قرآن وحدیث سے اسکے انکار پر دلیل

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لا سکتا ہے۔ ہر نبی کو پروردگار عالم غیب پر اطلاع دیتا رہا ہے۔ مگر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنے مغیبات پر علام الغیوب نے اطلاع دی اتنی اور کسیکو نہیں ہوئی، تمام قرآن کی ورق گردانی کرنے سے بھی کوئی نہیں دکھلا سکتا، کہ فلاں آیت میں آیا ہے، کہ خداوند تعالیٰ کسیکو غیب کی تعلیم نہیں فرماتا ہاں جو لوگ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کیواسطے بایں معنی علم غیب ثابت کرتے ہیں، کہ آپ آسمان و زمین کی تمام اشیاء کے ذرہ ذرہ کی حقیقت کو علی سبیل الاستمرار جانتے تھے، ایسے لوگ بلا شبہ

تاریکی کے گرداب میں ہیں لے اگر ایسا ہوتا تو پھر وحی وکشف کے دونوں واسطوں کی کیا ضرورت تھی۔

سوال :۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علام الغیوب نے تدریجاً ما کان و ما یکون پر اطلاع

دی تھی، تو اسکی دلیل پیش کرو۔

**جواب:۔** مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۵۴۱ باب المعجزات میں ہے:۔

(۱) کہ جب اعرابی نے بھیڑیئے کے منہ سے بکری کو چھڑایا تو وہ اس سے ہمکلام ہوا جس پر اعرابی نے کہا حیوانات کا جنگل میں کلام کرنا جائے تعجب ہے۔ اس پر بھیڑیئے نے کہا میں اس سے زیادہ ایک تعجب کی بات تجھے بیان کرتا ہوں۔ تم میں ایک نبی ہے جو یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا ھُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ یعنی وہ نبی تمہیں اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے۔

(۲) عَنْ عُمَرَوَابْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیْ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمًا اَلْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا (مسلم، مشکوٰت باب المعجزات فصل ۱)

ترجمہ:- روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے اس نے کہا، کہ ہمیں ایک دفعہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فجر کی نماز پڑھائی۔ اور ممبر پر چڑھ کر ہمیں ظہر تک خطبہ سنایا پھر ممبر سے نیچے تشریف فرما کر نماز پڑھی پھر اترے عصر کی نماز پڑھی پھر ممبر پر چڑھ کر غروب آفتاب تک خطبہ سنایا۔ سو اس خطبہ میں آپ نے ہمیں قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی، جسکو اس روز کی زیادہ باتیں یاد ہیں وہ ہم میں زیادہ عالم ہے (روایت کیا صحیح مسلم نے)

(۳) عَنْ حذیفہ رض قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ

علیہ اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدًا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ (ابوداؤد مشکوٰۃ کتاب الفتن فیما تکون لنا الی قیام الساعۃ ص ۴۶۳ مجتبائی)

(۴) بخاری شریف مجتبائی شریف مجتبائی ص ۹۷۷ کتاب القدر میں ہے عن حذیفۃ رض قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیھا شیئا الی قیام الساعۃ الا ذکرہ علمہ من علمہ وجھلہ من جھلہ ۱۲ ترجمہ حضرت حذیفہ رض نے فرمایا کہ ہمیں ایک دفعہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اس خطبہ میں قیامت تک کی کسی بات کو آپ نے نہیں چھوڑا۔ عینی شرح بخاری میں اسکے ماتحت لکھا ہے

Scanned with CamScanner

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ مَا تَرَكَ فِيْهَا اَیْ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّرَةِ مِنَ الْکَائِنَاتِ یعنی حدیث کے قول ماترک فیہا سے یہ بات ماخوذ ہو کہ آپ نے کائنات کے جمیع امور مقدرہ میں سے کسی امر کو بھی نہیں چھوڑا۔"

(۵) عَنْ حُذَیْفَةَ رض قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذَالِكَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۶۱ کتاب الفتن فصل اول)

(۶) معالم التنزیل میں اللہ تعالیٰ کے قول الرحمٰن علم القرآن ۰ خلق الانسان ۰ علمہ البیان کے ماتحت ہے۔ قَالَ ابْنُ کَیْسَانَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ اَیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یعنی بیانُ ما کانَ وما یکونُ ۱۲

(۷) عَنْ عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عائشٍ رض قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم رأیتُ ربّی عزَّ وجلَّ فی احسنِ صورۃٍ قالَ فیم یختصِمُ الملأُ الاعلٰی قلتُ لا اعلمُ قالَ فوضعَ کفَّہٗ بینَ کتفَیَّ فوجدتُ بردَھا بینَ ثدییَّ فعلمتُ ما فی السَّمٰوٰتِ والارضِ وتلا کذٰلکَ نُری ابراھیمَ ملکوتَ السَّمٰوٰتِ والارضِ ولیکونَ منَ الموقنینَ

(رواہ الدارمی مرسلا)

وللترمذی نحوہٗ عنہُ وعنِ ابنِ عبّاسٍ و معاذِ ابنِ جبلٍ وزادَ فیہِ قالَ یا محمّدُ ھل تدری فیم یختصمُ الملأُ الاعلٰی قلتُ نعم فی الکفّاراتِ والکفّاراتُ المکثُ فی المساجدِ بعدَ الصّلٰوۃِ والمشیُ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِى الْمَكَارِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَاتِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ الخ (مشکوٰۃ باب فی المساجد فصل ۲)

اشعۃ اللمعات جلد اول باب المساجد ص۳۵۵ میں فعلمت ما فی السمٰوٰت والارض کے تحت میں ہے " پس دانستم ہرچہ در آسمان بود و ہرچہ در زمین بود، عبارت است، از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آں "

(۸) مشکوٰۃ باب المساجد فصل ۳ میں ہے حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کی نماز میں بہت دیر سے تشریف لائے سورج نکلنے کے بالکل قریب تھا۔ پس حضور نے ہلکی سی نماز پڑھائی۔ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ
قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ
عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ
وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ
حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ
الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا
ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ
كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ
فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ
الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ
قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ
فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حِیْنَ الْکَرِیْھَاتِ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ
قَالَ وَمَا ھُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ
الْکَلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ سَلْ
قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ
الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ الخ

رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح

اشعۃ اللمعات جلد اول باب المساجد میں فَتَجَلّٰی
لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ کے تحت میں لکھا ہے
"پس ظاہر شد وروشن شد مرا ہر چیز از علوم و
شناختم ہمہ را۔"

نیز تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۲۴۳ مطبوعہ مصر میں ہے
وَکَذَا صَارَ عِلْمُہٗ مُحِیْطًا بِجَمِیْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ
الْغَیْبِیَّۃِ الْمَلَکُوْتِیَّۃِ کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ
اِخْتِصَامُ الْمَلٰئِکَۃِ اِنَّہٗ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّہٗ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثُدُیَیَّ فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عِلْمَ مَا کَانَ وَمَا سَیَکُوْنَ الخ

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وسعتِ علم پر زبردست شہادت

(۹) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْہُ بِالْمَسْئَلَۃِ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُ لَکُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ لَافٍ رَاْسَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ یَبْکِیْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ کَانَ اِذَا لَاحٰی یُدْعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّہٗ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُھُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ الخ (بخاری شریف مجتبائی صفحہ ۱۰۵۰)

(۱۳) صاحب خازن آیۃ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ کے ماتحت لکھتے ہیں۔"

قَالَ السُّدِّیُّ رح قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ فِیْ صُوَرِھَا فِی الطِّیْنِ کَمَا عُرِضَتْ عَلٰی اٰدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِیْ وَمَنْ یَّکْفُرُ بِیْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالُوْا اِسْتِھْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اَنَّہٗ یَعْلَمُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرُ مِمَّنْ
لَمْ یَخْلُقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَہٗ وَمَا یَعْرِفُنَا
فَبَلَغَ ذَالِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ
ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعِنُوْا فِیْ عِلْمِیْ
لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْئٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ
السَّاعَۃِ اِلَّا اَنْبَأْتُکُمْ بِہٖ فَقَامَ عَبْدُ
اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ حُذَافَۃُ فَقَامَ عُمَرُ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِکَ
نَبِیًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَہَلْ اَنْتُمْ
مُنْتَہُوْنَ فَہَلْ اَنْتُمْ مُنْتَہُوْنَ ثُمَّ نَزَلَ عَلَی
الْمِنْبَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ الخ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱۱) فی البیضاوی تحت ما کان لیطلعکم علی الغیب الخ
رُوِیَ اَنَّ الْکَفَرَۃَ قَالُوْا اِنْ کَانَ مُحَمَّدٌ
صَادِقًا فَلْیُخْبِرْنَا مَنْ یُّؤْمِنُ مِنَّا وَمَنْ یَّکْفُرُ
فَنَزَلَتْ وَعَنِ السُّدِّیْ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ وَاُعْلِمْتُ مَنْ
یُّؤْمِنُ بِیْ وَمَنْ یَّکْفُرُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ
اِنَّہٗ یَزْعُمُ اَنَّہٗ یَعْرِفُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ
وَمَنْ یَّکْفُرُ وَنَحْنُ مَعَہٗ وَلَا یَعْرِفُنَا فَنَزَلَتْ

**فائدہ:** اس حدیث میں امت سے مراد امت اجابت و امت دعوت دونوں ہو سکتی ہیں۔

(۱۲) مختصر کنز العمال صفحہ ۲۶۳ جلد ۴ علی مسند احمد حضرت عبداللہ بن عمر سے بہ سند ضعیف ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جَلِيَاتٌ مِّنَ اللهِ جَلَا لِنَبِيِّهٖ كَمَا جَلَا
لِلنَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ (ذکرہ نعیم بن حماد فی الفتن)

(۱۳) شرح شفاء ملا علی قاری رح صـ ۱۴۲ ج ۲ ابن ہجر
کہ حضور علیہ السلام نے (بتعلیم الٰہی) تعداد منافق
مردوں اور عورتوں کی فرمادی اور کہا ابن عباسؓ
نے کہ منافق مرد تین سو تھے۔ اور منافق عورتیں
ایک سو ستر تھیں۔

(۱۴) تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر جلد ۱۰ صـ ۱۰۵ و تفسیر
در منثور ج ۳ صـ ۲۵۴ بشان نزول آئیہ تخریل
ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی
حاتم و حضرت مجاہد شاگرد حضرت ابن عباس رضہ
سے نقل فرماتے ہیں۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ
اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُنَافِقِيْنَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اِنَّ نَاقَةَ
فُلَانٍ بِوَادِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یعنی جب ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ فلاں شخص کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک منافق بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی بات کیا جانے، اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

(سورۃ توبہ)

(۱۵) فتاوی عبدالحی ج ۲ صفحہ ۹۰ میں ہے کہ "حضرت عباس رضی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ چاند آپکے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے، آپ نے فرمایا کہ مادر مشفقہ نے ہاتھ میرا مضبوط باندھ دیا تھا، اسکی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا، اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت

عباس رضؓ نے عرض کی کہ آپ ان دونوں جہل پر وزہ
تھے، یہ حال کیونکر معلوم ہوا، فرمایا کہ لوح محفوظ
پر قلم چلتا تھا، اور میں سنتا تھا، حالانکہ شکم مادر
میں تھا، اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار
کی تسبیح کرتے تھے، اور میں انکی تسبیح سنتا تھا،
حالانکہ میں شکم مادر میں تھا۔ بلفظہٖ

(۱۶۱) بیضاوی ج ۲ صفحہ ۹۶ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ
عَلَى الْغَيْبِ الخ کے تحت میں ہے، کہ مَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُؤْتِيَ اَحَدَكُمْ عِلْمَ الْغَيْبِ فَيَطَّلِعَ
مَا فِي الْقُلُوْبِ مِنْ كُفْرٍ وَّ اِيْمَانٍ وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِيْ لِرِسَالَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَيُوْحِيْ
اِلَيْهِ وَيُخْبِرُهٗ بِبَعْضِ الْمُغَيَّبَاتِ الخ
اس تفسیر میں بعض مغیبات بہ نسبت خدائی علم
مراد ہے۔ یعنی خدا کا علم غیب ذاتی و کلی ہے۔
اور محمد رسول اللہ کا علم غیب بتعلیم الہی جزئی یعنی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اضافی ہے، یا یوں سمجھ لو کہ جناب محمدؐ رسول اللہ کا علم عطائی بہ نسبت نوع نبی انسان کلی ہے، یعنی تمام مخلوق کے علم کی انتہی سدرۃ المنتہی ہے اور آپکو اس سے آگے کی پرواز بھی حاصل ہوئی ہے

چناں تیز در تیر قربت براند
کہ در سدرہ جبرئیل از و باز ماند

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۵۶۰ میں فرماتے ہیں "ومنتہی علوم خلق دعروج ملائکہ آنست ولہذا سدرۃ المنتہی نام کردہ اند وجز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم بالاتر از ان ہیچکس نرفتہ، وآنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جانیست

برداشت از طبیعت امکان قدم قدم کہ آن
اسری بعبدہ است من المسجد الحرام

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تا عرصہ وجوب کہ اقصائے عالم است
کانجا نہ جاست نے جہت دنے نشاں نہ نام
سرے است بس شگرف درا ینجا ہیچ ہاں
از اشنائے عالم جاں پرسس ازیں مقام

(۱۷) فی المسلم عَنْ ثَوْبَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا الخ (مشکوٰۃ فی فضائل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۸) فی الصحیحین عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض ان رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲ فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۹) جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ارادت مندوں کا علم الی یوم القیام دیا گیا، اور اسکی

دلیل وہ ہے۔ جو کتاب الیواقیت والجواہر مطبوعہ میمنہ مصر ۱۳۱۷ھ جلد اول کے صفحہ ۱۴۲ اور باب الایمان والقدر فصل ثانی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم خَرَجَ یَوْمًا وَفِیْ یَدِہٖ کِتَابَانِ مُطَبَّقَانِ وَھُوَ قَابِضٌ بِیَدِہٖ عَلٰی کِتَابٍ فَسَاَلَہٗ اَصْحَابُہٗ مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِیْ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ فِیْ یَدِیْ الْیُمْنٰی اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِھِمْ وَقَبَائِلِھِمْ وَعَشَائِرِھِمْ مِنْ اَوَّلِ مَا خَلَقَھُمُ اللّٰہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَالَّذِیْ فِیْ یَدِی الْاُخْرٰی فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ

اٰبَائِہِمْ وَقَبَائِلِھِمْ وَعَشَائِرِھِمْ مِنْ
اَوَّلِ مَا خَلَقَہُمُ اللّٰہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذَا
کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اَسْمَآءُ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِہِمْ وَقَبَائِلِھِمْ فَلَا
یُزَادُ فِیْہِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْہُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ
لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِہٖ ھٰذَا الْکِتَابُ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ
فِیْہِ اَسْمَآءُ اَھْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَاءِھِمْ
وَقَبَائِلِھِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا
یُزَادُ فِیْہِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْہُمْ اَبَدًا ۱۲

اس حدیث کو امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ
اور صاحب مشکوٰۃ رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت
ترمذی درج کیا ہے، چونکہ بعض الفاظ میں دونوں
کا کسی قدر اختلاف ہے، اور مطلب کیلئے
روایت امام شعرانی کی زیادہ تر واضح ہے۔ اس

لئے سرخ واؤ سے دونوں کو یکجا جمع کر دیا گیا
ہے، ترجمہ:۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے، اور آپکے
دست مبارک میں دو کاغذ لپیٹے ہوئے کمٹ
کر پکڑے ہوئے تھے، آپ نے پوچھا کہ تم
جانتے ہو یہ کیسے نوشتے ہیں ۔ یہ ہیں رب
العلمین کیطرف سے ، اس دائیں ہاتھ کے
کاغذ میں تمام اول سے آخر تک کے جنتیوں
کے نام معہ انکی ولدیت وقومیت وگوت
وغیرہ کے درج ہیں۔ اور اس بائیں ہاتھ کے کاغذ
میں تمام اول سے آخر تک کے جہنمیوں کے نام
مع انکی ولدیت وقومیت وگوت وغیرہ
کے درج ہیں۔

(۳۹) شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر
عزیزی میں سورۃ بقرہ میں آیت کریمہ ختم اللہ الخ والی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا کے ماتحت لکھتے ہیں،"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع است۔ بہ نور
نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ
از دین من رسیدہ الی ان قال ہمہ روایات آمدہ
ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع مے سازند
کہ فلانی چناں میکند و فلانے چناں تا روز قیامت
ادائے شہادت تواں کرد۔"

(۲۱) مسلم مصری مع ج ۲ صفحہ ۱۰۲ باب اخبار النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فیما یکون الی قیام الساعۃ کے
حدیث فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وبما ھو کائن کر
حاشیہ پر بحوالہ قسطلانی یوں لکھا ہے۔ وَرَوَی
الْبَزَّارُ بِسَنَدٍ جَیِّدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَیَاتِیْ
خَیْرٌ لَکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ
اعمال امتی فان کَانَ مِنْ حَسَنٍ حَمِدْتُ اللہ

وَمَاکَانَ مِنْ نَبِیٍّ اَسْتَغْفَرَتْ اللّٰہَ لَکُمْ ۱۲

(۳۲) مدارج النبوۃ باب ۵ در ذکر فضائل آنحضرت ص ۱۷۱ کشوری ۱۸۶۷ء میں ہے : ازان جملہ آنست کہ عرض کردہ میشود بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعمال امت و استغفار میکنند مر ایشان را۔

و روایت کردہ است ابن المبارک از سعید بن المسیب کہ ہیچ روزے نیست مگر آنکہ عرض کردہ میشود بر آنحضرت اعمال صبح و شام پس میشناسد آنحضرت ایشان را بسیمائے ایشان و اعمال ایشان و در بعضے روایات آمدہ ہمت کہ عرض کردہ میشود بر من اعمال امت آنچہ بد است مے پوشم و آنچہ نیک است عرض میکنم بدرگاہ مراد پوشیدن عرض نہ کردن خواہد بود و گویا سنت الٰہی جاریست بر آنکہ اعمال را بعد

ازعرض کردن ثبت مے نمائد وانچہ عرض کردہ نمی شود محو وساقط کردہ میشود از درجۂ اعتبار فافہم وباللہ التوفیق۔

(۲۳) بتعلیم الٰہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرسی کی حقیقت، قلم کی لمبائی، کرسی کا طول بھی بیان کردیا - دیکھو الرحمۃ المہداۃ الی من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوٰۃ ص۲۸۶ میں ہے عن علی رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْکُرْسِیُّ لُؤْلُؤٌ وَطُوْلُ الْقَلَمِ سَبْعُمِائَۃِ سَنَۃٍ وَطُوْلُ الْکُرْسِیِّ لَا یَعْلَمُہٗ الْعَالِمُوْنَ (رواہ فی الحلیۃ)

(۲۴) وہابیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل حسب صاحب صراط مستقیم مجتبائی فارسی کے ص۱۳۱ پر ایک وظیفہ لکھتے ہیں۔ جسکے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ برائے انکشاف حالات سموٰت وملاقات ارواح

وملائکہ وسیر جنت ونار واطلاع بر حقائق آنمقام ودریافت امکنۂ آنجا وانکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم است ۱۲

نیز اسی کتاب کے صفحہ ۱۷۱ پر ہے "براے کشف ارواح وملائکہ ومقامات آنہا وسیر امکنۂ زمین وآسمان وجنت ونار واطلاع بر لوح محفوظ مشغل دورہ کنند" ۱۲

**فائدہ اول:۔** منکرین کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس علم کو جو حق وکشف کے ذریعے تھا علم غیب نہیں کہنا چاہیئے، کیونکہ آپ کا علم ذاتی نہیں ذاتی علم والے کو عالم الغیب کہنا چاہیئے۔

# فوائد جلیلہ

**فائدہ:۔** منکرین کہتے ہیں، کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

کے علم کو علم غیب نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ وہ بواسطہ وحی و کشف تھا، اور وساطت سے علم حاصل کرنیوالے کو عالم الغیب نہیں کہنا چاہیئے پس جو لوگ حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

مثبتین کہتے ہیں کہ جیسے رب العلمین کو اسکے علم بالذات کی وجہ سے ہم عالم الغیب کہتے ہیں ویسے ہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو انکے علم بالواسطہ کیوجہ سے عالم الغیب کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ علم بالواسطہ پر علم غیب کا اطلاق قرآنمجید کے متعدد مواضع پر آیا ہے ان مواضعات میں سے ایک موضع سورہ بقر کے اوائل میں بین درمیان صفات متقین الذین یؤمنون بالغیب ہے روی ان الایمان فیہم من العلم کما ہو ظاہر۔ پس جو شخص اس علم بالواسطہ کو علم غیب کے نام سے موسوم نہیں کرتا ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ کیونکہ علم غیب بمعنی ذاتی کو نہیں کہتے بلکہ علم عطائی پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے دیکھو قرآن

پاک میں ہے، وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن یجتبی من رسلہ من یشاء ۔
وقولہ تعالیٰ فی سورۃ الجن عالم الغیب فلا یظہر
علی غیبہ احدا ۔ الا من ارتضی من
رسول ۔ ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ غیب
پر بعطائے الٰہی اطلاع ہوتی ہے، پس غیب
پر اطلاع پانیوالے کو ہم بعض عالم الغیب کہہ سکتے ہیں
اس پر حضرت شیخ صاحب مدارج النبوۃ ج ۱ باب
پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صلعم تصریح کرتے ہیں
وازجملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
بودن اوست مطلع بر غیوب و خبر دادن بانچہ
حادث خواہد شد از کائنات، علم غیب اصالۃ
مخصوص است بہ پروردگار تعالیٰ و تقدس کہ
علام الغیوب است، وہرچہ برزبان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم و بعضے از اتباعان وے ظاہر شدہ است

بوحی یا بالہام ودر حدیث آمدہ است، واللہ
اِنِّیْ لَآ اَعْلَمُ اِلَّا مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ہ

ترجمہ :- خدا کی قسم جتنا خدا نے مجھے سکھلایا
اتنا ہی جانتا ہوں "

فائدہ :- علم کی دو قسمیں ہیں۔ حضوری، حصولی،
حضوری کی پھر دو قسمیں ہیں۔ حادث، قدیم،
حصولی اہل اسلام کے نزدیک فقط حادث ہے
بخلاف اہل فلسفہ پروردگار عالم کو جمیع اشیاء
کا علم حضوری قدیم غیر زوال ذاتی بدون عطا
احدی ہے، اسیوجہ سے وہ تمام اشیاء کا انکے
وجود سے قبل انکے جواہر واعراض کا عالم تھا۔
مگر غیر خدا کا علم حضوری حادث وحصولی حادث
ہے۔ غیر خدا میں یہ قدیم کسی صورت سے نہیں
ہو سکتے ورنہ انکے موصوف کو بھی قدیم ماننا
پڑیگا، وہو باطل علی الظاہر وشرک اکبر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے مساوی کلیتًا وجزئیتًا ازلًا وابدًا عالم ہونا مراد لیا جاوے، تو یہ اعتقاد بلا شبہ شرک فی العلم ہے اس وصف میں کوئی مخلوق خدا کی شریک نہیں ہوسکتی

اور اس پر یہ کہنا کہ خدا اگر خود عطا فرماوے تو شرک نہیں سو یہ بھی سراسر خطا ہے کیونکہ شرعًا اس پر کوئی دلیل نہیں۔ اسطرح کا علم غیب خدا تعالیٰ کے کمالات مختصہ میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کمالات مختصہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ کسی اور کو بھی عطا ہوئے ہیں یہی تو شرک ہے۔ هَلْ يَقُوْلُ اَحَدٌ مِّنَ الْعُقَلَاءِ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى وُجُوْبَهُ الذَّاتِيَّ وَاَمْثَالَهٗ وَلَا يَلْزَمُ الشِّرْكُ

ہاں ذات رسول کو ہم عالم الغیب بایں معنی کہتے ہیں کہ معلم حقیقی نے اپنے حبیب کو بواسطہ وحی وکشف جمیع کائنات کا علم تدریجًا اتنا عطا فرمایا کہ مخلوقات میں سے کسیکو اتنا عطا نہیں فرمایا

اس کا انکار بلا شبہ نصوص قرآنیہ و احادیث صحیحہ
و تصریحات علمائے اسلام سمجھا جاوے گا، اور
ایسا عقیدہ کسی آیت و حدیث کے مخالف نہیں۔"

# بحث ندائے یا رسول اللہ

**سوال:۔** غیر مقلد کہتے ہیں کہ ندا مستلزم سمع ہے
اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بعد از موت
سمع حاصل نہیں لہٰذا یا رسول اللہ کہنا شرک ہے

**جواب:۔** معترض کا اعتراض محض باطل ہے، کیونکہ
یا ندائیہ کا مقتضیٰ اسمع نہیں ہے،
دوسرا سمع دو قسم ہے، ایک بالواسطہ، دوسرا
بلاواسطہ، اور بلاواسطہ سننا خاصہ جناب باری ہے
رہا بالواسطہ سو اسکی نسبت التماس ہے۔ کہ منادی اگر
زندہ بھی ہو اور سامنے تو وہ بھی بالواسطہ ہی سنتا ہے
بلاواسطہ وہ بھی نہیں سنتا، اگر اسکو بلاواسطہ و بالذات

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تصور کر لیا جاوے تو یقین شرک ہوگا، ادنیٰ تامل سے ہر عقلمند منصف مزاج تسلیم کریگا، کہ انسان کی شنوائی جو ہے وہ اس قوت کے ذریعہ سے ہے، جو خالق کائنات نے اسکے کان میں ودیعت فرمائی ہوئی ہے، پھر ایسی حالت کے ہوتے ہوئے کون مدعی توحید یہ کہہ سکتا ہے، کہ انسان مثلاً بالذات اور بلا واسطہ بات کو سن سکتا ہے، اگر وہ مؤثر حقیقی اس قوت کو ظہور میں نہ لاتا تو انسان کی بھی کیا مجال تھی، جو وہ سنتا لہٰذا اگر منادی سامع بھی ہو تو بلا واسطہ سمع کے ساتھ موصوف نہیں ہو سکتا اور جب اس فعل میں پکارنے والا مشرک نہیں بنتا تو غائب از نظر سے پکارنیوالے کو مشرک کیوں کہا جائے گا، در اصل اسماع خدا تعالیٰ کا فعل ہے، اور خدا تعالیٰ سے اسماع کی صفت کبھی منفک نہیں ہوتی، خود منادی دنیا میں ہو خواہ عالم برزخ میں اور یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہر حالت

ہیں موصوف باسماع ہے، مگر کلام سمع اموات میں ہے منکر کو مفید نہیں اسلئے کہ مقصود تو ہے شرک کا ثابت کرنا، سو اس سے ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ جب موجد سمع ہر وقت موجود ہے، تو کم از کم سمع ممکن ہوگا۔

مخالفین اگر برزخی وجود جسدی سے انکار کرینگے تو کیا روح کے وجود سے بھی انکار کرینگے امتناع سمع کے قائل جب ہو سکتے ہیں، کہ بعد انتقال جسد روح کے وجود سے منکر ہو بیٹھیں ورنہ امکان سمع سے منکر ہونا بداہتہً باطل ہے، بندہ نے صرف امکان سمع کی صورت صرف اسواسطے پیش کی ہے۔ کہ محض امکان بھی نفی شرک کیلئے کافی ہے، وجہ یہ ہے کہ اسکی بنا پر پکارنا شرک کا فر نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ شرک کی تعریف سے ظاہر ہے، پس اگر کوئی شخص غائب از نظر کو خواہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اِلاَّ الیَوْمِ الخ (مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن)

امام بیہقی، خطیب بغدادی ابن عساکر، عبداللہ بن عباس رض مروی ہے کہ قال علیہ السلام اِنّی کُنْتُ اُحَادِثُہٗ وَ یُحَدِّثُنِیْ وَ یُلْهِیْنِیْ مِنَ الْبُکَاءِ وَ اَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ ۱۲

بخاری و مسلم میں بروایت ابوایوب ہے قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَهُوْدٌ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۲۶)

طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن روایت کرتے ہیں، کہ ایکدن جبرئیل امین حضور علیہ السلام کی خدمت میں کوہ صفا پر بیٹھے ہوئے تھے، کہ آواز سخت آئی اور حضور علیہ السلام نے سنی تب جبرئیل سے پوچھا کہ اے جبرائیل کیا قیامت آئی ہے، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی لَا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ کُلَّا مَلَکًا فَارْسَلَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الیک اسرافیل علیہ السلام یعنی قیامت نہیں آئی۔ بلکہ خدا نے تیری کلام سُنی پس اسرافیل کو جو کہ حاملین عرش کا بزرگ فرشتہ ہے۔ اس کو تیری طرف بھیجا اور یہ آواز شدید اور صوت بزرگ اسرافیل کی حرکت کی ہے جس کا ظہور عرش کے نیچے ہوا۔

نیز امام طبرانی اوسط میں ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتا ھائلا یعنی سید المرسلین نے ایک آواز خوفناک سُنی پس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ یہ آواز ایک پتھر کی ہے جسکو جہنم کے کنارے سے ڈالا گیا ہے۔ ستر سال سے اب جہنم میں گرا ہے۔

نیز حدیث مذکورہ بالا صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ رضہ بھی مروی ہے۔ جسکے آخر میں ہے فسمعنا وجبۃ

یعنی ہم نے جو اصحاب سید الانبیاء کے ہیں شئے ثقیل کے گرنے کی آواز سنی، اس روایت سے مستفاد ہوا کہ اصحاب بھی بہ برکت آنحضرت سمع خارق عادت و دیگر خوارق سے فیضیاب ہوئے،

اس کا ثبوت اس روایت کے علاوہ اس روایت سے بھی ملتا ہے۔ جو بروایت ابن عمر رض مشکوٰۃ مجتبائی باب الکرامات صـ۵۴۶ پر ہے۔ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا یُّدْعٰی سَارِیَۃَ فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یَصِیْحُ یَا سَارِیَ الْجَبَلِ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا فَھَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ یَصِیْحُ یَا سَارِیَ الْجَبَلِ فَاَسْنَدْنَا ظُھُوْرَنَا اِلَی الْجَبَلِ فَھَزَمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ۱۲

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی شنوائی خارق عادت پروردگار عالم

نے عطا فرمائی ہوئی ہے کہ آسمانوں کی آواز، اور
انکے دروازہ کھلنے کی آواز، سجدہ آفتاب، و ماہتاب
زیر عرش کی آواز، حاملان عرش کے حرکات کی آواز،
جنکی دوری شمار سے دور ہے، نیز آواز تحت الثریٰ
و قعر جہنم کی گوش مبارک تک پہنچی، اور اکثر احوال
برزخ بطریق خارق عادت ہیں جیسا کہ شرح اکبر
ملا علی قاری میں ہے۔

## تحقیق معنی لفظ یا

مفصل زمخشری ص ۲۴ بحث المنصوب باللازم
اضمارہ کے تحت میں لکھا ہے۔ مِنْهُ الْمُنَادیٰ
لِاَنَّكَ اِذَا قُلْتَ يَا عَبْدَ اللهِ فَكَاَنَّكَ قُلْتَ
اُرِيْدُ اَوْ اَعْنِيْ عَبْدَ اللهِ وَلٰكِنَّهٗ حُذِفَ
لِكَثْرَةِ الْاِسْتِعْمَالِ وَصَارَ يَا بَدَلًا عَنْهُ

ترجمہ:۔ یعنی اس سے منادیٰ ہے جس وقت تو یا عبد اللہ کہے گا تو گویا تو نے یہ کہا کہ میں عبد اللہ کا ارادہ کرتا ہوں یا عبد اللہ مراد لیتا ہوں ولکن اعنی یا ارید کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے۔ اور لفظ یا اسکے قائم مقام کیا جاتا ہے تو یا رسول اللہ کے معنی ہوئے کہ میں رسول اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں یا مراد لیتا ہوں اور ابن حاجب نے اسکو ادعوا کے قائم مقام ٹھیرایا اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ میں رسول اللہ کو پکارتا ہوں۔ ابن حاجب کہتا ہے۔ یا لندا القریب والبعید اور مفصل زمخشری میں ہے کہ یا فقط ندائے بعید کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ مگر ابن حاجب کا مذہب عند النحاۃ منصور ہے۔

سوال:۔ کیا یا رسول اللہ کہنے پر قرآن وحدیث سے دلیل ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب:- یارسول اللہ کہنے پر قرآن وحدیث سے حسب ذیل دلائل ہیں:

(۱) لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا پارہ ۱۸ سورہ نور کا آخر علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر جلالین میں لکھتا ہے بِاَنْ تَقُوْلُوْا يَا مُحَمَّدُ بَلْ قُوْلُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ لِيْنٍ وَّتَوَاضُعٍ وَخَفْضِ الصَّوْتِ یعنی یا محمد کہکر ندا نہ دو بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ نرمی و تواضع کے لہجہ میں پست آواز سے کہا کرو ۱۲

صاوی حاشیہ جلالین میں ہے۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ اَيْ نِدَاءَهٗ بِمَعْنٰى لَا تُنَادُوْهُ وَخَاطِبُوْهُ بِالتَّعْظِيْمِ وَالتَّكْرِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ بِاَنْ تَقُوْلُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا اِمَامَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ه

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَاسْتُفِيْدَ مِنَ الْاٰيَةِ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ نِدَاءُ النَّبِيِّ بِغَيْرِ مَا لَا يُفِيْدُ التَّعْظِيْمَ لَا فِيْ حَيٰوتِهٖ وَلَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَبِهٰذَا يُعْلَمُ اَنَّ مَنْ اسْتَخَفَّ بِجَنَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ مَلْعُوْنٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ یعنی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر نہ پکارو جیسے یا محمد اور نہ کنیت سے جیسے یا ابا القاسم بلکہ حضور کو تعظیم و توقیر و تکریم کے ساتھ پکارو مثل یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا امام المرسلین یا رسول رب العالمین یا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات سے مستفاد ہوا کہ ندا حیات میں ہو یا بعد وفات اسلئے کہ جو استخفاف و اہانت ذات اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کرے، وہ کافر ہے دین آخرت میں ملعون ہے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۲) حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہر شہر ہر گاؤں میں صحابہ اپنی اپنی نمازوں میں بصیغہ خطاب السلام علیک ایہا النبی پڑھتے تھے، حالانکہ سب کے سامنے حضور نہیں ہوتے تھے، لہذا اس مسئلے کا مخالف اجماع صحابہ کا مخالف ہے۔

**اعتراض:-** صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ یعنی عَلَی النَّبِیِّ۔

**جواب:-** التحیات کی روایت عبداللہ بن عباس و عمر و ابن عمر و جابر و ابوموسیٰ اشعری و عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے۔ سب میں لفظ السلام علیک ایہا النبی ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے شقیق، علقمہ، اسود، ابوالاحوص، ابوعبیدہ، عبداللہ بن سنجرہ، روایت کرتے ہیں، لیکن کسی نے بجز عبداللہ بن سنجرہ

خطاب چھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔ عبداللہ بن سنجرہ
سے اعمش اور سیف بن سلیمان روایت کرتے

ہیں۔
اعمش کی روایت میں بھی یہ فقرہ نہیں، صرف
سیف کی روایت میں ہے اور سیف اگرچہ
ثقہ ہے مگر یحیٰ بن معین اوس کو قدری کہتے ہیں۔

اعتراض:- اگر سیف کی روایت کو بوجہ قدری
ہونیکے چھوڑنے کے قابل تھی، تو پھر حضرت
نافع اپنی زندگی کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔
کہ ابن عمر رض السلام علی النبی پڑھتے تھے

جواب:- عبداللہ بن مسعود رض کے پڑھنے کو
علمائے کرام نے جواز پر محمول فرمایا ہے۔
قال السبکی فی شرح المنہاج بعد ان ذکر ھذہ
الروایۃ من عند ابی عوانۃ وحدہ ان
صح ھذا عن الصحابۃ دل علی ان الخطاب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فِی السَّلَامِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ وَاجِبٍ (تعلیق الممجد، حاشیہ مؤطا امام محمد)

(۳) طبرانی معجم صغیر صفحہ ۶ میں ہے۔ بَلَغَنِیْ اَنَّ اِبْنًا لِاَبِیْ قِرْصَافَۃَ اَسَرَتْہُ الرُّوْمُ فَکَانَ اَبُوْ قِرْصَافَۃَ یُنَادِیْ مِنْ سُوْرِ عَسْقَلَانَ فِیْ وَقْتِ کُلِّ صَلٰوۃٍ یَا فُلَانُ الصَّلٰوۃُ فَیَسْمَعُہٗ فَیُجِیْبُہٗ وَبَیْنَہُمَا عَرْضُ الْبَحْرِ ۱۲

(۴) ادب المفرد للبخاری صفحہ ۱۴۲ باب ۴۳۶ میں ہے ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن ابی اسحٰق عن عبدالرحمٰن بن سعد قال خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ۱۲

(۵) معجم صغیر طبرانی صفحہ ۱۰۳ باب الطاء من اسمہ طاہر میں ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ
عَمِّہٖ عُثْمٰنَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ
یَخْتَلِفُ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فِیْ حَاجَۃٍ
لَہٗ فَکَانَ عُثْمَانُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْہِ وَلَا یَنْظُرُ
فِیْ حَاجَتِہٖ فَلَقِیَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ فَشَکٰی
ذٰلِکَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَیْفٍ
اِئْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ ائْتِ
الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ
بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ
یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ
جَلَّ وَعَزَّ فَیَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ وَتَذْکُرُ
حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَکَ
فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَہٗ عُثْمٰنُ
اَلْبَابَ عُثْمَانَ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰی اَخَذَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بِیَدِهٖ فَاَدْخَلَهٗ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَاَجْلَسَهٗ مَعَهٗ عَلَی الطِّنْفِسَةِ وَقَالَ
مَا حَاجَتُكَ فَذَكَرَ حَتّٰی كَانَتْ هٰذِهِ
السَّاعَةُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ
فَأْتِنَا ثُمَّ اَنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ
فَلَقِیَ عُثْمٰنَ بْنَ حُنَیْفٍ فَقَالَ لَهٗ جَزَاكَ
اللّٰهُ خَیْرًا مَا كَانَ یَنْظُرُ فِیْ حَاجَتِیْ وَ
لَا یَلْتَفِتُ اِلَیَّ حَتّٰی كَلَّمْتَهٗ فِیَّ فَقَالَ
عُثْمٰنُ بْنُ حُنَیْفٍ وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهٗ
وَلٰكِنْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ ضَرِیْرٌ فَشَكَا عَلَیْهِ ذَهَابَ
بَصَرِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَفَتَصْبِرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَیْسَ
لِیْ قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الْمِیْضَاةَ فَتَوَضَّأْ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ
قَالَ عُثْمٰنُ بْنُ حُنَيْفٍ فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا
وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْنَا
الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضَرَرٌ قَطُّ ۱۲

اسی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶) ماثبت بالسنۃ مترجم مجتبائی ص ۱۴۲ پر حضرت صفیہ ؓ کا قصیدہ اس کے جواز کی زبردست شہادت ہے۔

اَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا
وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ جَافِيًا
وَكُنْتَ رَحِيْمًا هَادِيًا وَّمُعَلِّمًا
لِيَبْكِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيًا

(۷) ندا بعد الوصال کے جواز پر حضرت انس ؓ کا مرثیہ ملاحظہ ہو۔

ماثبت بالسنہ ص ۱۲۵ میں ہے کہ تُوُفِّيَ حَتّٰى اَنَسٌ رض

قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی بَابِ عَائِشَۃَ رضؓ وَکَانَتْ
تَنْدُبُ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَھُوَ ھٰذَا

یَا مَنْ لَّمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ
یَا مَنِ اخْتَارَ الْحَصِیْرَ عَلَی السَّرِیْرِ
یَا مَنْ لَّمْ یَنَمِ اللَّیْلَ کُلَّہٗ
مِنْ خَوْفِ عَذَابِ رَبِّ السَّعِیْرِ

(۸) خطاب بعد الوصال پر حضرت صدیق اکبر کا مرثیہ
زبردست شہادت ہے۔ وہو ہذا:-

وَدَّعَنَا الْوَحْیُ اِذْ وَلَّیْتَ عَنَّا
فَوَدَّعَنَا مِنَ اللّٰہِ الْکَلَامُ

وحی نے ہم کو رخصت کیا جب سے آپ نے ہم سے
پشت نہ پھیری پس ہم کو اللہ کی کلام نے ترک کیا۔

سِوَی مَا قَدْ تَرَکْتَ لَنَا رَھِیْنًا
تَضَمَّنَہُ الْقَرَاطِیْسُ الْکِرَامُ

بجز اس کلام کے جو آپ نے ہمارے واسطے چھوڑ دی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ اسکو بزرگ کا غذ لے رہے ہیں ؛

(۹) خطاب بعد الوصال پر حضرت حسان رضہ کا مرثیہ ملاحظہ ہو ۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ ، فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

میری آنکھوں کی سیاہی آپ ہی تھے ، اب آپ پر آنکھیں اندھی ہو گئیں ؛

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ، فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

آپکے بعد جو چاہے مر رہے ؛ میں آپ ہی پر پرہیز میں رہتا تھا ؛

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ نے جب حضرت عبد اللہ بن زبیر کو عقبہ مدینہ پر سولی چڑھے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے ۔ السلام علیک اباخبیب السلام علیک اباخبیب السلام علیک اباخبیب اما واللہ لقد کنت انہاك عن هذا الخ

مشکوٰۃ کتاب الفتن فی مناقب قریش ص ۵۵۲ مجتبائی رواہ مسلم فی باب ذکر کذاب ثقیف ؛



Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قال النووی قوله السلام علیک ابا خبیب،
فِیہِ اِسْتِحْبَابُ السَّلَامِ علی الْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ
وَغَیْرِہٖ وَتَکْرِیْرُ السَّلَامِ ثَلَاثًا وَفِیہِ
الثَّنَاءُ عَلَی الْمَوْتٰی بِجَمِیْلِ صِفَاتِہِمُ الْمَعْرُوْفَۃ ۱۲

(۱۱) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ندا بعد الوصال کیا کرتے تھے:
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
علیہ وسلم بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِمْ
بِوَجْہِہٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ
الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا
وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی)

(۱۲) طحطاوی شرح مراقی الفلاح مصری ص ۳۶۲
پر ہے اَخْرَجَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِذْکَارِ
وَالتَّمْھِیْدِ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْهِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۱۲

(۱۳) مردوں کو لفظ یا سے حضرت صالح علیہ السلام نے پکارا، فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ پ کا آخر دیکھو حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود ہلاک شدہ کو مخاطب کر رہے ہیں کیا حضرت صالح علیہ السلام نعوذ باللہ مشرک تھے ۱۲

اس آیت پیش کردہ کی تفسیر میں صاحب بیضاوی فرماتے ہیں۔ وَلَعَلَّهٗ خَاطَبَهُمْ بِهٖ بَعْدَ هَلَاكِهِمْ كَمَا خَاطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ قَلِیْبِ بَدْرٍ وَقَالَ اِنَّا وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا ۔ ١٢

(١٤) علامہ جلال الدین سیوطی شرح الصدور ص ۸۷ میں بروایت بیہقی فاطمہ خزاعیہ سے منقول ہے

وَقَفْنَا عَلٰی قَبْرِہٖ فَقُلْنَا السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَسَمِعْنَا کَلَامًا رَدَّ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَمَا قَرُبْنَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ ۔ ١٢

(١٥) علامہ دہر حضرت مولانا محمد قاسم رح بانی دیوبند اپنے قصیدہ میں لکھتے ہیں

جو انبیا ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کریگا یا نبی اللہ کیا یہ میری پکار

۲۵ مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(۱۶) سورۂ حج میں ہے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ
لوگوں کو حج کیلئے ندا دیں، کتب تفسیر میں
لکھا ہے کہ آپ نے آواز دی فاسمعہ اللہ
مِنْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَاءِ فِیْمَا بَیْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِمَّنْ سَبَقَ فِیْ عِلْمِہٖ اَنْ یَّحُجَّ جلالین

بیضاوی، [illegible]

یعنی آپکی اس آواز کو اللہ نے تمام جہان کے
مردوں کی پشتوں اور عورتوں کے رحموں
میں جنکے نصیب میں خدا کے علم میں حج
کرنا مقدر تھا سنوایا ۱۲

# ثبوت استمداد انبیا علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ

انبیا علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو معاون مجازی سمجھکر امداد کا خواہاں ہونا جائز ہے۔

دلائل حسب ذیل ہیں:۔

(۱) موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ ذات خداوندی سے سورۃ قصص پارہ ۲۰ میں ہے۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا ط دیکھو موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی کے امداد کے خواہاں ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بازو ان کو تیرے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بھائی کی امداد سے مضبوط کرتے ہیں۔

(۲) پارہ ۶ ربع ۳ میں ہے۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ یعنی اللہ اور اس کا رسول اور تمام مومنین تمہارے مددگار ہیں"

(۳) سورۃ تحریم میں ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ہ یعنی محمد رسول اللہ کے مددگار اللہ جبریل اور تمام مومنین و فرشتے ہیں"

(۴) تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ہ

(۵) سورہ صف پارہ ۱۸ میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیِّیْنَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(۶) سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پارہ ۲۶ میں ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ ۱۲۵

(۷) سورہ حشر پارہ ۲۸ میں ہے۔ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ؕ"

(۸) سورہ توبہ میں ہے۔ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۱۲ دیکھو جن صحابہ رض نے مہاجرین کو نصرت دی اُن کا نام ہی اللہ عزوجل نے انصار رکھا۔

**اعتراض:** ان سب دلائل سے معلوم ہوا کہ زندہ ولی و نبی سے مدد مانگنی جائز ہے۔ البتہ مُردوں سے مدد مانگنی شرک ہے۔

**جواب (۱):** غیر اللہ کو معاون مجازی سمجھنا کسی حالت

میں بھی شرک نہیں کیونکہ جو بات ذاتِ خداوندی سے مختص ہی ہو گی۔ اور اس نے اپنے بندوں پر شانِ بندگی ٹھیرائی ہو وہ سب کیلئے شرک ہو گی چاہے زندہ ہوں، یا مردہ کیا سجدہ عبادت کیلئے شرک ہے زندہ کیلئے نہیں، یہ کہاں کا دین ہے؟

**جواب (۲)**: مُردوں سے مدد مانگنے کو ہم بھی ناجائز کہتے ہیں، مگر مقبولانِ بارگاہِ حق موت کا ذائقہ چکھ لینے کے بعد زندہ رہتے ہیں، پس جن سے دنیا کی زندگی میں مدد لے سکتے ہیں اُن سے عالمِ برزخ کی زندگی میں استمداد ہو سکتی ہے، اب ہم دونوں باتوں کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

اوّل اس امر کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ موت کا ذائقہ چکھ لینے پر زندہ ہوتے ہیں۔ اس پر حسبِ ذیل دلائل کو بغور پڑھو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) بخاری مجتبائی ص۱۷۸ حضرت انس سے مروی ہے، قال علیہ السلام العبد اذا وضع فی قبرہ وتولیٰ وذہب اصحابہ حتی انہ لیسمع قرع نعالھم ۱۲

(۲) بخاری مجتبائی ص۱۸۳ میں سنعذبھم مرتین الخ وقولہ تعالیٰ وحاق بآل فرعون سوء العذاب الخ ان دو آیتوں کو عذاب قبر پر بطور شہادت امام بخاری لائے ان دو آیتوں سے بموجب تحقیق امام بخاری معلوم ہوا، کہ کفار بھی بعد ذائقہ موت عذاب کا ذائقہ چکھنے کے لئے زندہ ہوتے ہیں ۱۲

(۳) مشکوۃ مجتبائی ص۱۵۴ باب زیارۃ القبور میں بروایت عائشہ رضہ مروی ہے۔
قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رض مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ (رواہ احمد)

اس حدیث کے حاشیہ صـ۵ پر حضرت شیخ لکھتے ہیں۔ قَوْلُهٗ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ اَوْضَحُ دَلِیْلٍ عَلٰی حَیٰوةِ الْمَیِّتِ وَعَلٰی اَنَّهٗ یَنْبَغِیْ اِحْتِرَامُ الْمَیِّتِ عِنْدَ زِیَارَتِهٖ مَهْمَا اَمْکَنَ لَاسِیَّمَا الصَّالِحُوْنَ بِاَنْ یَّکُوْنَ فِیْ غَایَةِ الْحَیٰوةِ وَالتَّاَدُّبِ بِظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ فَاِنَّ لِلصّٰلِحِیْنَ مَدَدًا ظَاهِرًا بِالْغًا کَزُوَّارِهِمْ بِحَسْبِ اَدَبِهِمْ وَمُحَبَّتِهِمْ وَتَبُوْلِهِمْ ۱۲

دوم اس امر کا ثبوت کہ جن سے دنیاوی زندگی میں استمداد لے سکتے ہیں۔ اُن سے برزخی زندگی میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بھی اگر بطور وسیلہ مدد لی جائے تو جائز ہے ،

اس مسئلہ پر حسب ذیل دلائل کو بغور پڑھیئے

(۱) عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم فَاجْعَلُوْا مِنْهُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامُ الْفَتْقِ (رواہ الدارمی)

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ زمانہ خیر القرون میں لوگوں نے قبر مبارک سے حاجت طلب کی اور پائی ۔

(۲) ابن ماجہ مترجمہ وحید الزمان ج ۱ صفحہ ۲۶۷ میں ہے کہ

اور ابن ابی شیبہ نے مالک دار سے روایت کی
کہ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں قحط ہوا۔ تو ایک
شخص آنحضرت کی قبر شریف پر آیا اور کہنے لگا۔
یارسول اللہ آپ پانی کی دعا فرمائیے، اپنی امت
کیلئے کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں پھر خواب
میں اوسکو حضرت کی زیارت ہوئی، اور آپ نے
فرمایا عمر رضؓ کے پاس جا، وہ آیا اور حضرت عمرؓ
نے یہ قصہ بیان کیا ۱۲؎

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کی قبر مبارک
سے مدد مانگنی عہد صحابہ سے ثابت ہے۔

(۳) مشکوۃ باب زیارۃ القبور حاشیہ ۱ پر لکھا ہے

قَالَ الشَّافِعِیُّ قَبْرُ مُوسیٰ الْکَاظِمِ تِرْیَاقٌ
مُجَرَّبٌ لِاِجَابَةِ الدُّعَاءِ ۱۲ قَالَ حُجَّةُ
الْاِسْلَامِ مُحَمَّدُ ن الْغَزَالِیُّ مَنْ يُسْتَمَدُّ
فِیْ حَیٰوتِہٖ يُسْتَمَدُّ بَعْدَ مَمَاتِہٖ ۵

یہ شہادت ان آنکھوں والوں کی ہے۔ جنکو علوم ظاہری و باطنی میں کمال تھا عقل کے اندھے اگر انکار کریں تو ہمیں افسوس نہیں ۱۲

(۴) ادب المفرد کی حدیث و معجم صغیر للطبرانی کی حدیث جو اس کتاب کے صہ پر ہے بغور پڑھو۔

(۵) اہل قبور سے نا امید ہونا شیوہ کفار ہے۔ حقتعالیٰ پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ کے آخر میں فرماتا ہے
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ؕ

علامہ بیضاوی نے تین احتمال نکالے ہیں۔
اَنْ یبعثو، او یثابو، او ینالھم خیر منھم
ان تین احتمالات سے پچھلا احتمال ہمارا موید ہے

(۶) صراط مستقیم فارسی مجتبائی صـ ۱۶۶ میں ہے
کہ خواجہ نقشبند بہاؤ الحق اور جناب غوث الثقلین

کی ارواح مبارکہ نے میرے پیر کو مرید کیا۔ اور
ایسا ہی خواجہ بختیار کاکی کی روح مبارک سے
سید احمد صاحب نے فیض حاصل کیا۔

(۷) اسی صراط مستقیم کے صفحہ ۱۰۱ میں شہید صاحب
تصریح کرتے ہیں "ہمچنیں اصحاب ایں مراتب
عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق
در تصرف عالم مثال و شہادت میباشند و ایں
کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی
کلیات را بسوئے خود نسبت نمائید، مثلاً
ایشاں را میرسد کہ بگویند از عرش تا فرش
سلطنت ما است" ۱۲

(۸) اور اسی صراط مستقیم صفحہ ۵۸ پر ہے "مثل
قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد
کرامت مہد حضرت مرتضٰے تا انقراض دنیا ہمہ
بواسطہ ایشاں است و در سلطنت سلاطین

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وامارت امراہم ہمت ایشاں را دخلے ہست کہ
برسیاحین عالم ملکوت مخفی نیست ۱۱ ؎"

(۹) اسی صراط مستقیم ص۱۱۰ پر ہے "اول
طلب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بنشیند
و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی خواجہ معین الدین
سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک
بتوسط این بزرگان نماید و بہ نیاز تمام و زاری
بسیار از بسیار دعائے کشود کار خود کردہ ذکر
دو ضربی شروع نماید ۱۲"

(۱۰) اسی کتاب کے ص۴۲ پر ہے "وبالجملہ ائمہ این
طریق و اکابر این در زمرۂ ملائکہ مدبرات الامور
کہ در تدبیر امور از جانب ملا اعلیٰ ملہم شدہ
در اجرائے آن میکوشند معدود اند پس احوال
این کرام بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد ۱۲"

(۱۷) علامہ بیضاوی فالمدبرات امرا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

او صفات النفوس الفاضلۃ حال المفارقۃ فانہا تنزع عن الابدان غرقا ای نزعا شدیدا من اغراق النازع فی القوس فتنشط الی عالم الملکوت و تسبح فیہ فتسبق الی حظائر القدس فتصیر بشرفہا و قوتہا من المدبرات ۱۲

یا یہ بات ہے کہ نفوس فاضلہ کی صفتیں مراد ہیں کہ قسم ہے نفوس ناطقہ فاضلہ کی جب وہ بدن سے نکلتی ہیں خوش ہو کر عالم ملکوت میں جاتی ہیں، وہاں تیرتی پھرتی ہیں اور اپنے شرف و قوت کے باعث داخل ہو جاتی ہیں مدبرات میں یعنی ان میں جو تدبیر عالم کرتے ہیں ۱۲

(۱۸) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے بستان المحدثین مجتبائی ص ۱۲۱ میں

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حضرت شیخ ابو العباس احمد زروق علیہ الرحمۃ کے دو شعر نقل کئے ہیں ؎

أَنَا لِمُرِيدِي جَامِعٌ لِشَتَاتِهِ
إِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنَكْبَةٍ
وَإِنْ كُنْتَ فِي ضِيقٍ وَكَرْبٍ وَوَحْشَةٍ
فَنَادِ بِيَا زَرُّوقُ آتِ بِسُرْعَةٍ

(۱۳) شیخ عبد الحق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی کتاب الجنائز میں لکھتے ہیں

"کہ امام حجۃ الاسلام غزالی فرمودہر کرا استمداد کردہ میشود بوے در حیات استمداد کردہ میشود بعد از ممات، یکے از مشائخ عظام گفتہ ہست دیدم من چہار کس را از مشائخ کہ تصرف میکنند در قبور خود مانند تصرفہائے ایشاں در حیوٰۃ خود یا بیشتر شیخ معروف کرخی و شیخ عبد القادر جیلانی و دو کس دیگر از اولیاء شمردہ ومقصود حصر نیست

آنچہ خود دیدہ یا فتہ گفتہ است۔
و سید احمد بن زروق کہ از اعاظم فقہاء و علماء مشائخ دیار مغرب است گفت روزے شیخ ابو العباس حضرمی از من پرسید کہ امداد حی اقوی است یا امداد میت من گفتم قومے میگویند کہ امداد حی قوی تر است و من میگویم کہ امداد میت قوی تر است پس شیخ گفت نعم زیرا کہ وے در بساط حق است و نقل درین معنی ازیں طائفہ بیشتر ازانست کہ حصر و احصار کردہ شود و یافتہ نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالح کہ منافی و مخالف این باشد و رد کند ایں را و بتحقیق ثابت شدہ است بآیات و احادیث کہ روح باقی است و او را علم و شعور بزائران و احوال ایشان ثابت است و ارواح کاملاں را قربی و مکانتی در جناب حق ثابت است، چنانکہ در حیواۃ بود یا بیشتر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ازاں و اولیا را کرامات و تصرف در اکوان حاصل است، و آں نیست مگر ارواح ایشاں را و ارواح باقی ست۔ و متصرف حقیقی نیست، مگر خدا عز شانہ وہمہ بقدرت اوست و ایشاں فانی اند در جلال حق در حیوات و بعد از ممات پس اگر دادہ شود مر احدے را چیزے بواسطہ یکے از دوستان حق و مکانتے کہ نزد خدا دارد دور نباشد چنانکہ در حالت حیوۃ بود و نیست فعل و تصرف در ہر دو حالت مگر حق را جل جلالہ و عم نوالہ و نیست چیزے کہ فرق میکند درمیان ہر دو حالت و یافتہ نشدہ است دلیلے بر آں ۱۲؎"

## بحث حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال:۔ اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات ہیں؟ تو حسب ذیل آیات کا تمہارے پاس کیا جواب ہے؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ الخ

(۲) اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝

(۳) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝

جواب:- بلاشبہ جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کا ذائقہ چکھا بعد ازاں پروردگار عالم نے آپکو زندہ کیا، پس آپکی حیات بعد الموت ویسی ہی ہے، جیسے آپکی حیات جسمانی دنیاوی تھی اور آپکی یہ حیات شہداء کی روحانی حیات سے جو بنص قرآنی ثابت ہے اقوی و اکمل ہے

سوال:- اگر آپکی زندگی دنیاوی بدن کے ساتھ مثل حیات جسمانی دنیاوی ہے تو اس پر شرح شریف سے دلیل پیش کرو ۱۲۰ تا

جواب:- موت کا ذائقہ چکھ لینے کے بعد انبیاء علیہم السلام کی ارواح دنیاوی ابدان میں لوٹ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آتی ہے۔ اور ان کے ابدان بوسیدہ نہیں ہوتے

اس امر کے ثبوت یہ ہیں :-

(۱) مشکوٰۃ شریف مجتبائی کتاب الصلوٰۃ فی الجمعہ

ص۱۲۰ میں بروایت اوس بن اوس ہے۔ قال

عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ

الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ

الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ

صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ

قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ

عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ رواہ ابوداؤد

والنسائی وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات

الکبیر ۱۲

نیز ابن ماجہ میں بروایت ابوالدرداء یہ لفظ ہیں۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ۱۲

(۳) مشکوٰۃ مجتبائی صہ۸۷ میں ابو ہریرۃ رضہ سے مروی ہے۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

دیکھو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص میری قبر پر آکر درود شریف پڑھتا ہے۔ میں بنفس نفیس بلا وساطت حقیقی طور پر سنتا ہوں۔ آپکے زندہ ہونے پر بڑا ہی بھارا ثبوت ہے؛

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۳) عَنْ انس رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَام رواہ النسائی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاحین فرشتوں کی وساطت سے امت کا سلام آپکو پہنچتا ہے معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں۔

(۴) مدارج النبوۃ ج ا باب پنجم در ذکر فضائل انحضرت میں ہے "وآنحضرت نماز میکند در قبر شریف باذان واقامت وحکایت کردہ ابن زبالہ و ابن النجار کہ ترک کردہ شد اذان در ایام حرہ سہ روز وبیروں رفتند مردم وسعید بن المسیب در مسجد بود میگوید سعید متوحش شدم چوں وقت ظہر شد نزدیک قبر شریف رفتم واواذ شنیدم ونماز ظہر گذاردم پس ازاں شنیدم اذان واقامت در قبر برائے ہر نماز تا گذشت سہ شب باز

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آیند مردم و شنیدم اذان ایشان را چنانکہ شنیدم از قبر شریف ۱۲

انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام کی ارواح مبارکہ چلتی پھرتی ہیں۔

(۱) صحیح مسلم باب الاسراء میں بروایت ابن عباس مروی ہے قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ ھٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مِنْ لَوْنِہٖ وَشَعْرِہٖ شَیْئًا لَمْ یَحْفَظْہُ دَاؤُدُ وَاضِعًا اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ لَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِھٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّۃٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ھٰذِہٖ قَالُوْا ھَرْشٰی اَوْ لَفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَخِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا ۱۲ مشکوٰۃ مجتبائی ص۵۰۸)

(۲) تفسیر روح البیان آخر سورہ تبارک الذی میں ہے قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ رح وَالرَّسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ الْخِيَارُ فِيْ طَوَافِ الْعَالَمِ مَعَ اَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَقَدْ رَاٰهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ ۱۲

(۳) علامہ بیضاوی کی تحقیق فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا کی تفسیر دیکھو در بیان استمداد انبیاء و اولیاء اللہ

(۴) الرحمۃ المہداۃ علٰی مَنْ یرید زیادۃ العلم علٰی احادیث المشکوٰۃ ص۳۰۳ باب فی المعجزات میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے انتقال کے بعد اخا عبس رض کا جنازہ پڑھا اس حدیث کے لفظ یہ ہیں: عَنْ ربعی بن حراش قَالَ

كُنَّا اَرْبَعَةَ اِخْوَةٍ وَكَانَ الرَّبِيْعُ اَخُوْنَا اَكْثَرُنَا صِيَامًا فِي الْهَوَاجِرِ وَاِنَّهُ تُوُفِّيَ فِيْنَا وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَقَدْ بَعَثْنَا مَنْ يَبْتَاعُ لَهُ كَفْنًا اِذْ كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ الْقَوْمُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَخَا عَبْسٍ اَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ اِنِّي لَقِيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَكُمْ فَلَقِيْتُ رَبًّا غَيْرَ غَضْبَانَ فَاسْتَقْبَلَنِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَاِسْتَبْرَقٍ اَلَا وَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَعَجِّلُوْنِي وَلَا تُؤَخِّرُوْنِي ثُمَّ كَانَ بِمَنْزِلَةِ حَصَاةٍ رُمِيَ فِي طَسْتٍ فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي بَعْدَ الْمَوْتِ

(رواه في الحلية)

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ درثمین کی حدیث سابع عشر میں لکھتے ہیں۔ اَخْبَرَنِیْ سیدی الوالد قال اخبرنی شیخ السید عبد اللہ القادری قال حفظت القرآن علی قاری زاہد کان یسکن فی البریۃ فبین نحن نتدارس القرآن اذ جاء قوم من العرب یقدمھم سیدھم فاستمع قراءۃ القاری وقال بارک اللہ ادیت حق القرآن ثم رجع وجاء رجل اخر بعد ذلک الذی فاخبران النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرھم البارحۃ انہ سیذھب الی البریۃ الفلانیۃ لاستماع قرءۃ قاری ھناک فعلمنا ان السید الذی کان یقدمھم ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رأیتہ بعینی ھاتین ۱۲

(۶) شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین مشاہدہ اخری

و بہ تلقی روحانی حضرت خضر فرمودند کہ ما از عالم ارواحیم حضرت سبحانہ وتعالیٰ ارواح ما را قدرت کاملہ عطا فرمودہ است کہ بصورت اجسام متمثل شدہ کارہائے کہ از اجسام بوقوع می آید از ارواح ما صدور مے یابد اوپا" ۱۲

(۸) مکتوبات مجدد الف ثانی دو وصد و بستم جلد اول میں ہے "دریں اثنار عنایت خداوندی در رسید و حقیقت معاملہ را کما ینبغی وانمود روحانیت حضرت رسالت خاتمیت علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ رحمت عالمیان است دریں وقت حضور انداخی فرمودہ تسلی خاطر حزین نمود" امام غزالی فرمودہ کہ ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در یقظہ ملائکہ و ارواح انبیار اکذا فی اشعۃ اللمعات فی کتاب الرویا"

(۹) اشعۃ اللمعات فی کتاب الرویا میں ہے "

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ روزے غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ بر کرسی نشستہ بود و وعظ
میفرمودہ قریب بدہ ہزار کس در پایۂ وعظ وے
حاضر و شیخ علی ہیتی را خوابے برد، پس شیخ
عبد القادر قوم را فرمود اسکتوا پس ہمہ ساکت
شدند تا آنکہ جز انفاس از ایشان شنیدہ نمی شد
پس فرود آمد شیخ از کرسی و بایستاد با ادب
پیش علے مذکورے نگریست در وے. پس
بیدار شد شیخ علی و گفت شیخ عبد القادر بلے
کہ دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب
گفت نعم فرمود ازیں جہت ادب ورزیدم با تو
والسلام در پیش تو فرمود بچہ وصیت کرد
ترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفت بملازمت
من مجلس تو، پس شیخ علی گفت آنچہ من در
خواب دیدم شیخ عبد القادر در بیداری دید ۱۲

ہکذا فی مدارج النبوت ص۱۶۰ باب ۵ در ذکر فضائل آنحضرت۔

(۱۰) صحیح مسلم ج باب الاسراء میں ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُھُمْ بِہٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ
صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ
فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ
هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ ۱۲

مشکوٰۃ مجتبائی فی المعجزات صـ۵۳۰ میں قولہ قائم
یصلی الخ کے حاشیہ پر بحوالہ لمعات لکھا ہے

لَا إِشْكَالَ فِي صَلٰوتِهِمْ فِي دَارِ الْآخِرَةِ
لِأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ وَالَّذِي انْقَطَعَ فِيهِمَا
وُجُوبُ الْعَمَلِ لَا نَفْسُ الْعَمَلِ ثُمَّ
قِيلَ رُؤْيَتُهُمْ فِي السَّمَاءِ مَحْمُولَةٌ عَلٰى
رُؤْيَةِ أَرْوَاحِهِمْ مُتَشَكِّلَةً الْأَجْسَادِ [illegible]
ثَبَتَ أَنَّهٗ رُفِعَ بِجَسَدِهٖ وَقِيلَ فِي
إِدْرِيسَ كَذٰلِكَ وَأَمَّا الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهٗ
فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُحْتَمَلُ مِنَ الْأَرْوَاحِ

اَلْمُقْبِلَةِ وَيُحْتَمَلُ الْاَجْسَادُ وَيُحْتَمَلُ اَنَّهُ اُحْضِرَتْ اَجْسَادُهُمْ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِمُلَاقَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُفِعُوْا عَلَى السَّمَاءِ ۔"

دیکھو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیداری کی حالت میں سب انبیاء علیہم السلام کی ارواح متمثل کو یا اونکی اجساد کو نماز پڑھائی، معلوم ہوا کہ انبیا علیہم السلام کی ارواح مبارکہ حالت یقظہ میں خاص اشخاص کو نظر آتی ہیں۔

اور عالم لاہوتی کا عالم ناسوتی میں متمثل ہونا بے شمار دلائل سے ثابت ہے۔

## بحث در بیان تصرف

تصرف کی تعریف:۔

تصرف بمعنی تدبیر در امورات کا نام ہے۔

سوال:۔ تصرف کے اقسام اور انکی تعریفیں بیان کرو؟

جواب:۔ تصرف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) تصرف فی الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل اختیار تمام اشیاء مثلاً ارواح و اشباح پر ملا ہوا ہو۔ ۱۲

(۲) تصرف فی الارواح یعنی گئی ہوئی روح کو واپس لانا یعنی معدوم سے موجود کرنا یا موجود سے معدوم کرنا۔ ۱۲

(۳) تصرف فی الاشباح: عضو شکستہ کو پیوستہ کرنا متفرق کو متصل کرنا یا متصل کو متفرق کرنا۔

فائدہ عظیمہ:۔ عدم محض سے کہ چیز ظہور پذیر کی کوئی جزو یا اس سے پہلے اس کا نام یا کوئی صورت و ہیئت (ہیولیٰ) موجود نہ ہو سو یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ عز اسمہ کا ہے اور اسکے ظہور کیلئے کسی دوسرے وجود کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سوال :- تصرف کے اقسام اور انکی تعریفین بیان کرو؟

جواب :- تصرف کی تین قسمیں ہیں -

(۱) تصرف فی الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل اختیار تمام اشیاء مثلاً ارواح و اشباح پر ملا ہوا ہو ۱۲

(۲) تصرف فی الارواح یعنی گئی ہوئی روح کو واپس لانا یعنی معدوم سے موجود کرنا یا موجود سے معدوم کرنا ۱۲

(۳) تصرف فی الاشباح :- عضو شکستہ کو پیوستہ کرنا متفرق کو متصل کرنا یا متصل کو متفرق کرنا

فائدہ عظیمہ :- عدم محض سے کہ چیز ظہور پذیر کی کوئی جزو یا اس سے پہلے اس کا نام یا کوئی صورت و ہیئت (ہیولی) موجود نہ ہو سو یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ عز اسمہٗ کا ہے اور اسکے ظہور کیلئے کسی دوسرے وجود کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کو مظہر نہیں ٹھیرایا جاتا، ہاں جزو خواہ نہ موجود ہو، لیکن صورت موجود ہو، تو اسکے لئے کسی اپنے مقرب بلکہ اقرب الیہ کو جو مختار، مجتبےٰ مصطفےٰ ہو چکا ہو، مظہر قرار دیا جاتا ہے ۱۲

تصرف فی الارواح :- جسکو تصرف فی الوجود کہا جاتا ہے۔ صاحب تصرف وہ جسکو درجۂ تکوین دیا جاتا ہے، اس درجہ کا منبع ذات نبوی ہے وہ اصل ہے۔ تو خدا کا کام لیکن وہ بحسب ارادہ و علم قدیم اس کا مظہر کسی برگزیدہ بندے کو بنا دیا جاتا ہے، اس ثبوت کے لئے کہ بندے سے یہ ہو سکتا ہے۔ یہاں صرف دو واقعے لکھے جاتے ہیں۔

وَلِلْمُؤمن فیہ کفایۃ ۰

(۱) حافظ ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ کہ جابر

بن عبداللہ نے ایک بکری ذبح کی، اور کچھ روٹیاں
پکا کر ثرید بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لایا، آپ نے حاضرین کو حکم
دیا کہ کھاؤ، مگر کسی ہڈی کو نہ توڑنا، جب
کھانے سے فارغ ہوگئے، تو فرمایا سب ہڈیاں
اکٹھا کر دو پھر آپ نے اس پر ہاتھ رکھا، اور زبان
پاک سے کچھ نکالا، سب لگے دیکھنے ہی وہ
بکری زندہ ہو کر کان ہلانے لگی (انوار المحمدیہ
من مواہب اللدنیہ صفحہ ۱۸۰) جو لفظ کا ترجمہ میں نے
زبان پاک سے کچھ نکالا کیا ہے وہ تکلم بکلام ہے،
(۲) اور صحیح مسلم میں جابر رضی سے تصرف فی الاشیاء یعنی
یہ تبسم المامہ میں فتکلم بکلام لم افہمہ ہے
یہی اسم اعظم ہے اور یہی وہ ہے کہ جسکو مردہ پر پڑھ کر زندہ
کرتے ہیں، اگر کوہ نابود دریا پر خشک پہاڑ کو نابید کرتے ہیں
تصرف فی الاشجار | ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

چھاؤنے کو دیکھکر فرمایا کن اباذ رتو ابوذر بن جار، دیکھا تو وہ ابوذر ہی تھا (شفاء، تفسیر کبیر اعظم، کتب حدیث)

ایک دفعہ ایک سیاہی جیسی نظر آرہی تھی۔ آپ نے ادھر دھیان کرکے فرمایا کن اباخیثمۃ تو ابو خیثمہ بن جا دیکھا تو وہی نکلا (الرحمۃ المہداۃ علی من یرید زیادۃ العلم علی المشکوۃ صفحہ ۱۱۹ والانوار محمدیہ من مواہب اللدنیہ)

ایک دفعہ حکم بن عاص پر آپکی نظر پڑی کہ آپکے پیچھے بیٹھا ہوا منہ چڑا رہا تھا، اور سانگ لگا رہا تھا، آپ نے فرمایا کن کذلک وہ اسی وقت سے مرتے دم تک کانپتا اور کشیدہ ذہن رہا۔ (شرح شفا علی قاری جلد ۱ صفحہ ۶۶۵)

تفسیر کبیر مطبوعہ عامرہ شرقیہ مصر جلد ۵ صفحہ ۶۶۲ میں مروی ہے کہ حضرت علی رض کے محبوں سے ایک حبشی نے کچھ چرایا اور گرفتار ہو کر آیا، تو آپ نے

اس کا ہاتھ کٹوایا، جب وہ سزایاب ہو کر حضور مرتضوی سے نکلا تو حضرت سلمان فارسی رض اور ابن الکراء سے اسکی ملاقات ہوئی۔ ابن الکراء نے پوچھا یہ تیرا ہاتھ کس نے کٹوایا ہے، اس نے کہا امیر المؤمنین یعسوب المسلمین، داماد مصطفیٰ، زوج زہراء، علے المرتضیٰ نے، یہ سنکر ابن الکراء نے کہا، کہ اس نے تیرا ہاتھ کٹوا دیا اور تو اسکی اتنی بڑی تعریف کرتا ہے، اس نے کہا کیوں نہ کروں، اس نے تو مجھے عذاب دوزخ سے چھوڑا دیا ہے، اور جو کیا ہے حق کیا ہے، حضرت سلمان رض نے حضور مرتضوی میں حاضر ہو کر یہ سب کچھ بعینہا عرض کر ڈالے، آپ نے فرمایا اسکو بلاؤ۔ جب وہ آیا تو اس کا کاٹا ہوا ہاتھ اسکی ساعد پر رکھدیا۔ اور کچھ پڑھا وہ ہاتھ درست ہو گیا۔

مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء فصل ثالث میں ہے۔

ایک دفعہ آپ نے صحابی ابو رافع کو جو گوشت پکا رہا تھا
فرمایا مجھے ہنڈیا سے ایک پاچہ نکال دے۔ اس نے
نکالدیا۔ آپ نے کھا کر فرمایا کہ اور نکالدے اس نے
عرض کیا، کہ یہی دو تھے جو میں نے نکالدیئے ہیں
فرمایا اگر تو یہ نہ کہتا، اور نکالدینے کو تیار ہوتا،
تو جتنی مرتبہ میں تجھسے پاچے مانگتا پاچے ہی نکلتے"
(رواہ احمد والدارمی)

الرحمۃ المہداۃ ص۳۲ میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نابالغی کے زمانہ میں
عقبہ بن ابو معیط کی بکریاں مکہ معظمہ میں چرایا کرتا تھا،
ایک دفعہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر
صدیق رض کے ساتھ میرے پاس گذرتے ہوئے
فرمانے لگے کہ اے لڑکے تیرے پاس ہمارے
پلانے کیلئے دودھ ہے۔ میں نے عرض کی بوجہ
مؤتمن ہونے کے آپکو نہیں پلا سکتا، آپ نے فرمایا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ کیا تیرے پاس کوئی پھنڈر بکری ہے، حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے ایک بکری کو باندھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پستان کو پکڑ کر ایک دعا پڑھی، سو دودھ اتر آیا آپ نے دودھ کو خود بھی پیا اور حضرت ابو بکر رضہ صدیق کو بھی پلایا پھر آپ نے فرمایا "اُقلِص یعنی سکڑ جاؤ"

چنانچہ وہ سکڑ گئے تب میں نے آگے ہو کر عرض کی کہ حضور آپ مجھے بھی یہ پاکیزہ کلمات سکھلا دیں آپ نے فرمایا تو علم سیکھنے والا لڑکا ہے۔ سو میں نے آپ سے ستر سورتیں پڑھیں جن میں کوئی شخص میرے ساتھ منازعت نہیں کر سکتا؟

(روایت کیا اسکو حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں)

کتاب مظاہر حق کشوری جلد ۴ باب جامع المناقب صہ ۵۴۷ و اسماء الرجال للمشکوٰۃ مجتبائی صہ ۲۳ میں ہے کہ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے۔ اور

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

آپ نے فرمایا علم کلام کی کونسی کتاب تم نے یاد کی ہے، میں نے نام لیا یہ سنکر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر پھیرا، اور جب تک کہ مجھے سب الفاظ و حروف کتب محفوظ تھے، علم کلام سینہ سے نہ اُٹھ گئے ہاتھ نہ اٹھایا، خدا کی قسم مجھے ایک حرف بھی پڑھا ہوا یاد نہ رہا، اور سب کچھ بھول گیا، اور میرا سینہ بجائے علم مکسوبہ کے علم لدنی سے بھر گیا، اور میں آپ کے حضور سے ناسی الکلام و حافظ العلم العلام ہو کر نکلا ۱۲۔

## تصرف فی البسائط (سابع النبوۃ مطبوعہ)

لکھنو جلد ۲ صفحہ ۲۸۸ پر ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص شراب کا پیپا لیکر گذرا، آپ نے پوچھا اس میں کیا ہے؟ اس نے جھوٹ بولا کہ اس میں سرکہ ہے، آپ نے فرمایا خدا کرے سرکہ ہوجائے، جب اس نے

اپنی جگہ پر جاکر دیکھا تو وہ سرکہ ہی تھا،

(ایسا ہی تفسیر کبیر ج ۵ صفحہ ۴۶۶ مطبوعہ عامرہ شرقیہ مصر میں ہے)

انبیا علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کو برزخ میں بھی تصرف کی طاقت ملی ہوئی ہے، چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تنویر الحلک برؤیۃ الملک میں لکھتے ہیں۔ فَحَصَلَ مِنْ مَجْمُوْعِ هٰذِهِ النُّقُوْلِ وَالْاَحَادِيْثِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاَنَّهٗ يَتَصَرَّفُ وَيَسِيْرُ حَيْثُ شَاءَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِي الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ بِهَيْئَتِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ لَمْ يَتَبَدَّلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَاَنَّهٗ مُغَيَّبٌ عَنِ الْاَبْصَارِ كَمَا غُيِّبَتِ الْمَلَائِكَةُ مَعَ كَوْنِهِمْ اَحْيَاءً بِاَجْسَادِهِمْ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَفْعَ الْحِجَابِ عَمَّنْ اَرَادَ اِكْرَامَهٗ بِرُؤْيَتِهٖ رَاٰهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا ۱۲

ترجمہ:- پس حاصل ان منقولات و احادیث کا یہ ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنے جسد اور روح سے، اور بیشک آپ تصرف کرتے ہیں اور سیر کرتے ہیں جہاں چاہیں، اطراف زمین میں اور عالم ملکوت میں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت پر ہیں جو قبل از وفات تھی کچھ بھی آپ کی ذات سے تبدیل ہوا نہیں ہوا۔ اور آپ غائب ہیں آنکھوں سے جیسا کہ غائب ہیں ملائکہ باوجودیکہ وہ زندہ ہیں اپنے اجسام میں پھر جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اٹھا دینے کا حجاب کو اس شخص سے جسکو مکرم کرنا چاہتا ہے آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار سے تو وہ دیکھتا ہے آپکو اسی حالت پر جس پر آپ تھے ۱۲ ھ

اور جذب القلوب الی دیار المحبوب مصنفہ حضرت شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا گنصفہ پر لکھا

انس بن مالک سے مروی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا
علمی بعد موتی کعلمی فی حیاتی یعنی میرا علم
ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ حیات دنیا میں تھا رواہ الحافظ
المنذری وابن العدی فی الکامل ورواہ ابو یعلی عن
انس بن مالک ورواتہ ثقات ۱۲"

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ بندہ جب صفات بشری
سے فنا پاتا ہے، تو اسے بعوض اسکے صفات
حقی ملتی ہیں، یعنی بشری طاقتوں کے چھوڑ دینے
اور محبت خالق البشر میں فنا پانے سے اسے منجانب
اللہ ایک ایسی قوت ملتی ہے، کہ کوئی اس کا مقابلہ
نہیں کر سکتا، اور پھر اس بندہ کے وجود سے افعال
میں یہ قوت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ بخاری میں وایتہ
عن اللہ مروی ہے۔ فاذا احببتہ کنت سمعہ
الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ
التی یبطش بہ ورجلہ التی یمشی بہ کہ میری

محبت میں فنا شدہ بندہ کی یہ قدر ہے۔ کہ پہلے تو وہ میرا محب ہوتا ہے، اور میں اس کا محبوب، پھر میں اسکا محب بن جاتا ہوں، اور وہ میرا محبوب، اسکی نشانی دنیا پر یہ ہے، کہ اسکے کان اور آنکھ، ہاتھ اور پیر میں اپنی قدرت رکھدیتا ہوں۔ جو اسکے وجود سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ یہی میری قوت ہے۔ کہ جس کا کوئی قوت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی قوت سے وہ سب پر غالب آتا ہے، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ یعنی میں نے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہیں توڑا تھا، بلکہ ربانی سے "۱۲

فائدہ:۔ تصرف کی یہ بحث سب کی سب عصیدہ یوسفیہ مصنفہ حضرت عارف باللہ مولٰنا مولوی محمد اعظم صاحب ساکن بیروال سے ماخوذ ہے "۱۲م

# بحث اس امر میں

کہ آیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل نورانی بشر ہیں یا نہیں؟

**دعویٰ اہلسنت والجماعت:** آپ بلاشبہ بے مثل نورانی بشر ہیں:

**سوال:۔** نور کسکو کہتے ہیں:۔

**جواب:۔** تفسیر بیضاوی نوری ج ۱۸ صفحہ ۱۹۲ کابین ج ۲۶ تفسیر ابن العربی ج ۲ صفحہ ۳ ابن سعود ج ۶ صفحہ ۲۰۴ بیضاوی ج ۴ مصری میں لکھا ہے

اَلنُّوْرُ فِی الْحَقِیْقَۃِ اِسْمٌ لِّمَا ھُوَ ظَاھِرٌ بِذَاتِہٖ وَمُظْھِرٌ لِغَیْرِہٖ وَقَالَ الْبَیْضَاوِیُّ وَاَصْلُ الظُّھُوْرِ ھُوَ الْوُجُوْدُ کَمَا اَنَّ اَصْلَ الْخَفَاءِ ھُوَ الْعَدَمُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی مَوْجُوْدٌ بِذَاتِہٖ مُوْجِدٌ لِّمَا عَدَاہُ ۱۲

اس تعریف کا مصداق اللہ سبحانہ تعالیٰ اور سیدالکونین اور قمر اور قرآن بلکہ تمام حقائق جو ظاہر لذاتہ اور مظہر لغیرہ ہوں بلا واسطہ تاویل نصوص صریحہ سے ہونگے۔

وَالنور یطلق علیہ تعالیٰ:۔ اللّٰہُ نورُ السمٰوٰتِ والارضِ
وعلی الرسول علیہ السلام:۔ قد جاءکم من اللّٰہِ نورٌ
والقرآن:۔ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ
والاسلام:۔ یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ
والعدل:۔ واشرقت الارض بنور ربھا
والقمر:۔ وجعل القمر فیھن نورًا
والنھار:۔ وجعل الظلمات والنور
والمعجزۃ:۔ انا انزلنا التورٰۃ فیھا ھدًی ونور
والانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام:۔ نورٌ علیٰ نور
والمعرفۃ:۔ مثل نورہ (دیکھو تفسیر کبیر جلد ۱۰ ص ۲۶)
وَمَا یَکُوْنُ ظَاھِرًا وَمُظْھِرًا لِغَیْرِہٖ یُقَالُ لَہُ النُّوْرُ

فَلِذَا قَالَ لِلسِّرَاجِ نُوْرٌ وَلِلشَّمْسِ نُوْرًا وَلِلْقَمَرِ نُوْرًا وَلِلْاَجْزَاءِ النَّارِيَّۃِ نُوْرًا وَلِلْبَصَرِ نُوْرًا وَلِلْبَصِیْرَۃِ نُوْرًا (نیشا پوری ج ۱۸ صفحہ ۹۳)

البتہ بلا واسطہ و بالذات اس کا مصداق خالق القوی والقدر ہے جو آلائش امکانیہ اور ظلمات حدوث سے ہر طرح پاک ہے هو النور الحقیقی (کبیر ج ۶ صفحہ ۳۷۹)

لَمَّا وُجِدَ بِوُجُوْدِہٖ وَظُهُوْرِہٖ بِظُهُوْرِہٖ کَانَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دیکھو تفسیر ابن العربی ج ۲ صفحہ ۳۶)

سوال: خداوند تعالیٰ نور ہے پھر اس تعریف کی رو سے مخفی کیوں ہے۔

جواب: وَاَمَّا خِفَائُہٗ مَعَ کَوْنِہٖ نُوْرًا مَحْضًا فَلِشِدَّۃِ الظُّهُوْرِ وَعَدَمِ الْاِنْفِصَالِ مِنَ الْاَشْیَاءِ بِخِلَافِ النَّهَارِ (کبیر ج ۲ صفحہ ۳۷۸)

حبیب الہ العلمین اس نور حقیقی کے مظہر اتم اور اس سے بلا واسطہ غیر نور الٰہیت اور وجود میں مستفیض ہیں۔ اسکی توضیح بطور اختصار ملاحظہ ہو

(۱) رَوَی عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِہٖ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْئٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَۃِ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّۃٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَکٌ وَّلَا سَمَاءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنِّیٌّ وَّلَا اِنْسٌ فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذٰلِکَ النُّوْرَ اَرْبَعَۃَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ۔

الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِي اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ
ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ
فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ
الثَّانِي الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِي الْمَلَائِكَةِ
ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ
مِنَ الْأَوَّلِ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الثَّانِي الْأَرَضِينَ
وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۝
ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ
مِنَ الْأَوَّلِ نُوْرَ أَبْصَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمِنَ الثَّانِي
نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ وَهِيَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَمِنَ الثَّالِثِ
نُوْرَ أُنْسِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

(روایت لہ ینابیع مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۹ و نزہۃ المجالس ص)

ترجمہ: امام عبد الرزاق متوفی سنہ ۲۱۱ ہجری نے
اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر عبد اللہ انصاری رض

الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِي اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ
ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ
فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ
الثَّانِي الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِي الْمَلٰئِكَةِ
ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ
مِنَ الْاَوَّلِ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الثَّانِي الْاَرَضِيْنَ
وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۝

ثُمَّ قَسَّمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ
مِنَ الْاَوَّلِ نُوْرَ اَبْصَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمِنَ الثَّانِي
نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ وَهِيَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَمِنَ الثَّالِثِ
نُوْرَ اُنْسِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

(رواہ بہ لہ غیر مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۹ و نزہتہ المجالس ص ۱۸۲)

ترجمہ :- امام عبد الرزاق متوفی ۲۱۱ھ ہجری نے
اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر عبد اللہ انصاری رض

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضؓ نے کہا میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے وہ پہلی چیز بتلائے جو اللہ تعالیٰ نے اشیاء سے پہلے پیدا کی، حضور نے فرمایا اے جابر تحقیق اللہ تعالیٰ نے اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا، پس وہ نور قدرت الٰہی سے پھرنے لگا جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا، اور اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان، پس جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کرنا چاہا۔ تو اس نور کے چار جزو کئے، پہلے جزو سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش کو پیدا کیا، پھر چوتھے جزو کے چار جزو کیے، پس پہلے جزو سے ملائکہ حاملین عرش اور دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

باقی ملائکہ پیدا کئے پھر چوتھے جزو کے چار جزو کیئے
پس پہلے جزو سے آسمان اور دوسری سے زمینیں
اور تیسرے سے بہشت و دوزخ پیدا کیا، پھر
چوتھے جزو کے چار جزو بنائے پس پہلے سے
مومنین کی آنکھوں کا نور اور دوسرے سے
ان کے دلوں کا نور یعنی معرفت الٰہی اور تیسرے
سے انکی زبانوں کا نور یعنی توحید لاالہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کو پیدا کیا الحدیث"

سوال: من نورہ میں اضافت کیسی ہے
اور یہ من کونسا ہے

جواب:۔ اضافت تشریفی، اور من بیانیہ
ہے جیسے نفخ فیہ من روحہ ہے اسلئے
خلق نورہ من نور ھو ذاتہ یعنی پیدا کیا نور سے
جو ذات الٰہی ہے، نہ بدیں معنی کہ ذات الٰہی ایک مادہ
ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بلکہ بدیں معنیٰ کہ ذات بار تعالیٰ کے ارادے نے اس
اس نور کی ایجادیں بلا واسطہ شئے اس سے تعلق
پکڑا۔

سوال:۔ اس عبارت کا کیا مطلب ہے فلما
اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذالک النور
اربعۃ اجزاء

جواب:۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس نور
میں چار جزو کی زیادتی کردی یہ مطلب نہیں کہ
حضرت کے نور کے چار حصے کردیے اذا
الظاھر انہ حیث صورۃ بصورۃ
مماثلۃ بصورتہ التی سیصیر علیھا
لا یقسمہ الیہ والی غیرہ یعنی کیونکہ ظاہر
ہے۔ کہ جب ذات الٰہی نے اُس نور کو شکل میں
حضرت کی اس صُورت کے مشابہ بنایا، جس
میں حضرت دنیا میں ہونے والے تھے، اس لئے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس نور کی تقسیم اُس نور اور غیر کی طرف نہیں ہو سکتی" ۱۲

**فائدہ عظیمہ:** شیخ اسماعیل حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ ہجری اپنی تفسیر روح البیان جزا اول ص۵۴۸ میں لکھتے ہیں " کُلُّ مَا کَانَ اَقْرَبُ اِلَی الْاِخْتِرَاعِ کَانَ اَوْلٰی بِاسْمِ النُّوْرِ یعنی جو شی اختراع کے زیادہ قریب ہے وہ نور کے نام کے لئے اولی ہے چنانچہ عالم ارواح جو عالم اجسام سے اختراع کے زیادہ نزدیک ہے عالم انوار کہلاتا ہے۔ اور علویات کو سفلیات کی نسبت نورانی کہتے ہیں، بنابریں چونکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور موجودات میں سے اختراع کے زیادہ نزدیک ہے، اس لئے نور کے لئے اولی ہوا، اسواسطے آپ فرماتے ہیں، اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ اور اللہ تعالی نے فرمایا قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ۱۲

سوال :۔ اللہ عزوجل کی ذات آیا ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کیلئے اصل اور مادہ بن سکتی ہے یا نہیں۔

جواب :۔ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے۔ اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات حادث ہے، پس قدیم حادث کیلئے اصل و مادہ نہیں بن سکتا، کیونکہ قدیم ایک فرد ہے جو جزء اور ٹکڑے نہیں ہو سکتا پس اس سے کوئی چیز جدا نہیں ہو سکتی لہذا وہ جزء نہیں ہو سکتا اور جس سے کوئی چیز جدا نہیں ہو سکتی وہ کسی شے کیلئے اصل نہیں بن سکتا، دیکھو کتب عقائد۔

سوال :۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول انا من نور اللہ کا کیا معنی ہے

جواب :۔ اس کا مطلب امام زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ میں یہ بیان کیا ہے "کہ ذات الٰہی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کے ارادہ نے حضرت کے نور سے اسکے وجود میں
بلا واسطہ شئی تعلق پکڑا۔ ۱۲

سوال:۔ کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قدیم
کہ سکتے ہیں؟

جواب:۔ امام زرقانی شرح مواہب میں فرماتے
ہیں، کہ قدیم کی دو قسمیں ہیں، ایک قدیم حقیقی لَا اِبْتِدَائَ
لِوُجُوْدِہٖ فَھُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی
اور دوسرے قدیم مجازی وَھُوَ مَا لِوُجُوْدِہٖ
اِبْتِدَاءٌ چونکہ وہ طویل العمر اور ہر شئی کی اصل ہوتا
ہے۔ اس پر مجازاً قدیم کا اطلاق ہوتا ہے۔ وَھُوَ
ذَاتُ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

سوال:۔ حضور علیہ السلام کے بے مثل ہونے
پر کیا دلیل ہے؟

جواب:۔ دلائل حسب ذیل ہیں:۔
(۱) عن انس رض قال لم ار قبلہ ولا بعدہٗ مثلہٗ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری ومشکوٰۃ مجتبائی ص۵۱۶)
(۲) طیالسی و احمد و بیہقی نے حضرت علی رضہ سے،
(۳) بخاری ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،
(۴) عبداللہ بن احمدؒ و بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے؛
(۵) بزار و بیہقی نے حضرت ابوہریرۃ رضہ سے،
(۶) ابن سعد و ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف یوں بیان فرمایا کہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم
(خصائص الکبریٰ ج ۱ ص۷۲ ومشکوٰۃ ص۵۱۷
(۷) ابن سعد و ابن عساکر رضہ نے حضرت جابر رضہ سے روایت کی کہ لَا یُریٰ مِثلُہٗ اَبَدًا،
(۸) ابن سعد و ترمذی و بیہقی نے حضرت ابوہریرۃ رضہ سے روایت کی کہ ما رأیتُ شیئاً اَحسَنَ

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۹) بخاری و مسلم نے حضرت برار رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ (ہذا کلمۃ فی خصائص الکبریٰ ج ا ص۷۲)

## حضور علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں مثل البشر ہوں

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے لوگوں کو صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک صحابی نے عرض کی کہ آپ جب وصال کے روزے رکھتے ہیں تو پھر ہمیں کیوں منع کا حکم فرماتے ہو، قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (بخاری مسلم، مشکوٰۃ ص۱۷۵ خصائص الکبریٰ ج ۲ ص۲۳۰) وَفِیْہِ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رض و ابن عمر کی روایت

انی لستُ کھئیتکم (بخاری و مسلم)

اور حضرت انس رض کی روایت میں اَنکُم لستُم مثلی اور ایک روایت لستُ کاحد کم ہے یعنی میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ اور تم لوگ نہیں ہو مثل میری، اور نہیں ہوں میں تم سے کسی کی مانند یہ سب روائتیں بخاری و مسلم میں ہیں۔

(مواہب اللدنیہ ج ۲ صفحہ ۳۰۶)

سوال :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے مثل ہونے سے مراد بے مثل ذاتی ہے۔ یا صفاتی اگر بے مثل صفاتی مراد ہے۔ تو کیا فقط صفات روحانی میں بے مثل تھے۔ یا جسمانی و روحانی دونوں میں۔

جواب :- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی و روحانی دونوں قسم کی صفات اعلیٰ و اکمل تھیں جن میں آپ بے مثل تھے، اور دلائل حسب ذیل ہیں :-

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۱) آپ قسمیہ فرماتے ہیں اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ (بخاری و مسلم صتا عن انس رض)

(۲) یری فی الظلماء کما یری فی الضوء حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ کہ آپ رات و دن میں یکساں دیکھتے تھے،

(۳) آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکتا تھا، (شمائل ترمذی باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۴) آپ جب کلام فرماتے تو دندانہائے پیشین میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا، آپکی گردن مبارک کیا تھی، گویا تصویر عاج کی گردن تھی، چاندی کی مانند صاف (شمائل ترمذی باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۵) جب آپ ضحک فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں (خصائص کبری جزاول صـ۷ـ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۶) آپکی پشت مبارک ایسی صاف و سفید تھی کہ گویا پگھلائی ہو چاندی ہے

(خصائص کبریٰ جز اول ص۲۳)

(۷) علامہ قسطلانی فرماتے ہیں، "اِنَّ مِنْ تَمَامِ الْاِیْمَانِ بِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاِیْمَانُ بِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ خَلْقَ بَدَنِہِ الشَّرِیْفِ عَلٰی وَجْہٍ لَمْ یَظْہَرْ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ خَلْقُ اٰدَمِیٍّ مِثْلَہٗ (مواہب اللدنیہ ج ۱ ص۲۴۸)

ترجمہ:۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا پورا ایمان ہے تو ہمیں تصدیق کرنی چاہیئے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپکے بدن شریف کو اس شکل وہیت کا بنایا ہے، کہ آپ سے پہلے اور پیچھے کسی انسان کا بدن ایسا نہیں بنایا" ۱۲

(۸) علامہ شہاب خفاجی رح لکھتے ہیں "حَاصِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

كَامِلَ الْبِنْيَةِ مُكَمِّلًا فَاقْتَضَتِ الْحِكْمَةُ الرَّبَّانِيَّةُ اَنْ يَّكُوْنَ جِسْمُهٗ اَحْسَنَ الْاَجْسَامِ وَقَلْبُهٗ اَقْوَى الْقُلُوْبِ كَمَا اَنَّ رُوْحَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ الْاَرْوَاحِ وَاَنْوَرُهَا (نسیم الریاض ج ۲ صـ ۲۳۹) ترجمہ: "حاصل کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل کامل الخلقت پیدا کیا، پس حکمت الٰہی مقتضی ہوئی کہ آپ کا جسم اطہر احسن الاجسام اور آپ کا قلب شریف اقوی القلوب ہو جیسا کہ آپکی روح پاک اعظم الارواح اور انور الارواح ہے" ۱۲

(۹) حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نْخَلَعَ مِنْ صُوْرَةِ الْبَشَرِيَّةِ اِلٰى صُوْرَةِ الْمَلَكِيَّةِ وَاَخَذَهٗ الْوَحْیَ مِنْ جِبْرِیْلَ (اتقان ج ۱ صـ ۴۴)

(۱۰) حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں، اَنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ

نُنْبَتُ اَجْسَادُنَا عَلٰی اَرْوَاحِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
(خصائص کبریٰ جلد ثانی) ترجمہ:- ہم انبیاء کے
گروہ ہیں ہمارے جسم اہل جنت کی ارواح پر
نمو پاتے ہیں"

**فائدہ:**- روح تو خود ہی ایک جوہر لطیف
ہے، اور پھر اہل جنت کی روح پر انکے اجساد
کی نشو و نما ہوتی ہے، فافہم ایہا البصیر
الغرض ہو بشر لیس کالبشر بلکہ ہے کما ان
الیاقوت حجر لیس کالاحجار"

(۱۱) ایک روایت سے پایا جاتا ہے کہ جس طرح
حضور کا نور سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا،
آپکے جسم مبارک کا مادہ بھی سب پیغمبروں کے
مادوں سے پہلے پیدا کیا گیا۔ اور وہ بھی
سفید موتی کی طرح چمکتا تھا، اسکو آپ کے
بہشتوں میں بطور امانت رکھا گیا"

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

روی ابن الجوزی فی الوفاء عن کعب الاحبار انہ تعالیٰ لما اراد ان یخلق محمداً صلی اللہ علیہ وسلم امر جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یاتیہ بالطینۃ البیضاء فھبط فی ملئکۃ الفردوس وقبض قبضۃ من موضع قبرہ بیضاء نقیۃ فعجنت بماء التسنیم فی معین الجنۃ حتی صارت کالدرۃ البیضاء لھا شعاع عظیم ثم طافت بھا الملئکۃ حول العرش والکرسی والسموٰت والارض حتی عرفتہ الملئکۃ قبل ان تعرف آدم علیہ السلام (نسیم الریاض ج ۲ ص ۲۱۰

مواہب اللدنیہ ص ج ۱ مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۱۱۵)

لہٰذا آپکے جسد اطہر کا کیا بیان ہو سکتا ہے اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

# بحث اس امر میں کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا نہ

اس پر دلائل دو قسم کے ہیں:۔

(۱) علمائے کرام واولیاء عظام کے عقلی دلائل

(۲) صحابہ کے بیانات جب یہ امر مسلم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سا کوئی جسم لطیف پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا، تو عقلاً یہ محال نہیں کہ آپ کے جسم اطہر کا سایہ نہ ہو باوجود عقل کے نقل بھی ساتھ دیتی ہے:۔

فاضل علامہ عبدالحی صاحب لکھنوی التعلیق العجیب حاشیہ شرح تہذیب میں لکھتے ہیں:۔

وقال صاحب التھذیب نوراً یہ الاقتداء یلیق:۔ ان قولہ نوراً فیہ ثلث احتمالات الاولی ان یکون بمعنی المنور بصیغۃ اسم الفاعل

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وحینئذ یکون اشارۃ الی ان ذاتہ منورۃ للمشارق والمغارب ومزیلۃ وظلمۃ الکفر ولذالک اظلمت الدنیا عند موتہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ورد انہ خرج نور من امنۃ واضاء ما بین المشارق والمغارب عند ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

**الثانی** ان یکون بمعنی اسم المفعول فیکون اشارۃ الی انہ تعالیٰ جعلہ منور الظاہر والباطن وقد ورد وعن سیدنا البراء بن عازب انہ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ حلۃ حمراء لیلۃ البدر فکان جمالہ ازید من جمال القمر ونورہ ابہی۔

**الثالث** ان یکون اشارۃ الی اسمہ الشریف فانہ عد من اسمائہ النور کما فی قولہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین۔ ومما یؤیدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا مشی فی الشمس والقمر لایقع ظلہ علی الارض فان الظل انما یکون لکثیف کثافتہ فاذا انہ فکانت

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نورامن الراس الی القدم " ۱۲

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ مکتوبات دفتر سوم مکتوب ۱۰۰ میں فرماتے ہیں "

بابد دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست، بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم با وجود نشأ عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ السلام خلقت من نور اللہ و دیگراں را این دولت میسر نشدہ است، و بکشف صریح معلوم گشتہ است کہ خلقت آنسرور علیہ الصلوٰۃ علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات ناشی ازیں امکان است کہ بصفات اضافیہ تعلق دارد نہ امکانیکہ در سائر ممکنات عالم کائن است، و ہر چند بہ دقت نظر صحیح ممکنات عالم را مطالعہ نمودہ آید، نشو و آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام وجود صفات اضافیہ

والمکان بشان محسوس میگردد، وچوں وجود آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام در عالم ممکنات نباشد بلکہ فوق این عالم باشد ناچار او را سایہ نبود و نیز در عالم شہادت سایہ شخص لطیف تر است وچوں لطیف ترے از وے در عالم نباشد، ورا سایہ چہ صورت دارد علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔

امام زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔ ولم یکن لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل فی شمس ولا قمر لانہ کان نورًا کما قال ابن سبع وقال رزین لغلبۃ انوارہ ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا آفتاب میں اور نہ چاند میں کیونکہ آپ نور تھے، جیسا کہ امام ابن سبع نے فرمایا ہے۔ اور ابن رزین نے کہا کہ آپکے انوار کے غلبہ کے سبب آپ کا سایہ نہ تھا۔

قِیْلَ وَحِکْمَۃُ ذَالِکَ صِیَانَتُہٗ عَنْ اَزْبِطَا

کافر علی ظلہ (رواہ الترمذی الحکیم عن ذکوان)

ابی صالح السمان الزیات المدنی او ابی عمرو

والمدنی مولی عائشہ رض وکل منہما ثقۃ من التابعین

فہو مرسل ترجمہ:- اور کہا گیا ہے۔ کہ آپ کا سایہ

نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ آپ اس امر سے محفوظ

رہیں کہ آپ کے سایہ کو کوئی کافر پامال نہ کرے روایت

کیا اسکو حکیم ترمذی نے ذکوان سے یعنی ابو صالح

سمان زیارت مدنی یا ابو عمرو مدنی نے مولی عائشہ رض

سے اور ان دونوں میں سے ہر ایک ثقہ تابعی ہے،

پس یہ حدیث مرسل ہے،

امام زرقانی فرماتے ہیں روی ابن الجوزی

عن ابن عباس رض لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ

وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب

ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب

ضوء السراج ترجمہ مگر ابن مبارک اور ابن جوزی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا، آپ جب کبھی دہوپ میں کھڑے ہوتے، تو آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آجاتا اور جب آپ چراغ کی روشنی میں کھڑے ہوتے، تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آجاتا

(شرح زرقانی علے المواہب ج ۴ ص ۲۲۰)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "اولیاء اللہ گفتہ اند ارواحنا اجسادنا واجسادنا ارواحنا یعنی ارواح ما کار اجساد میکنند وگاہے اجساد از غائیت لطافت برنگ ارواح مے برآید، ومیگویند کہ رسول خدا را سایہ نبود صلی اللہ علیہ وسلم

(تذکرۃ الموتی والقبور مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۷۵)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں "نبے افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین کہ محل کثافت و نجاست است وقتیکہ شد اعضاء سایہ نور آفتاب

وانچنین ہست عبارت علماء در مدارج النبوۃ ج ا صلا ۱۲۶
باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

شیخ ابن حجر مکی فرماتے ہیں:- وکان صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الدعاء بان اللہ یجعل کلا من حواسہ واعضائہ وبدنہ نورًا اظہارا لوقوع ذالک وتفضل اللہ تعالٰی بہ علیہ لیزداد شکرہ وشکر امتہ علی ذالک کما امرنا بالدعاء الذی فی اخر البقرۃ مع وقوعہ وتفضل اللہ تعالٰی بہ لذالک ومما یؤیدہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صار نورًا انہ کان اذا امشی فی الشمس او القمر لا یظہر لہ ظل لانہ لا یظہر الا للکثیف وھو صلی اللہ علیہ قد خلصہ اللہ من سائر الکثائف الجسمانیۃ وصیرہ نورًا صرفًا لا یظہر لہ ظل اصلًا خرقًا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ

و اینچنین ہست عبارت علما در مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۲۶
باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)
شیخ ابن حجر مکی فرماتے ہیں:- وکان صلی اللہ علیہ
وسلم یکثر الدعاء بان اللہ یجعل کلاً من
حواسہ واعضائہ وبدنہ نوراً اظہاراً لوقوع
ذالک وتفضل اللہ تعالیٰ بہ علیہ لیزداد
شکرہ وشکر امتہ علی ذالک کما امرنا
بالدعاء الذی فی اخر البقرۃ مع وقوعہ
وتفضل اللہ تعالیٰ بہ لذالک ومما یؤیدہ
انہ صلی اللہ علیہ وسلم صار نوراً انہ کان
اذا مشی فی الشمس والقمر لا یظہر لہ ظل
لانہ لا یظہر الا للکثیف وھو صلی اللہ علیہ
قد خلصہ اللہ من سائر الکثائف الجسمانیۃ
وصیرہ نوراً صرفاً لا یظہر لہ ظل اصلاً
خرقاً للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ

وَقَلْبِهٖ مَوَادًّا وَلَمْ يَبْنَاءٍ آمَنْ بِذَالِكَ (شرح ہمزیہ ص ۱۳)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اللہ تعالےٰ سے یہ دعاء کیا کرتے تھے، کہ وہ آپکے حواس و اعضائے بدن کو نور بنا دے اس دعار سے مقصود یہ ظاہر کرنا تھا، کہ مضمون دعار وقوع میں آگیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عنایت کر دیا ہے؛ تاکہ اس دعا سے اس عنایت الٰہی پر آپ کا اور آپکی امت کا شکر زیادہ ہو جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہم سورہ بقر کے آخری دعار مانگیں باوجودیکہ وہ مضمون وقوع میں آچکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ عنایت کر چکا ہے، ہماری یہ دعا برا ظہار شکر کیلئے ہے، اور اس امر کی تائید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہو گئے یہ ہے۔ کہ آپ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے۔ تو آپ کا سایہ نہ ہوتا کیونکہ سایہ تو صرف جسم کثیف کا ہوتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے تمام جسمانی کثافتوں سے پاک کردیا تھا، اور محض
نور بنا دیا تھا، کہ بطور خرق عادت آپ کا سایہ ظاہر
نہ ہوتا جیسا کہ بطور خرق عادت آپکے سینہ اور
دل مبارک کو کئی بار شق کیا گیا۔ اور آپکو اس سے
درد نہ ہوا۔ ۱۲

سوال :۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے
جیسے بشر نہیں تو آیت قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
کا کیا جواب ہے؟

جواب :۔ مِثْلُكُمْ سے دہوکا کھا کر اپنے
جیسا بشر کہنے والوں کو کتوں
بلیوں اور گدہوں اور مُردار خوار پرندوں کی طرح اپنے
جیسا مت کہو، ورنہ
آپکو ماننا پڑے گا، سورہ انعام پارہ ۷ میں ہے
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ
بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تو کیا امت محمدی
میں اور ان چوپاؤں اور پرندوں کی امتوں میں

مماثلت تامہ ہے؟

خوب یاد رکھو امت محمدی بے نظیر امت ہے!!"

ہاں چونکہ بشر کلی مشکک ہے اور کلی مشکک کے مختلف افراد ہیں جو سب سے اعلیٰ فرد ہوتا ہے۔ وہ بھی کلی کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسلئے اس کلی کا اطلاق اس پر ضرور ہوگا، لہذا دوسرے افراد کلی کے ماتحت ہونیکی رو سے اس اعلیٰ فرد کی مثل ہوتے ہیں، نہ یہ کہ کلی مشکک کے تمام افراد حقیقت کی حیثیت سے بھی مساوی ہوتے ہیں، جیسے موجود ایک کلی مشکک ہے جسکے افراد تمام کائنات کی چیزیں ہیں، مگر حقیقت انکی ایک نہیں ہاں موجود ہونے میں سب مساوی ہیں، مگر جب وہابیوں نجدیوں نے اس لفظ کی آڑ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین شروع کردی، جیسا کہ تقویۃ الایمان کی حسب ذیل عبارت نمونہ"

کافر علی ظلہ (روی الترمذی الحکیم عن ذکوان)
ابی صالح السمان الزیات المدنی او ابی عمرو
والمدنی مولیٰ عائشہ رض وکل منہما ثقۃ من التابعین
فہو مرسل ترجمہ :- اور کہا گیا ہے۔ کہ آپ کا سایہ
نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ آپ اس امر سے محفوظ
رہیں کہ آپ کے سایہ کو کوئی کافر پامال نہ کرے روایت
کیا اسکو حکیم ترمذی نے ذکوان سے یعنی ابو صالح
سمان زیارت مدنی یا ابو عمرو مدنی نے مولی عائشہ رض
سے اور ان دونوں میں سے ہر ایک ثقہ تابعی ہے،
پس یہ حدیث مرسل ہے،
امام زرقانی فرماتے ہیں روی ابن الجوزی
عن ابن عباس رض لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب
ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب
ضوء السراج ترجمہ مگر ابن مبارک اور ابن جوزی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

و اینچنین ہست عبارت علماء در مدارج النبوۃ جز ۱ صفحہ ۱۴۶

باب پنجم در ذکر فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

شیخ ابن حجر مکی فرماتے ہیں:- وکان صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الدعاء بان اللہ یجعل کلا من حواسہ واعضائہ وبدنہ نورا اظہارا لوقوع ذالک وتفضل اللہ تعالیٰ بہ علیہ لیزداد شکرہ وشکر امتہ علی ذالک کما امرنا بالدعاء الذی فی اخر البقرۃ مع وقوعہ وتفضل اللہ تعالیٰ بہ لذالک ومما یؤیدہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم صار نورا انہ کان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظہر لہ ظل لانہ لا یظہر الا لکثیف وھو صلی اللہ علیہ وسلم قد خلصہ اللہ من سائر الکثائف الجسمانیۃ وصیرہ نورا صرفا لا یظہر لہ ظل اصلا خرقا للعادۃ کما خرقت لہ فی شق صدرہ

وَقَلْبِهٖ مِرَارًا وَلَمْ يَبْقَ إِنَّ عَمَّا بَذَالِكَ (شرح ہمزیہ ص ۱۳)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اللہ تعالے سے یہ دعاء کیا کرتے تھے، کہ وہ آپکے حواس و اعضائے بدن کو نور بنادے اس دعاء سے مقصود یہ ظاہر کرنا تھا، کہ مضمون دعاء وقوع میں آگیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے عنایت کردیا ہے تاکہ اس دعا سے اس عنایت الہی پر آپ کا اور آپکی امت کا شکر زیادہ ہو جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہم سورہ بقر کے آخری دعاء مانگیں باوجودیکہ وہ مضمون وقوع میں آچکا ہے۔ اور اللہ تعالی عنایت کرچکا ہے، ہماری یہ دعا اظہار شکر کیلئے ہے، اور اس امر کی تائید کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہو گئے یہ ہے۔ کہ آپ جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے۔ تو آپ کا سایہ نہ ہوتا کیونکہ سایہ تو صرف جسم کثیف کا ہوتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نے تمام جسمانی کثافتوں سے پاک کر دیا تھا، اور محض نور بنا دیا تھا، کہ بطور خرق عادت آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا جیسا کہ بطور خرق عادت آپکے سینہ اور دل مبارک کو کئی بار شق کیا گیا۔ اور آپکو اس سے درد نہ ہوا ۱۲

**سوال:۔** اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے جیسے بشر نہیں تو آیت قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا کیا جواب ہے؟

**جواب:۔** مِثْلُكُمْ سے دھوکا کھا کر اپنے جیسا مت کہو، ورنہ بشر کہنے والوں کو کتوں اور گدھوں اور مردار خوار پرندوں کی طرح اپنے آپکو ماننا پڑے گا، سورہ انعام پارہ ۷ میں ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ تو کیا امت محمدی میں اور ان چوپاؤں اور پرندوں کی امتوں میں

مانلتث تامہ ہے ؟
خوب یاد رکھو امت محمدی بے نظیر امت ہے ''
ہاں چونکہ بشر کلی مشکک ہے اور کلی مشکک
کے مختلف افراد ہیں جو سب سے اعلیٰ فرد ہوتا
ہے۔ وہ بھی کلی کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسلئے اس
کلی کا اطلاق اس پر ضرور ہوگا لہذا دوسرے افراد
کلی کے ماتحت ہونیکی رو سے اس اعلیٰ فرد کی مثل
ہوتے ہیں، نہ یہ کہ کلی مشکک کے تمام افراد
حقیقت کی حیثیت سے کبھی مساوی ہوتے ہیں
جیسے موجود ایک کلی مشکک ہے جسکے افراد تمام
کائنات کی چیزیں ہیں، مگر حقیقت انکی ایک
نہیں ہاں موجود ہونے میں سب مساوی ہیں،
مگر جب وہابیوں نجدیوں نے اس لفظ کی آڑ میں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین شروع کردی،
جیسا کہ تقویۃ الایمان کی حسب ذیل عبارت نمونۃً

ملاحظہ ہو " یقین کر لینا چاہیے کہ ہر مخلوق خواہ
بڑا ہو یا چھوٹا خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی
ذلیل ہے " دیکھو کسطرح انبیاء واولیاء وفرشتوں
کو یکساں کر کے چمار لکھدیا ہے، بعضوں نے کہا کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ادب بڑے بھائی جتنا کرنا
چاہیئے ۱۲ اور بات بات میں قُلْ اِنَّمَا بَشَرٌ
مِّثْلُکُمْ کو پیش کر کے بندگان خدا کو بہکانے لگے"
تو علمائے کرام نے بموجب آیہ لَا تَقُوْلُوا رَاعِنَا الخ
تعلیم دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو، بے مثل
نورانی بشر کہو تاکہ بے ادبوں کے منہ میں لگام
آجائے، اور انکی چالاکی جسکی وجہ سے توہین کرتے
تھے خاک میں مل جائے، جب ان بے ادبوں
نے دیکھا، کہ اگر حضور کے بے مثل نورانی بشر ہونے
کا عقیدہ لوگوں میں جم گیا تو پھر ہماری توہین کرنیکی تجویز
فعل ہو جاویگی، اتنے میں پیدا ہوئے، کہ آپ ملاحظہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کر رہے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ!

خوب سمجھ لو اگر قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ سے استدلال لینے والے کی مراد مماثلت من کل الوجوہ ثابت کرنا ہے تو اس سے بڑھکر کفر صریح اور کیا ہوسکتا ہے۔ اور اگر یہ مراد نہیں، تو تاہم انداز کلام شائبہ گستاخی سے خالی نہیں، یہ مانا کہ اکثر عوارض جسمانی میں دوسروں سے آپکو مماثلت ہے، مگر دراصل انسان نفس ناطقہ کا نام ہے اور اُس میں مطلقًا مماثلت غیر مسلم۔ کیونکہ روح مبارک نور من نور اللہ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اب یہ اضافت یا تو تشریفی ہے۔ جیسا کہ بحوالہ علامہ زرقانی پچھلی ابحاث میں لکھا گیا ہے، یا اس سے مراد شعاع من نور اللہ ہے، جیسا کہ بعض عرفاء وصوفیاء رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک ہے۔ بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکمل البشر والانسان ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

انسان کے درجات مختلف و متفاوت ہیں،
کوئی اکمل، کوئی کامل، کوئی ناقص، اور بعض بدتر
از حیوان ہیں۔ یہ فرق مراتب آئۃ اولٰئک کالانعام
بل ہم اضل سے بھی ظاہر و باہر ہے، مطلب یہ
کہ کفار ایمان و عرفان سے کورے ہیں، اس لئے
دراصل وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں، اور
جو ایمان سے متصف ہو لیکن عرفان سے محروم، وہ
ناقص انسان ہے، اسی طرح جو لوگ ان دو نعمتوں
سے سرفراز ہوں، وہ علی حسب المراتب کامل یا
اکمل انسان ہوتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم چونکہ ان دونوں نعمتوں کے علے وجہ
الاکملیت مورد بنائے گئے، اس لئے آپ اکمل
بشر ٹھیرے معقولیوں کا قول کہ "انسان مدرک
کلیات و جزئیات ہے" نیز اسیطرف اشارہ کر
رہا ہے۔ کیونکہ "مدرک کلیات و جزئیات" کا لفظ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

عرفان" کو بھی شامل ہے، رہی استعداد ادراک سو یہ تحقیق ادراک فی الحال" کو مستلزم نہیں، دیکھتے نہیں کہ نباتات میں حیوانیت کی استعداد ہے لیکن اس حال میں حیوانیت نہیں پائی جاتی۔ الحاصل سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت دوسروں کی انسانیت سے علی الاطلاق مماثل نہیں۔ اور اسی کی طرف حدیث لست کاحد کم وغیرہ اشارہ کر رہی ہے" ۱۲

## بحث در بیان تعظیم لغیر اللہ

**سوال:** کیا تعظیم لغیر اللہ ثابت ہے۔ اگر ثابت ہے۔ تو دلائل کیا ہیں؟

**جواب:** ثابت ہے۔ دلیل سنو۔

(۱) سورہ حج ع۱۰ ۴ میں ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ؕ ۱۲

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریگا۔ تو بے شک وہ پرہیزگار ہے۔ کیونکہ یہ بات دلوں کی پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲) شیخ عبدالحق رح فرماتے ہیں۔ شعائر جمع شعیرہ است و شعیرہ علامت را گویند پس ہر چیز کہ از دیدن آں خدا یاد آید آں از شعائر اللہ ست ۱۲

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ بریلی کے صلا پر لکھتے ہیں و معظم شعائر اللہ اربعۃ القرآن والکعبۃ والنبی والصلوٰۃ

(۴) الطاف القدس صلا پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ و محبت شعائر اللہ عبارت از محبت قرآن و پیغامبر و کعبہ است بلکہ محبت ہر چہ منتسب باشد بجناب حق اولیاء اللہ نیز ۱۲

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

سرگروہ وہابیاں مولوی اسماعیل دہلوی صراط مستقیم باب اول میں کہتے ہیں " واز فروع حب منعم است تعظیم شعائر او یعنی امور یکہ بآں مناسبت خاصہ میدارو بحیثیتے کہ ذہن کسے کہ واقف بآں مناسبت باشد، ازاں امور بآں منعم انتقال میکند مثل تعظیم نام او، وکلام او ولباس او وسلاح او حتی کہ مرکب او ومسکن او الخ (صراط مستقیم مجتبائی فارسی ص۱۵)

(۶) اور اسی کتاب کے ص۱۷ پر لکھتے ہیں " وازاں جملہ است حب اہل کمال و تعظیم آنہا واین امر در ظہور وبدیہہ بمرتبہ رسیدہ کہ مستغنی از بیان است الخ ۱۲

(۷) اور اسی کتاب پر لکھتے ہیں " بلکہ اگر نیک تامل کنی دریابی کہ محبت امثال این کرام خود شعار ایمان محب وعلامت تقوی اوست -

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ذالک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب"

(۸) اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۲ میں یہ رباعی لکھی ہے

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است
ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را
کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

(۹) ترمذی شریف میں حضرت عائشہ رضؓ سے ہے
قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ ۱۲ مشکوٰۃ مجتبائی ص ۴۰۲

دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ سے معانقہ کیا اور اسکو چوما۔

اگر کوئی وہابی معترض ہو کہ یہ قیام، معانقہ،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بوسہ برائے محبت تھا نہ برائے تعظیم تو میں کہتا
ہوں، کہ بوسہ برائے تعظیم بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ
حضور علیہ السلام نے حجر اسود کو بوسہ دیا کیا
حجر اسود کو بوسہ دینا محبت کیلئے تھا یا تعظیم
کے واسطے، اور یہ مسلّمہ بات ہے کہ محبت
انسان کی پتھر کے ساتھ کچھ معنی نہیں رکھتی ۱۲"

(۱۰) مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۶۲۲ میں ہے، کہ جناب
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کی تعظیم دی" ۱۲

(۱۱) مشکوٰت شریف مجتبائی کے باب القیام
ص ۴۰۳ میں حضرت ابو سعید خدری سے مروی
ہے۔ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ
سَعْدِ (ابن معاذ) بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّم لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ
(بخاری ص ۵۸ ومسلم) ترجمہ:۔ ابو سعید خدری؛

سے مروی ہے، کہ جب بنو قریظہ نے ایک اپنے مقدمہ میں تسلیم کر لیا کہ ہمیں سعد کا فیصلہ بسر و چشم منظور ہے۔ تو انہیں بلایا گیا، جب وہ تشریف لائے تو آپ نے انصار سے فرمایا تم اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ" ۱۲

**فائدہ:** علامہ قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث پر لکھتے ہیں"

فِيْهِ اِكْرَامُ اَهْلِ الْفَضْلِ بِالْقِيَامِ لَهُمْ وَاَمَّا خَبَرُ اَبِيْ دَاؤُدَ عَنْ اَمَامَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْاَعَاجِمُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَضَعِيْفٌ یعنی آپکے سعد کیلئے کھڑے ہو کر تعظیم کا حکم دینے میں یہ ثبوت ہے۔ کہ صاحبان فضل و شرف کی تعظیم کھڑے ہو کر دی جائے۔ اور وہ جو ابوداؤد

نے امامہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عصا ٹیکتے ہوئے ہمارے پاس قدم رنجہ فرمایا تو ہم سب آپکی تعظیم کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نہ کھڑے ہوا کرو۔ جیسا کہ عجمی ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ سو یہ ضعیف ہے۔

(۱۲) مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۰۲ میں حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ قَالَتْ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَہَ سَمْتًا وَّهَدْیًا وَّدَلًّا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ حَدِیْثًا وَّکَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَۃَ رض کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْہَا فَاَخَذَ بِیَدِہَا فَقَبَّلَہَا وَاَجْلَسَہَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْہَا قَامَتْ اِلَیْہِ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فِی مَجْلِسِھَا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کسی کو ایسا نہیں دیکھا جو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بڑھکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت وسیرت اور دلالت، بول، چال، رویہ میں مشابہت رکھتا ہو، وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتیں تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اور آگے ہو کر ان کا ہاتھ پکڑ لیتے اور چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھلاتے، اور جب آپ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتیں۔

**فائدہ** اس حدیث سے آپ کا جناب فاطمہ رض کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا اور ان کا آپکی تعظیم کی خاطر فعل مدامی ثابت ہوا۔ کیونکہ ان

ساتھ اذا کے دوام کو چاہتا ہے"۱۲

(۱۳) مشکوۃ شریف مجتبائی صفحہ ۳۰۸ میں بیہقی سے بروایت ابوہریرۃ رضی مروی ہے قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ ۱۲"

ترجمہ:- حضرت ابوہریرۃ رض کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں ارشاد و ہدایت کیلئے بیٹھے ہوتے پھر جب گھر کے ارادہ پر اٹھ کھڑے ہوتے تو ہم بھی تعظیما کھڑے ہو جاتے۔ اور تا وقتیکہ ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ آپ گھر میں داخل ہو گئے ہیں اسی طرح کھڑے رہتے ۱۲"

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کی تعظیم سنت ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

# "بحث درمیان قدم بوسی اہل اللہ"

(۱) مشکوٰۃ شریف کے باب الکبائر و علامات النفاق فصل ۲ میں ہے "عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطٰنٍ لِیَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ

يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ أَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: صفوان بن عسال سے روایت ہے، کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی کو کہا۔ چلو اس نبی کے پاس چلیں، اس نے کہا نبی نہ کہہ، وہ سن پائے گا تو بہت خوش ہوگا، خیر وہ دونوں آپکے روبرو آئے، اور پوچھا کہ وہ دس احکام جو موسٰی پر نازل ہوئے تھے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اول خدا کو وحدہ لاشریک لہ سمجھو دوم چوری مت کرو، سوم زنانہ کرو، چہارم جس جی کا مارنا خدا کے نزدیک حرام ہے اسکو مت مارو، پنجم کسی کی جان لینے کی خاطر حاکم کی پاس جھوٹی شکایت مت کرو، ششم جادو،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تو ناکہ نہ کیا کرو، ہفتم رشوت نہ کھاؤ،

ہشتم پاکدامن عورتوں پر تہمت نہ لگاؤ،

نہم جہاد فی سبیل اللہ سے مت بھاگو

دہم ہفتہ کے روز کی تعظیم رکھو اور اسی

میں زیادتی نہ کرو، صفوان کہتے ہیں کہ انہوں

نے یہ صحیح صحیح باتیں سنکر آپ کے ہاتھ پاؤں

چومے روایت کیا اس حدیث کو نسائی،

ابوداؤد، ترمذی نے۔

(۲) مشکوٰۃ مجتبائی ص۴۰۲ میں ہے، عَنْ زَارِعٍ

وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا

الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا

فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرِجْلَهُ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ:۔ زارع جو عبدالقیس کے ایلچیوں کی

جماعت سے میں سے تھا، روایت کرتا ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ ہمیں عبد القیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بھیجا جب ہم مدینہ منورہ میں
میں پہنچے اور حضور کے نزدیک آئے تو سواریوں
سے جلد جلد اتر کر آپکے ہاتھ اور پاؤں چومنے لگے"

(۴) مدارج النبوۃ صفحہ ۲۳ ج ۲ پر لکھا ہے " ایک
دفعہ حضور نے انصار کو بتلایا کہ میں خدا کی
طرف سے رحمت ہوں، اور جو فوائد دینی
و دنیاوی آپکے ذریعہ سے انکو ملے تھے
بیان کئے، تو انہوں نے آپکے ہاتھ اور
زانو چومے

(۵) شرح شفا مطبوعہ استنبول جلد اول صفحہ ۶۱۶
میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے " بریدہ اسلمی رضہ
نے روایت کی ایک بدوی نے آپ سے معجزہ
طلب کیا، آپ نے فرمایا اس درخت کو کہدو
کہ تجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں،

بریدنا کہتے ہیں۔ کہ بدوی کے اس کہنے پر وہ درخت آگے پیچھے دائیں بائیں جھک کر تنے توڑ جڑ ہوں سمیت زمین کو چیرتا ہوا آپکے سامنے آکھڑا ہوا اور سلام کیا۔ بدوی نے عرض کی اسکو اپنی جگہ واپس کیجئے، آپ نے اسکو واپس جانے کیلئے فرمایا جا اپنی جگہ پر پھر وہ سب کے روبرو اپنی جگہ پر واپس جاکر کھڑا ہوا۔ یہ دیکھکر بدوی نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو آپکو سجدہ کروں، فرمایا نہیں، اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ مرد کو سجدہ کرے، اس نے کہا یہ نہیں تو ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت دیجئے، فرمایا ہاں۔ پھر اس نے آپکے ہاتھ پاؤں چومے ؁۱۲

اِعْتِرَاض: ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومنے آپکے خصوصیات سے ہے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب:۔ خصوصیات سے نہیں دیکھو۔ ادب المفرد امام بخاری ص ۱۴۳ باب ۴۴۴ میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے حضرت عباس کے ہاتھ پاؤں چومے ہم اسکو بعینہ لکھے دیتے ہیں۔ ثنا عبد الرحمٰن بن المبارک قال ثنا سفیان ابن حبیب قال ثنا شعبۃ قال ثنا عمرو عن ذکوان عن صہیب قال رأیت علیا یقبل ید العباس ورجلیہ ۱۲

## محبوبان بارگاہ الٰہی کی کوئی چیز تبرکا رکھنی جائز ہے

(۱) بخاری شریف مجتبائی ص ۴۳۸ جلد اول میں ہے:۔ باب ما ذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعصاہ وسیفہ وقدحہ وخاتمہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهٗ مِنْ ذَالِكَ مِمَّا الَمْ يُذْكَرُ قِسْمَتُهٗ وَمِنْ شَعْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَاٰنِيَتِهٖ مِمَّا شَرِكَ فِيْهِ اَصْحَابُهٗ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۲

(۲) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۱۲

(۳) عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهٗ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ ۱۲

دیکھو حضرت انس رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بطور تبرک رکھے ہوئے تھے :

(۴) حضرت انس رضہ نے بطور تبرک حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے پاپوش رکھے ہوئے تھے۔
بخاری مجتبائی ج ا صـ ۴۳۸ میں عیسٰے بن طہمان سے
مروی ہے۔ قال اخرج الینا انس رض نعلین
جرداوین لھما قبالان فحدثنی ثابت
البنانی بعد عن انس انھما نعلا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چادر مبارک بطور تبرک رکھی ہوئی تھی

۱۵) بخاری مجتبائی صـ ۴۳۸ عن ابی بردۃ قال
اخرجت الینا عائشۃ کساءً ملبدا
وقالت فی ھذا نزع روح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وزاد سلیمان عن حمید عن ابی
بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ ازارا
غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من ھذہ

اَلَّتِیْ تُدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ ۱۲

(مشکوۃ مجتبائی ص۳۷۳ کتاب اللباس)

(۱۶) حضرت انس بن مالک نے بطور تبرک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا پیالہ رکھا ہوا تھا۔ بخاری مجتبائی ص۸۴۸

عَنْ اَنَسٍ رض بْنِ مَالِكٍ اَنَّ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيْهِ ۱۲

(۱۷) حضرت اسماء بنت ابوبکر کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک تھا۔ جس کے غسالہ سے بیمار شفایاب ہوتے تھے۔ مشکوۃ مجتبائی ص۳۷۴ کتاب اللباس بحوالہ مسلم سے بروایت اسماء بنت ابوبکر رض ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ

وفرجيها مكفوفين بالديباج وقالت
هذه جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم
كانت عند عائشة رض فلما قبضت
قبضتها وكان النبي صلى الله عليه وسلم
يلبسها فنحن نغسلها للمرضى يستشفى
بها ۔ رواه مسلم ۔ ترجمہ :- اسماء بنت
ابی بکر رض سے روایت ہے کہ انہوں نے
ایک جبہ طیلسانی (یعنی جس کا تانا صوف کا
اور بانا کچھ اور سیاہ رنگ کا تھا) کسروانی (یعنی
فارس کا تیار کیا ہوا) جس کے نیچے دیبا کا سنجاف
اور دو طرف چاک بھی سلے نکال کر کہا یہ ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جبہ جو
میری بہن عائشہ صدیقہ کے پاس تھا ۔
جب وہ فوت ہو گئیں تو اسے میں نے لے لیا ۔

وشفاء ہو کر پلا یا کرتے ہیں، روایت کیا اسکو مسلم نے۔

(۸) مشکوٰۃ مجتبائی ص ۳۸۲ باب الترجل فصل ۳

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا (رواہ البخاری)

ترجمہ:- عثمان بن عبداللہ بن موہب سے مروی ہے کہ میں ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس گیا، تو انہوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک جو ان کے پاس تھے نکالے۔ میں نے دیکھے تو وہ مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔

# بحث جواز عرس

**سوال:-** عرس کس کو کہتے ہیں؟

**جواب:-** روز وصال کو یوم عرس کہتے ہیں، جیسا کہ حدیث نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ میں رواہ اصحاب الصحاح ا میں مردہ کو عروس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، چونکہ مقبولان حق کا وصال بھی عین فرحت و سرور کا مجموعہ ہے۔ اسلئے روز وصال کو یوم عرس کہتے ہیں۔

**سوال:-** مقبرہ مقدسہ پر ہر سال حاضر ہونیکی کیا دلیل ہے؟

**جواب:-** ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لباب المناسک مطبوعہ مطبع ماجدیہ مکہ صفحہ ۲۸۳ میں لکھتے ہیں۔ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاتِیْ قُبُوْرَ الشُّہَدَاءِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ حَوْلٍ

کیا جاتے نیز ایصال قرآن کریم آہستہ آواز سے
اجتماعاً یا انفراداً پڑھا جاوے۔ اور اس پر دلیل وہ
ہے جو امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں
لکھتے ہیں، اخرج الخلال فی الجامع عن الشعبی
قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ
اِخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِهٖ وَیَقْرَؤُنَ لَهُ الْقُرْاٰنَ ۱۲
(۱) طحطاوی شرح مراقی الفلاح صـ۳۶۳ مصری
میں ہے وَاَخْرَجَ الدَّارُقُطْنِیُّ وَالسَّلَفِیُّ
عَنْ عَلِیٍّ مَرْفُوْعًا مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰی عَشَرَةَ مَرَّةً الخ
وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَنَسٍ رض فَقَرَأَ یٰسٓ الخ
وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَیْهَقِیِّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
عِنْدَ رَأْسِهٖ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ
بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ
وَفِی الْمُضْمَرَاتِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقُبُوْرِ

عند محمد لا یکرہ کذا فی قاضی خان)

(۲) دوسرا قبرستان میں وعظ و ہدایت مسائل
کرنا بخاری مجتبائی ص ۱۸۲ باب موعظة المحدث
عند القبر وقعود اصحابه حوله میں ہے۔ عن علی رضی
قال كنا في جنازة في بقيع الغرقد فأتانا النبي صلى الله
عليه وسلم فقعد وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنكس فجعل
ينكت بمخصرته ثم قال ما منكم من
أحد او ما من نفس منفوسة الا كتب مكانها
من الجنة والنار الا وقد كتبت شقية او
سعيدة فقال رجل يا رسول الله افلا نتكل
على كتابنا وندع العمل فمن كان منا من اهل
السعادة فسيصير الى عمل اهل السعادة
واما من كان منا من اهل الشقاوة فسيصير
الى عمل اهل الشقاوة قال اما اهل السعادة
فييسرون لعمل السعادة واما اهل الشقاوة

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الخ ۱۲

ترجمہ:۔ حضرت علی رضؓ سے مروی ہے، کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ میں تھے، پس ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکر بیٹھ گئے۔ اور ہم بھی آپ کے گرداگرد بیٹھے اور آپکے پاس ایک چھڑی تھی جسکو زمین پر لٹکا کر سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کیا پھر فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت و دوزخ سے لکھا گیا اور تحقیق لکھا گیا ہے اس کا شقی یا سعید ہونا تب ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کیا پس نہ بھروسہ کر لیویں ہم اپنے نوشتہ پر اور چھوڑ دیویں ہم عمل کو پس جو شخص ہم سے اہل سعادت سے ہوگا پس عنقریب پہنچیگا اہل سعادت کے عمل کو اور لیکن جو شخص ہم سے اہل شقاوت سے ہوگا، سو عنقریب اہل شقاوت کے

عمل کو پہنچ جاویگا ۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن اہل سعادت پس آسان کیے جاوینگے واسطے عمل سعادت کے اور لیکن اہل شقاوت پس آسان کیے جاوینگے واسطے عمل شقاوت کے پھر پڑھا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی الخ روایت کیا اسکو بخاری نے

قَالَ القسطلانی فی شرح ھذا الحدیث باب موعظۃ المحدث عند القبر وسماع الموعظۃ والتذکیر بالموت واحوال الاخرۃ وھذا مع ماینضم الیھا من مشاھدۃ القبور وتذکر اصحابھا الخ کذا فی العینی

حضرت شاہ عبدالعزیز اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں تعیین روز عرس برائے آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان است و خلف را لازم است کہ سلف خود را باین نوع برواحسان نماید الخ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ماثبت بالسنہ

یوں فرماتے ہیں :۔

اِنَّمَا هُوَ مِنْ مُسْتَحْسَنَاتِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ ۔

مقبرہ پر توبہ ، استغفار ، کلمات طیبات کا پڑھنا

جیسا کہ کتب احادیث میں مرقوم ہے

مقبرہ پر تقسیم کرنا جو کچھ میسر ہوا از قسم صدقات

و خیرات کیونکہ وہاں پر ہر قسم کے درویش مساکین

موجود ہوا کرتے ہیں ۔

اعتراض :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

فرمان وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا کیا مطلب ہے

(مشکوٰۃ مجتبائی ص۸۶ )

جواب :۔ ایک تو اسکی سند میں کلام ہے ،

معہذا یہ کہ عید کی طرح برس میں صرف دو بار ہی

نہ آؤ بلکہ زیادہ آیا کرو ، شارحین حدیث نے یہ

احتمال بھی پیش کیا ہے

( دیکھو مرقات شرح مرقات )

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

# بحث در بیان قبہ سما حضرت قبہ انبیا و اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین

**سوال:-** محبوبانِ خدا کی قبروں پر قبجات بنانے کی کیا دلیل ہے؟

**جواب:-** اس پر حسب ذیل دلائل ہیں۔

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ شریف پر عالیشان گنبد کی بنا ہے۔ اور یہ بھی مخفی نہیں کہ حجرہ شریفہ کی تعمیر صحابہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس وقت کسی صحابی یا تابعی سے انکار مروی نہیں اور نہ ہی کسی نے منع بنا کی حدیث پیش کی پس معلوم ہوا کہ صلحاء کی قبور پر قبہ کی بنا اجماعی مسئلہ ہے اگر منع ہوتا تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کبھی نہ بننے دیتے۔

دیکھو جذب القلوب میں شیخ عبدالحق محدث
دہلوی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے "عمر بن عبدالعزیز
بحکم ولید بن عبدالملک آنرا ہدم کرد بحجار منقوشہ
برآورد و بر ظاہر آن حظیرہ دیگر بنا کردہ"
یعنی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ولید
بن عبدالملک کے حکم سے حجرہ شریفہ کو
شہید کرکے عمدہ منقش پتھروں سے
گنبد اطہر تعمیر کرایا۔"

سوال:- حجرہ شریفہ کی عمارت دفن سے پہلے
تھی اور عمدہ عمارت ہے جو دفن کے
بعد ہوئی

جواب:- بخاری مجتبائی جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ میں ہے
کہ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں: لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي
زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فِی بِنَائِہٖ فَبَدَتْ لَھُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوْا اَنَّھَا قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا یَعْلَمُ ذَالِکَ حَتّٰی قَالَ لَھُمْ عُرْوَۃُ لَا وَاللّٰہِ مَا ھِیَ قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ

ترجمہ :- کہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں جبکہ روضہ مطہرہ کی دیوار گری، تو اسکی تعمیر کرنے لگے تو ایک قدم ظاہر ہوا، لوگ گھبرا گئے کہ قدم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کوئی پہچاننے والا نہ تھا حضرت عروۃ نے کہا کہ یہ قدم مبارک حضرت عمر کا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے

اس سے یہ ثابت ہوا کہ دیوار گرنے کے بعد ازسرنو تعمیر ہوئی یہ قبہ بنا ہے اور یہ بنا بعد دفن ہوئی اور اس سے ناظم حضرت عمر بن

عبد العزیز خلیفہ راشد تھے،

سوال :- شاید یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہو۔

جواب :- اگر خصوصیت ہوتی تو سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما حجرۂ شریفہ میں مدفون نہ ہوتے، جب مدفون ہوئے تو صلحاء کی قبور پر قبے بنانا جائز ہوا ۱۲

دیکھو شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ ج ا صفحہ ۴۸۸ باب نہم در انواع عبادات فرماتے ہیں " و در مطالب المومنین گفتہ است کہ مباح داشتہ اند سلف کہ بنا کردہ شود بر قبر مشائخ و علمائے مشہور تا زیارت کنند ایشانرا مردم و استراحت یابند و براں نشیند و در بسا تہ آں، نقل کردہ است آنرا از مفاتیح شرح مصابیح و گفتہ است، کہ دیدم بہ بخارا

قبور کہ عمارت کردہ شدہ است بخشنہائے
تراشیدہ وتجویز کرد آنرا اسمٰعیل زاہد کہ از مشاہیر
فقہا است ۱۲" ورخصت کردہ اند بعضے
از اہل علم کہ حسن بصری از ایشاں ہست
در گل کردن قبور وشافعی رحمۃ اللہ علیہ
نیز ہمیں است " ۱۲

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ مرقات شرح
مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷۲ میں لکھا ہے کہ قد
اَبَاحَ السَّلَفُ الْبِنَاءَ عَلٰی قَبْرِ الْمَشَائِخِ
وَالْعُلَمَاءِ الْمَشْهُوْرِیْنَ لِیَزُوْرَهُمُ النَّاسُ
وَیَسْتَرِیْحُوْا بِالْجُلُوْسِ فِیْهِ " ۱۲

ترجمہ:۔ علماء ومشائخ مشہورین کی قبور
پر تعمیر بنا اس لیے کہ لوگ زیارت کریں
اور استراحت حاصل کریں، سلف اسکی
اباحت کے قائل ہوئے ہیں "

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

صاحب مجمع البحار نے جلد ۳ صفحہ ۱۸۶ میں اور تکملہ صفحہ ۱۸۷ میں علمائے سلف سے اسکی اباحت نقل کی ہے"

(۳) بخاری مجتبائی صفحہ ۱۷۷ مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۱۵۲ ج اول میں ہے لما مات الحسن بن الحسن بن علی رض ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ھل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا۔

ترجمہ:- کہ جب امام حسن بن حسن بن علی رض فوت ہوا تو اسکی زوجہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما نے اسکی قبر پر قبہ کھڑا کیا ایک سال کے بعد اٹھایا تو ہاتف سے آواز سنا کہ کیا انہوں نے جو کچھ گم کیا تھا، پا لیا، دوسرے نے جواب دیا بلکہ نومید ہوئے اور واپس ہو گئے "۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فائدہ:- اگر قبہ منع ہوتا تو امام حسین علیہ السلام
کی صاحبزادی یہ کام ہرگز نہ کرتی۔

اعتراض:- ہاتف کا پکار کر کہنا منع کی دلیل ہے

جواب:- منع کی دلیل نہیں بلکہ تسلی وصبر کیلئے ہے
کہ سال بھر قبر پر ڈیرہ لگانے سے کیا حاصل ہوا
آخر نا کام واپس ہونا پڑا۔ جو فوت ہو چکا تو واپس
نہ آسکا ۱۲

(۳) عینی شرح بخاری ج ۴ ص ۱۹۵ میں حدیث مذکورہ
بالا کے نیچے لکھا ہے، وَضَرَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ عَلٰی قَبْرِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ کہ حضرت عمرؓ
نے زینب بنت جحش رضہ کی قبر پر خیمہ لگایا۔

(۴) حاکم مستدرک میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ
زینب بنت جحش کی قبر کھودنے والوں پر
گذرے وہ گرمی میں قبر کھود رہے تھے، آپ
نے فرمایا۔ اگر میں انپر خیمہ لگا دوں تو بہتر ہوگا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور یہ پہلا خیمہ تھا جو بقیع میں قبر پر لگایا گیا۔
(راحۃ السلف صفحہ ۱۹ مصنفہ مولوی محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں)

**فائدہ:-** اس سے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت کے واسطے قبر پر خیمہ لگانا درست ہے۔

(۵) نیز عینی شرح بخاری ج ۴ صفحہ ۱۴۹ میں ہے۔
وَضَرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ "کہ محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس کی قبر پر قبہ بنایا" ۱۲

(۶) روح البیان ج ۱ صفحہ ۸۷۹ میں ہے۔ فَبِنَاءُ الْقِبَابِ عَلٰى قُبُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ اَمْرٌ جَائِزٌ اِذَا قُصِدَ بِذٰلِكَ التَّعْظِيْمُ فِيْ عَيْنِ الْعَامَّةِ حَتّٰى لَا يَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ ترجمہ:- یعنی قبوں کا بنانا اولیاء و صلحاء و علماء کی قبور پر امر جائز ہے جبکہ اس میں عام لوگوں کی نظروں میں

تعظیم کا قصد ہوتا کہ لوگ اس قبر والے کو حقیر نہ سمجھیں ۱۲ ت

(۲) بخاری مجتبائی صـ۱۸۲ جز اول میں ہے۔ قَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ فَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ ۱۲ ترجمہ:۔ خارجہ بن زید ثابت انصاری تابعی فرماتے ہیں میں نے آپکو دیکھا اور ہم جوان تھے زمانہ عثمان میں اور ہم میں سے بڑا چھلانگ مارنیوالا وہ شخص ہوتا تھا جو عثمان بن مظعون کی قبر کو چھلانگ مار کر تجاوز کر جائے ۱۲ ت

**فائدہ:۔** اس سے معلوم ہوا کہ عثمان بن مظعون کی قبر بہت اونچی تھی جس پر سے چھلانگ مار کر گذر جانا بڑے جوان کا کام تھا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(۸) مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۱۴۹ باب دفن المیت میں ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان
بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر ایک بڑا بھاری
پتھر اٹھا کر رکھا اور فرمایا اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِیْ
وَاَدْفِنُ اِلَیْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِیْ
یعنی میں اس پتھر کے ساتھ اپنے بھائی کی قبر کا
نشان کرتا ہوں۔ اور جو میرے اہل سے فوت
ہوگا اُسکے پاس اسکو دفن کرونگا "۱۲"
فائدہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر پر نشان
لگانا مستحب ہے۔

(۹) سورہ حج میں ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ "۱۲"
جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرے پس تحقیق وہ
پرہیزگار دلوں سے ہے۔
بلا شبہ اولیاء اللہ شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور قبہ بنانے سے شعائر اللہ کی تعظیم مطلوب ہے،

(۱۰) میزان شعرانی ج اصفہ ۱۹۰ میں ہے وَمِنْ ذَالِكَ قَوْلُ الْاَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ اَنَّ الْقَبْرَ لَا يُبْنٰى وَلَا يُجَصَّصُ مَعَ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ بِجَوَازِ ذَالِكَ یعنی بعض ان اختلافی مسائل میں سے قول ائمہ ثلاثہ کا ہے کہ قبر پر بناء کی جائے نہ چونہ گچ کی جائے، اور قول ابو حنیفہ کا اسکے جواز میں ہے۔

(۱۱) بدایۃ المجتہد جلد اول صفحہ ۱۹۴ پر ہے کَرِهَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ تَجْصِيْصَ الْقُبُوْرِ وَاَجَازَ اَبُوْحَنِيْفَةَ یعنی امام مالک و شافعی رح نے قبروں کا چونہ گچ کرنا مکروہ قرار دیا ہے، اور امام ابو حنیفہ رح نے جائز رکھا ہے،

**اعتراض:۔** صحیح مسلم صفحہ ۳۱۲ ج اپر ہے کہ حضرت علی رض نے ابو ہیاج اسدی کو فرمایا کہ

کیا میں تمہیں اس کام کیلئے نہ بھیجوں جس کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا، یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑ مگر کہ مٹائے اسکو اور نہ کوئی قبر بلند کہ برابر کردے اسکو، دیکھو اسمیں بلند قبروں کے گرانے کا حکم ہے۔

جواب :- اس حدیث کی سند میں حبیب بن ثابت کوفی مدلس ہے۔ دیکھو تہذیب التہذیب اور مدلس کی معنعن حجت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبروں کو زمین کے برابر کردیا جائے مگر یہ مخالف ہے حدیث رفع شبر، و احادیث تسنیم اور حدیث اعلمہ بہا قبر اخی۔

چیلنج :- وہابیوں کو لازم ہے کہ وہ ثابت کریں کہ مسلمانوں نے جب قبے بنائے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کو انکے گرانے کیلئے بھیجا ورنہ اس سے استدلال نہیں ہو سکے گا۔"

**وجہ تطبیق:۔** علامہ ابن الترکمانی علیہ الرحمۃ جوہر النقی جلد اول صفحہ ۲۶۵ میں فرماتے ہیں

قُلْتُ الظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ بِقَرِيْنَةِ عَطْفِ التِّمْثَالِ عَلَيْهَا وَكَانُوْا يَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا الْاَنْصَابَ وَالْاَبْنِيَةَ فَاَرَادَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِزَالَةَ اٰثَارِ الشِّرْكِ ۔

ترجمہ:۔ ظاہر یہ ہے کہ حدیث علی رضی اللہ عنہ میں مراد قبور مشرکین ہے، اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ تمثال (تصویر) کا عطف قبر پر ڈالا گیا ہے، اور مشرکین قبروں پر جبت اور بنائیں بنایا کرتے تھے، تو حضرت علیہ السلام نے شرک کے آثار مٹانے کیلئے

کہ قبور مشرکین کے تسویہ کا حکم فرمایا۔"
حافظ ابن حجر فتح الباری جز ۲ صفحہ ۲۶ میں لکھتے ہیں۔ اَمَّا الْکَفَرَۃُ فَاِنَّہٗ لَاحَرَجَ فِیْ نَبْشِ قُبُوْرِھِمْ اِذْ لَاحَرَجَ فِیْ اِھَانَتِھِمْ
یعنی کافروں کی قبریں اکھیڑنے اور انکی اہانت میں کوئی حرج نہیں" ۱۲
پس حدیث مذکورہ حضرت علی رضی میں کفار کی قبور گرانیکا حکم تھا نہ کہ اہل اسلام کی"

# دعا بر طعام برائے ایصال ثواب للاموات

سوال:۔ کیا طعام پر برائے ایصال ثواب للاموات دعاء مانگنی جائز ہے، یا نہیں؟
جواب:۔ جائز ہے، مگر واجب نہیں"
سوال:۔ اگر جائز ہے تو اسکے دلائل کیا ہیں؟

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :- (۱) یہ مسئلہ اطلاقات وعمومات شرعیہ سے حسب ذیل آیات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے :-

(۱) اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۝ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب " پہنچتا ہوں پکارنیوالے کی پکار کو جس وقت مجھے پکارتا ہے۔

(۲) اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پہلی آیت سے ہر وقت دعا مانگنے کی اجازت ثابت ہوئی تو اگر کوئی تیجہ و چہلم کے دن کھانے پر دعا مانگے تو جائز ہی ہاں واجب نہ سمجھے ۔

اور دوسری آیت میں کوئی تخصیص زمانی و مکانی نہیں تو اس آیت کے اطلاق کے سبب ہر وقت اور ہر جگہ دعا مانگنے کی اجازت ثابت ہوئی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کھانے پر دعا مانگنی ناجائز ہے ۔ وہ قرآن مجید کے اطلاق

وعموم کی خلاف ورزی کرتے ہیں، مانعین کو لازم ہے کہ کھانے پر دعا مانگنے کی صورت کا استثناء دکھلا دیں۔ اگر ثابت ہو جائے تو بے شک منع ہے، ورنہ جائز و مستحب،

(۳) وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ کہ سائل کو مت جھڑک۔ کھانے پر جو مردوں کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے خدا سے دست بدعا ہوگا، خدا اسکو اپنے خوان کرم سے جھڑکے گا؟ ہرگز نہیں،

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۝

یعنی جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے،

---

عہ دعا بمعنی عبادت بکثرت آیا ہے جیسے الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَۃِ ۱۲ منہ

تنبیہ:- جو لوگ خدا واسطے کھانا دیتے ہوئے ایصال ثواب کیلئے دعا نہیں مانگتے انہیں اس آیت کی وعید سے ڈرنا چاہیے۔ ۱۲

(۵) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے محبوب اپنے خاص و عام مسلمان مردوں اور عورتوں کی گناہوں کی معافی مانگو۔

فائدہ:- اس آیت میں مومنین سے زندہ و مردہ دونوں مراد ہیں دوسرا اس آیت میں تخصیص زمانی اور مکانی بھی نہیں ہے۔ اس آیت سے ہر وقت اور ہر جگہ استغفار احیاء و اموات کے لیے درست ثابت ہوا۔

(۶) وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اس آیت میں نیک کام و عبادت کرنیکا حکم ظاہر ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ گھر والوں کا اموات کو ایصال ثواب کیلئے مساکین کے آگے کھانا رکھنا اور انکا گھر والوں اور

اموات کے حق میں دعا، مانگنا نیک کام ہے؛

(۷) مختصر کنز العمال ج ۲ ص ۱۵۵ میں ہے عن

معاذ رض قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عطیۃ فبکیت فقال ما

یبکیک یا معاذ قلت یا رسول اللہ کان

لامی من عطاء لی نصیب تتصدق

بہ وتقدمہ لآخرتہا وانہا ماتت ولم

توص بشیٔ قال فلا یبک اللہ عینیک

یا معاذ ترید ان توجر امک فی قبرہا

قلت نعم یا رسول اللہ قال فانظر الذی

کان نصیبہا من عطاء لک فامضہ لہا

وقل اللہم تقبل من ام معاذ فقال

قائل یا رسول اللہ المعاذ خاصۃ ام

لامتک عامۃ قال لامتی عامۃ (ابن جریر)

(۸) شاہ ولی اللہ صاحب سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۱۱

میں فرماتے ہیں "پس وہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدا تعالےٰ سوال نمائند" ۱۲

(۹) شاہ عبدالعزیز صاحب سوالات عشرہ محرم کے جواب سوال نہم میں لکھتے ہیں :-

سوال یہ تھا "کہ کھانا ان چیزوں کا جو نذر و نیاز تعزیہ کے سامنے رکھکر پڑھتے ہیں کیسا ہے"

جواب لکھتے ہیں "طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمائند و بر آن فاتحہ و قل و درود خوانند تبرک میشود خوردن آں بسیار خوب است لیکن بہ سبب بردن طعام پیش تعزیہ تمام تشبہ بکفار و بت پرستان میشود پس ازیں جہت کراہیت پیدا میکند" ۱۲

(۱۰) تفسیر عزیزی صفحہ ۱۵ سورہ بقر آیۃ ما اہل لغیر اللہ

کے نیچے لکھتے ہیں :

"وسرش آنست کہ نزد عوام طریق ذبح جانور ہر گونہ کہ مقرر است متعین است برائے رسانیدن جان جانور برائے ہر کہ منظور باشد چنانچہ فاتحہ و قل و درود خواندن طریق متعین است برائے رسانیدن ماکولات و مشروبات بارواح "

(۱) مجموعہ زبدۃ النصائح صفحہ ۱۳۲ پر مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے استفتاء مرقوم ہے " سائل نے سوال کیا تھا کہ کسی کے نام کا مرغا یا بکرا ذبح کیا ہوا جائز ہے یا نہیں اور ملیدہ یا شیر برنج وغیرہ نیاز اولیاء کا درست ہے یا نہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے اوسکے جواب میں ذبیحہ کو حرام فرمایا اور ملیدہ شیر برنج کی نسبت یہ الفاظ لکھے :

اگر ملیدہ و شیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ایصال ثواب بروح ایشاں بزند وبخورانند مضائقہ نیست وطعام نذر اللہ اغنیاء را خوردن حلال نیست واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیارا ہم خوردن جائز است"

(۱۲) صراط مستقیم فارسی مجتبائی ص۵۵ میں مولوی اسماعیل شہید صاحب لکھتے ہیں "پس در خوبی این قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا واعراس ونذر ونیاز اموات شک وشبہ نیست"

اور اسی کتاب کے ص۶۴ پر لکھتے ہیں "نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام وفاتحہ خوانی خوب نیست چہ این معنی بہتر وافضل الخ"

## بحث درمیان حاضر وناظر

سوال: کیا اللہ جل جلالہٗ حاضر وناظر ہے

یا نہیں ؟

**جواب:-** اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء دو قسم ہیں اسمائے توقیفیہ و اسمائے اصطلاحیہ، اسمائے توقیفیہ وہ ہیں جو قرآن وحدیث میں آتے ہیں انہیں اسماء کے ساتھ بحکم وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا پکارینگے اور جو اسمائے قرآن وحدیث میں نہیں آئے انکے ساتھ اللہ سبحانہ کو بجز تاویل پکارنا حرام ہے۔

دیکھو امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر ج ۴ صفحہ ۳۹۲ میں وللہ الاسماء الحسنی کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں "دَلَّتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى اَنَّ اَسْمَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَتْ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالصِّفَاتُ الْحُسْنٰى لَيْسَتْ اِلَّا لِلّٰهِ فَيَجِبُ كَوْنُهَا مَوْصُوْفَةً بِالْحُسْنِ وَالْكَمَالِ فَهٰذَا يُفِيْدُ اَنَّ كُلَّ اِسْمٍ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لَا یُفِیدُ فِی الْمُسَمّٰی صِفَةَ کَمَالٍ وَجَلَالٍ فَإِنَّهُ لَا یَجُوْزُ اِطْلَاقُهُ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی ۱۲"

ترجمہ :- آیہ کریمہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ اسمائے الٰہی اسی کے ساتھ مختص ہیں۔ اور صفات حسنٰی اسی کیلئے ہیں پس اسماء کا حسن وکمال کے ساتھ متصف ہونا ضروری ہوا۔ اس نے یہ بھی فائدہ دیا کہ جو اسم مسمّٰی میں صفت کمال وجمال کا فائدہ نہیں دیتا۔ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز نہیں "

اور یہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ حاضر وناظر اسمائے توقیفیہ سے نہیں بلکہ اسمائے اصطلاحیہ سے ہیں اور اسمائے اصطلاحیہ کا اطلاق باری سبحانہ پر بغیر تاویل حرام ہے جو شخص بلا تاویل مطلقاً ذات باری کو حاضر ناظر کہیگا وہ کافر ہے، کیونکہ یہ صفات حادث کی ہیں، حاضر اسکو کہتے ہیں

جو پہلے غائب ہو پھر کسی جگہ آوے مصباح المنیر میں ہے، حضرتُ مجلس القَاضِی و حضر الغائب حَضُوْرًا قدم مِنْ غَیْبَتِہٖ

اور ناظر اسکو کہتے ہیں، جو پتلی سے دیکھے مصباح المنیر جلد ۲ میں ہے وَالنَّاظِر السَّواد الاصغر من العین الذی یبصر بہ الانسان شخصہ یعنی ناظر آنکھ کی پتلی کو کہتے ہیں جسکے ساتھ انسان ہر ایک چیز کی صورت کو دیکھتا ہے،

قاموس اللغات میں ہے۔ وَالنَّاظِر العَیْن او النقطۃ المسوداء فی العین او البصر نفسہ او عرق فی الانف وفیہ ماء البصر الخ

اس تحقیق بالا سے معلوم ہوا کہ لفظ حاضر و ناظر حادث کی صفات ہیں، تو جو شخص بدوں تاویل پروردگار عالم کو حدوث کی صفات سے متصف ملنے اس سے بڑھکر

کوئی ظالم نہیں "

سوال :کس تاویل سے باری تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہا جاوے۔

جواب چونکہ حضور بمعنی علم شائع ہے۔ اور نظر بمعنی رؤیت بھی مستعمل ہے۔ لہذا یا عالم یا من یریٰ کی تاویل سے کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو شامی شرح درمختار"

سوال :۔ کیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں" یا نہیں۔ اگر کہہ سکتے ہیں تو کس تاویل سے

جواب :۔ مواہب لدنیہ میں بروایت ابن عمر رضی طبرانی سے منقول ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ترجمہ:- بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا و ما فیہا اوٹھا لی اور میں اسکی طرف اور اس میں قیامت تک جو ہونیوالا ہے۔ ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک سے کوئی شئی اوجھل نہیں پس اس تاویل سے آپکو حاضر و ناظر کہنا جائز ہے۔ کیونکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو افعال امت پر حاضر و ناظر کہنا جائز ہے"۔

# بحث درمیان مسئلہ امکان کذب باری

امکان کذب واجب تعالیٰ میں محال و ممتنع ہے

کیونکہ ایسا عقیدہ حسب ذیل آیۃ کے مخالف ہے
تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ وَمَنْ
اصدق من الله حديثا - جو لوگ یہ کہتے ہیں
کہ باری عز اسمہ جھوٹ بولنے پر قدرت رکھتا
ہے انکو پہلے کذب کے متعلق مشیت الہی
ثابت کرنی چاہیئے، کیونکہ یہ قاعدہ عند العلماء
مسلم ہے کہ قدرت مشیت سے متعلق ہوتی ہے،
اور مشیت کی تعریف ملا علی قاری رحمۃ اللہ
علیہ نے شرح فقہ اکبر مجتبائی ص۲۲ میں یوں ہے
اِنَّ الْمَشِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِرَادَةِ التَّامَّةِ
الَّتِيْ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا الْفِعْلُ -
نہیں ہوتا - کیا کوئی اس تعریف کی رو سے کہہ سکتا
ہے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے جھوٹ بولنے
کا ایسا پختہ ارادہ کرلیا ہے - کہ پھر اسکی خلاف ورزی

نہ کرے گا۔ حاشا جنابہ عن ذلک دیکھو عالمگیری
ج ۲ صـ ۱۵۹ پر لکھا ہے۔ یَکْفُرُ اِذَا یُوْصِفُ اللہُ
تَعَالیٰ بِمَا لَا یَلِیْقُ بِہٖ اَوْ تَمَسْخَرَ بِاِسْمِہٖ مِنْ
اَسْمَائِہٖ اَوْ بِاَمْرٍ مِنْ اَوَامِرِہٖ اَوْ اَنْکَرَ وَعْدَہٗ
وَوَعِیْدَہٗ ۱۲ یعنی کافر ہو جائے گا جس وقت اللہ تبارک
وتعالیٰ کو صفات غیر لائقہ سے موصوف کریگا۔
یا اللہ تبارک کے اسماء میں سے کسی اسم کے
ساتھ یا اسکے اوامر میں سے کسی امر کے ساتھ تمسخر
کرے گا، یا اسکے وعد و وعید کا انکار کرے گا ۱۲
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایسی
صفات سے خدا کو متصف کرے جو اسکے لائق
نہیں وہ کافر ہے۔
اور خدا کی جھوٹ بولنے کے متعلق مشیت
ثابت نہیں لہذا یہ تحت قدرت نہیں
دیکھو حق تعالیٰ جنکے بہشتی ہونیکی بشارت

دے چکا ہے۔ اونکو دوزخی کرنے پر قادر و مختار نہیں، کیونکہ انکو دوزخی کرنیکی جب مشیت نہیں تو قدرت کیونکر ہوگی۔

ایسا ہی خدا ظلم پر قادر نہیں چنانچہ شرح فقہ اکبر مجتبائی صفحہ ۱۶۹ پر آپکو یہ عبارت نظر آئیگی۔

وَمِنْهَا اَنَّهٗ لَا يُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ اِنَّهٗ يَقْدِرُ وَلَا يَفْعَلُ یعنی اللہ کو موصوف نہ کیا جاوے اس بات کے ساتھ کہ وہ ظلم پر قدرت رکھتا ہے کیونکہ یہ محال ہے اور محال تحت قدرت نہیں بخلاف معتزلہ کے وہ کہتے ہیں قادر تو ہے مگر اس کا اس سے صدور نہیں ہوگا۔

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ ۵۸ پر لکھتے ہیں "وَقَدْ قِيْلَ كُلُّ عَامٍّ يُخَصُّ كَمَا خُصَّ قَوْلُهٗ

تعالیٰ واللہ علی کل شئ قدیر بما شاءہ لیخرج ذاتہ وصفاتہ وما لم یشاء من مخلوقاتہ وما یکون من المحال وقوعہ فی کائناتہ والحاصل ان کل شئ تعلقت مشیتہ بہ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال ھو قادر علی المحال لعدم وقوعہ ولزوم کذبہ ۱۲

علامہ کمال الدین ابن ابی شریف تلمیذ صاحب فتح القدیر اپنے استاد کے رسالہ کے شرح میں تحریر فرماتے ہیں متعلق العلم اعم من متعلق القدرۃ یتعلق بالواجب والممکن والممتنع والقدرۃ انما تتعلق بالممکن دون الواجب والممتنع ۱۲

سوال:۔ جب جھوٹ بولنے پر خداوند تعالیٰ قادر نہیں۔ تو اس سے اس کا نقص لازم نہیں آتا۔ اسلئے کہ عدم قدرت ایسے امر پر کہ وہ قدرت

سے متعلق نہ ہو، نقص نہیں بلکہ عین کمال ہے۔
الغرض نہ خدا نے آجتک جھوٹ بولا، اور
نہ آئندہ بولے گا اور شرع شریف سے اس
کا جھوٹ بولنا محال و ممتنع ہے، یہی مذہب
ہے اہلسنت والجماعت کا معتزلہ اس کے
خلاف ہیں "

## بحث درمیان دعا بعد جنازہ

سوال :- کیا جنازہ کی نماز کے بعد دعاء مانگنی
جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- ممانعت کی کوئی دلیل نہیں، جائز ہے
اسکے جواز پر دلائل حسب ذیل ہیں:-

(۱) ابن ماجہ و ابوداؤد میں ہے۔ کہ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا صلیتم علی المیت
فاخلصوا لہ الدعاء ۱۲ کہ جب تم نماز جنازہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پڑھو یا پڑھ چکو تو میت کیلئے خالص دعا کرو۔
اس حدیث میں نماز جنازہ میں اور بعد نماز جنازہ کے دونوں
وقت دعا مانگنے کی اجازت ہے۔ بلکہ
بعد نماز جنازہ قریب فہم ہے۔ کیونکہ فَاَخْلِصُوْا
کی فا جو تعقیب کیلئے ہوتی ہے، اس پر
قوی قرینہ ہے، اہل اصول نے لکھا ہو کہ
فا حرف تعقیب کیلئے آتا ہے۔ جس کا
مطلب یہ ہے۔ کہ جب نماز جنازہ پڑھ لو
تو اسکے بعد بلا مہلت میت کیلئے دعا کرو،
جس طرح حدیث اِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ
فَلَا تَنَامُوْا میں اِذَا فَرَغْتُمْ عَنْ صَلٰوۃِ
الْفَجْرِ مراد ہے اسی طرح اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی
الْمَیِّتِ میں اِذَا فَرَغْتُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ عَلَی
الْمَیِّتِ مراد ہے۔
اس حدیث سے بصراحت دعا بعد نماز جنازہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کنز العمال جلد ۱۵ نوادر الجنائز ۱۵ ح

ثابت ہوگی ۔

(۲) منتخب کنز العمال جلد ۶ صد ۲۵۳ میں ابراہیم ہجری سے روایت ہے۔ قَالَ رَأَیْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفٰی وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَمَاتَتْ اِبْنَتُهُ فَتَبِعَهَا عَلٰی بَغْلٍ خَلْفَهَا فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَرْثِيْنَ فَقَالَ لَا تَرْثِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمَرَاثِیْ وَلْتُفِضْ اِحْدٰكُنَّ مِنْ عَبْرَتِهَا مَا شَاءَتْ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَدْعُوْا وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْنَعُ عَلَی الْجَنَائِزِ هٰكَذَا

(ابن النجار)

ترجمہ:- ابراہیم ہجری کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جو اصحاب شجرہ سے تھے کہ اُنکی بیٹی فوت ہوگئی تو وہ ایک خچر پر سوار ہوکر اسکے پیچھے گئے، تو وہ عورتیں مرثیہ کہنے شروع ہوگئیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ مرثیہ نہ کرو، کہ رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ سے منع فرمایا ہے، ہاں آنسو جسقدر بہانا چاہو، بہاؤ، پھر ابن ابی اوفیٰ صحابی نے (اپنی بیٹی کے جنازہ پر) چار تکبیریں کہیں۔ یعنی نماز جنازہ پڑھی، پھر اتنا قدر کھڑے ہوکر دعا مانگتے رہے۔ جتنا کہ دو تکبیروں کے درمیان (کھڑے ہوئے) اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح جنازوں پر کیا کرتے تھے،

**فائدہ:۔** اس حدیث میں لفظ ثُمَّ ہے۔ جو تراخی کیلئے آتا ہے۔ پس معلوم ہوا، کہ بعد نماز جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا

کرتے تھے"۱۲

(۳) شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ مبسوط جلد دوم ص۶۷ میں لکھتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر آئے، جنازہ ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا۔ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبَقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ یعنی اگر تم جنازہ مجھسے پہلے پڑھ چکے ہو۔ تو اب دعاء کے ساتھ مجھ پر سبقت نہ کرو، یعنی مجھے دعاء میں تو شامل کرو"

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد نماز جنازہ دعا مانگی جاتی تھی،

## بحث دن میا اللہ عابحق فلاں وحرمت فلاں

سوال:۔ کیا یہ کہنا جائز ہے۔ کہ یا اللہ بحق فلان

یا بحرمۃ فلاں میرا کام پورا فرماوے یا نہیں؟
جواب:۔ مسئلہ اختلافیہ ہے۔ مگر صحیح جواز ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں:۔
(۱) قولہ تعالیٰ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ،
اور فرمایا بَلٰی وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا،
(۲) وَرَوَی البیہقی والحاکم والطبرانی فی دعاء آدم علیہ السلام یا رَبِّ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وفی روایۃ الحاکم وَقَالَ اللہُ تعالیٰ سبحانہ لآدم اِذْ سَأَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ صححہ الحاکم (ہدیۃ المہدی مؤلفہ مولوی وحید الزمان صاحب ص ۴۸ ج ۱ و ص ۴۹ ج ۱)
(۳) مولوی اسحاق صاحب مائۃ مسائل میں لکھتے ہیں یجوز الدعاء من اللہ بان یقول یا اللہ اقض حاجتنی بحرمۃ فلاں ا۔ھ
(ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۴۹)۔

(٢) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ ان یدخلہ الجنۃ
(ہدیۃ المہدی جز اول ص۲)

---

سوال:- بہشتی زیور میں ہے کہ کسی چیز میں نجاست لگی تھی، اور اسکو کسی نے تین دفعہ زبان سے چاٹ لیا، تو پاک ہوگیا، اس مسئلہ کا ماخذ کونسی آیت یا حدیث ہے :-

جواب:- نجاست حقیقیہ کا ازالہ بعض ائمہ کے نزدیک پانی کے سوا اور کسی چیز سے درست نہیں اونکے نزدیک پانی ہی ازالہ نجاست کے لئے متعین ہے، امام محمد رحمۃ اللہ کا ایک روایت میں اور امام شافعی رح کا بھی مذہب ہے۔ اور امام اعظم رح و امام ابویوسف رحمہما اللہ کے نزدیک پانی کے سوا دوسری چیز سے بھی ازالہ نجاست ہوسکتا ہے

بشرطیکہ وہ مائع طاہر مزیل نجاست ہو، شیخین رحمہما اللہ
نے مائع طاہر مزیل نجاست کو پانی پر قیاس کیا ہے
چونکہ مقیس علیہ و مقیس میں علت جامع قالع ہونا
ہے، اسلئے مائع سے جو قالع نجاست ہے، طہارت
حاصل ہو جائیگی، بحر الرائق میں ہے، قولہ و بمائع مزیل
کالخل وماء الورد، قیاسا علی ازالتہا بالماء بناء
علی ان الطہارۃ بالماء معلولۃ بعلۃ کونہ قالعا
لتلک النجاسۃ والمائع قالع فہو محصل ذالک
المقصود فتحصل بہ الطہارۃ ۱۲"
چونکہ قیاس مجتہد اہلسنت کے نزدیک ادلہ
شرعیہ سے ہے اسلئے یہ مسئلہ بھی ثابت بالدلیل
الشرعی ہوا،
اور نیز مسئلہ مستفسرہ کا ماخذ وہ حدیث ہے
جسکو بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری سے اخراج
کیا ہے، قالت عائشۃ رض ما کان لاحدنا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الا ثوب واحد تحیض فیہ فاذا اصابہ شئ
من دم قالت بریقہا فمصعتہ بظفرھا ۱۲
علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں "و مما
یستنبط منہ جواز ازالۃ النجاسۃ بغیر الماء
فان الدم باجماع المسلمین"
یہ حدیث امام بخاری نے باب ہل تصلی المرأۃ فی
ثوب حاضت فیہ میں ذکر کی ہے۔ ہاں دوسری
حدیث میں دھونا بھی آیا ہے، لیکن دھونا مختص
پانی کے ساتھ نہیں۔ اور اگر مختص بھی ہو تو اس
حدیث سے جواز ازالہ بالماء ثابت ہوگا، اور
اس حدیث سے جواز ازالہ بریق، پس مسئلہ مسئول
عنہا کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ یہ مسئلہ بھی اسی کی تفریعات
میں سے ہے چنانچہ بحرالرائق میں ہے وکذا الریق
وعلی ھذا فرعوا طہارۃ الثدی اذا قاء علیہ
الولد ثم رضعہ حتی ازال اثر القئ و کذا

اذا لحس اصبعه من نجاسة بها حتی ذهب الاثر او شرب خمرا ثم تردد بیقه فی فیه صار اطهر۔ (بحر الرائق) وکذا ابا للحس اذا اصاب الخمر یده فلحسه ثلث مراة تطهر کما یطهر فمه بریقه (منیہ صـ۱۰۸)

(فی حاشیه لا یفهم جوازه)

## بعد نماز جمعه کتنی رکعت پڑھنی چاہئیں:

(۱) عن سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه کان یصلی بعد الجمعة رکعتین (ترمذی)

(۲) عن ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعة فلیصل اربعا قال الترمذی ہکذا حدیث حسن صحیح

(۳) عن علی ابن ابی طالب انه امران یصلی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

یوم الجمعۃ ثم اربعا (ترمذی)

(۴) عن عطاء قال رأیت ابن عمر صلی بعد الجمعۃ رکعتین ثم بعد ذالک اربعا (ترمذی)

(۵) وفی سنن سعید بن مسعود عن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال علمنا ابن مسعودؓ ان نصلی بعد الجمعۃ اربعا فلما قدم علینا علی علمنا ان نصلی ستا

(۶) شامی نے صاف لکھدیا ہے، وحاصلہ ان یصلی بعد الجمعۃ عشر رکعات یعنی چھ سنت اور چار ظہر احتیاطی دس رکعت بعد از نماز جمعہ پڑھے؛

مولوی محمد حسین حنفی عفی اللہ عنہ

بقلم خود

احقر محمد عبد الرشید عفی عنہ کاتب وزیر آبادی

# فرائض نماز

تکبیر افتتاح، قیام، قرءۃ، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ مقدار تشہد، خروج عن الصلوۃ بصنعہ عند ابی حنیفہ رح۔

# اعتراضات غیر مقلدین بر ہدایہ

اعتراض ۱ اگر جان بوجھکر تشہد کے بعد گوز مارے یا بات چیت کرلے، تو اسکی نماز پوری ہو جائیگی، وفی المنیۃ ص۸۵ وقال ابو حنیفہ یتوضأ ویقعد ویخرج عن الصلوۃ (گویا ہوا نکالدینا سلام کے قائم مقام ہے)

جواب:۔ یہ اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، کیونکہ اس مسئلہ کی سند حدیث میں موجود ہے، مگر معترض کا یہ کہنا کہ ہوا نکالدینا فقہاء کے نزدیک سلام کے قائمقام ہے۔ بہتان ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نعوذ باللہ من سوء الفہم بلکہ ایسا کرنیوالا گنہگار ہے،
اگر قصداً ایسا کرے تو نماز اسکی مکروہ تحریمہ ہے
جس کا پھر دوبارہ پڑھنا اسپر واجب ہے اسلئے
کہ اس نے سلام کہکر نماز سے باہر آنا تھا، اور
یہ سلام اسپر واجب تھا، چونکہ اس نے سلام کو
جو شرعاً واجب تھا، ترک کیا، اسلئے گنہگار
بھی ہوا، اور نماز کا اعادہ بھی لازم ہوا، اور
یہ خیال کہ حنفیہ ایسی نماز کو بلا کراہت تحریمی جائز
رکھتے ہیں، یا اس فعل کو جائز رکھتے ہیں، صریح
حنفیوں پر افتراء ہے،
نواب صدیق حسن خان صاحب نے کشف الالتباس
میں اس اعتراض کو خوب رد کیا ہے۔
اب سنئے وہ حدیث:۔ ابوداؤد و ترمذی طحاوی نے
روایت کیا ہے، کہ جس وقت امام قعدہ میں بیٹھ گیا۔ اور سلام
سے پہلے اس نے حدث کیا، تو حضور علیہ السلام

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فرماتے ہیں، کہ اسکی اور جو لوگ اسکے پیچھے تھے سب کی نماز پوری ہو گئی ۱۳ علامہ علی قاری نے رسالہ تشییع الفقار الحنفیہ میں کتنی حدیثیں اس بارہ میں لکھی ہیں، جو دیکھنا چاہے وہ عمدہ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ کا ص۱۸۵ دیکھ لے۔

معترض کو اپنے ایمان کی فکر کرنا چاہیئے، قعودتین میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ منیہ ص۸۶

اعتراض ۲۵ شرمگاہ کے سوا کسی اور جگہ جماع کیا۔ اور انزال بھی ہوا پھر بھی روزہ کا کفارہ لازم نہیں آئیگا۔ (تنقید ہدایہ)

جواب:۔ فرمایئے یہ مسئلہ کس آیت و حدیث کے خلاف ہے۔ آپکو نہ معلوم ہو تو اپنے کس بڑے محدث سے دریافت کر کے لکھو کہ حدیث فلاں میں تو ایسے شخص کے حق میں کفارہ آیا ہے۔ اور فقہا حنفیہ لکھتے کفارہ نہیں، ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار الخ

ہدایہ ج ۱ صفحہ ۱۹۹ میں ہے والاصح انما تجب یعنی اصح یہی ہے کہ کفارہ واجب ہے۔"

اعتراض ۳ قربانی کے جانور کو اشعار کرنا مکروہ ہے، امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔

جواب:- امام اعظم نے مطلقاً مکروہ نہیں فرمایا چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتا ہے۔ قیل ان ابا حنیفۃ کرہ اشعار اهل زمانه لمبالغتہ فیہ علی وجہ یخاف منه السرایۃ۔

علامہ عینی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ رح نے اصل اشعار کو مکروہ نہیں فرمایا۔ وابو حنیفۃ رض ماکرہ اصل الشعار وکیف یکرہ ذالک مع ما اشتہر فیہ عن الآثار،

قال الطحاوی وانما کرہ ابوحنیفۃ اشعار اهل زمانہ لانہ راهم یستقصون فی ذالک علی وجہ یخاف منه هلاک البدنۃ اسرائتہ

خصوصاً فی حر الحجاز (عینی ھدایہ)

**اعتراض ۱۲** کسی مرد نے کسی غیر عورت کو شہوت سے چھو لیا۔ اور اسکی شرمگاہ کو دیکھ لیا یا اس عورت نے اسکی شرم گاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھ لیا، تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس مرد پر حرام ہو گئی۔

**جواب:۔** اگر کسی کے پاس اسکے برخلاف کوئی آیت یا حدیث ہے۔ تو دکھائے ورنہ اپنا اعتراض واپس لے، ہم سے سنئے یہ مسئلہ نہ صرف امام اعظم رح کا ہے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واحتجبی منہ یا سودۃ جو صحیح مسلم میں ہے۔ اسکی تائید کرتا ہے۔

جوہر النقی جز ۲ صے ۸۴ میں بحوالہ ابن حزم لکھا ہے، کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک مرد و عورت کو جدا کر دیا۔ جبکہ معلوم ہوا۔ کہ اس مرد نے اس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کی والدہ کے ساتھ ناجائز حرکت کی، حالانکہ اس
مرد کے اس عورت کے بطن سے سات بچے بھی
پیدا ہو چکے تھے، معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن
عباس کا یہی مذہب تھا، جو فقہاء نے لکھا ہے۔
اسیطرح سعید بن المسیب اور ابو سلمہ بن
عبدالرحمٰن اور عروہ بن زبیر نے فرمایا ہے۔ کہ جو
شخص کسی عورت سے زنا کرے، اسکی بیٹی سے
کبھی نکاح جائز نہیں۔ اسیطرح ابن ابی شیبہ نے
سند صحیح کے ساتھ ابن مسیب اور حسن سے
روایت کیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی عورت
کے ساتھ زنا کرے تو اسکو درست نہیں، کہ وہ
اسکی بیٹی یا ماں سے نکاح کرے،
اسیطرح عبدالرزاق نے مصنف میں عثمان
بن سعید سے اس نے قتادہ سے اس نے عمران
بن حصین سے روایت کیا، اسپر دونوں ماں بیٹی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حرام ہوگئیں، اسیطرح عطار نے فرمایا ہے، اسیطرح طاؤس و قتادہ نے فرمایا ہے، یہی امام نخعی کا مذہب ہے، امام مجاہد فرماتے ہیں اذا قبلہا اولامسہا او نظر الی فرجہا من شہوۃ حرمت علیہ امہا و بنتہا۔

(جوہر النقی صـ۸۵)

وعن ابن عمر قال اذا جامع الرجل المرءۃ وقبلہا او لمسہا بشہوۃ حرمت علی ابیہ وابنہ وحرمت علیہ امہا وابنتہا۔

(فتح القدیر کشوری صـ۲۲ جلد ۲)

**اعتراض ۵** اگر چھونے سے انزال ہو جاوے تو حرمت ثابت نہ ہوگی، اسیطرح عورت سے پاخانہ کی جگہ وطی کی تو بھی حرمت ثابت نہ ہوگی،

**جواب:-** ہدایہ شریف میں اس مسئلہ کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مدلل بیان کیا گیا ہے، اصل بات یہ ہے کہ واطی
اور موطوءۃ کے درمیان وطی سبب جزئیت ہے
یعنی وہ دونوں مثل ایک شخص کے ہو جاتے ہیں
عورت کے والدین اور اولاد اس مرد کے
والدین اور اولاد کی طرح
ہو جاتے ہیں وطی حلال ہو یا حرام
پس جس طرح حلال وطی سے عورت کی ماں
بیٹی حرام ہو جاتی ہے، اسی طرح جس عورت سے
زنا کرے اسکی ماں بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔
جواب ۱ میں اس مسئلہ کے دلائل لکھے گئے ہیں،
رہی یہ بات کہ صرف مس و نظر شہوت سے
حرمت مصاہرہ ہو جاتی ہے۔ اس کا کیا سبب
ہے۔ تو صاحب ہدایہ فرماتے ہیں۔
ان المس والنظر سبب داع الی الوطی فیقام
مقامہ فی موضع الاحتیاط یعنی جو شخص مس و نظر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

بالشہوت کرے گا وہ وطی کیطرف راغب ہوگا، اور وہ چاہیگا، کہ وطی کردں، اس لئے دواعی وطی قائم مقام وطی ہو گئے، اور حرمت ثابت ہوگئی لیکن اگر مس کرتے ہی انزال ہوگیا، تو حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی، اسکی وجہ بھی صاحب ہدایہ نے بیان فرمائی ہے۔ جو معترض نے نقل نہیں کی فرماتے ہیں لانہ بالانزال تبین انہ غیر مفض الی الوطی (ھدایہ صفحہ ۲۸۹ فافہموا ولا تدبر)

یہی مسئلہ اتیان فی الدبر کا ہے۔ اگر انزال ہو جائے تو چونکہ وہ مفضی الی الوطی نہیں، موجب حرمت بھی نہیں اگر انزال نہ ہو تو موجب حرمت ہے۔

اعتراض ۷۰ من اتی امرءۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلاحد علیہ عند ابی حنیفۃ اور درمختار صفحہ ۱۷۰ میں ہے۔ ولا یحد بوطی بہیمۃ ولا بوطی دبر ۱۲

جواب :۔ مذکورہ مسئلہ کے آگے یہ عبارت بھی ہے۔ جسکو معترض نے چھوڑ دیا ہے ۔ ویعذر قال فی الجامع الصغیر و یودع فی السجن وقالا هو کالزنا فیحد عند الامام

فعل مذکور سے حد نہیں سزا دیجائیگی ۔ چونکہ احادیث شریف سے ثابت نہیں اور خلفائے راشدین میں اختلاف صادر ہے۔

جامع الصغیر میں ہے۔ قید کیا جائیگا۔ حضرت واقدی رح اپنی کتاب الردۃ میں نقل کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق نے خالد ابن ولید کے پاس احراق بالنار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رض نے فاعل و مفعول کو باتباع احجار بلند مکان سے گرا دینے کا حکم صادر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ سے مروی ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعمل
عمل قوم لوط فارجموا الاعلی والاسفل،
دیگر احادیث اسکی مخالف ہیں،
وعن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل
قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول
(ترمذی ابن ماجہ)
وعن ابن عباس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ملعون من عمل قوم لوط
کہو غیر مقلدو! تمہیں شرم نہیں آتی؟
میں کہتا ہوں کہ حنفیہ نے اس مسئلہ میں فقیہ امت
سید المفسرین حضرت ابن عباس لیس علی الذی
یاتی البہیمۃ حد (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)
ولفظ الترمذی من اتی البہیمۃ فلا حد علیہ
ائمہ اربعہ، عطاء، حکم، اسحٰق رحمہم اللہ تعالیٰ

کا یہی مسلک ہے دیکھو لمعات شرح مشکوٰۃ، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، بلکہ قاضی شوکانی درر بہیہ، اور نواب صدیق حسن خاں کا بھی یہی مذہب ہے، ملاحظہ ہو روضہ ندیہ جلد ص ۳۵۸

رہا مسئلہ لواطت اسکی نسبت گذارش ہے کہ حد شریعت اسلامیہ میں اس معین سزا کو کہتے ہیں۔ جو محض حق احد کے عوض واجب ہو۔ زیلعی شرح کنز میں ہے ھو فی شرح اسم لعقوبۃ مقدرۃ تجب حقا للہ تعالیٰ حد شریعت میں نام ہے اس معین سزا کا جو حق اللہ کے طریق پر واجب ہو، صاحب ہدایہ اپنی مشہور تصنیف مختار النوازل میں تحریر فرماتے ہیں، ھو فی الشریعۃ اسم لعقوبۃ مقدرۃ تجب للہ شریعت میں وہ معین سزا کہلاتی ہے جو محض لحق اللہ ہو ملتقی الابحر میں ہے الحد عقوبۃ مقدرۃ تجب

حقا للہ تعالیٰ فلا تسمی تعزیر ولا قصاص
حدا والتزنی وطی مکلف فی قبل خال عن ملک
وشبہتہ ص ۱۵۳

اور شرح وقایہ فارسی میں ہے "حدود شرعی
عقوبتی است معین کہ برائے حق اللہ وامتثال
امراد واجب شود و تعزیر وقصاص حد نیست
بنا برآنکہ تعزیر معین نیست وقصاص حق ولی
قصاص است"

مسئلہ: زنا کہ براں حد واجب شود۔
غائب شدن اکثر حشفہ مرد عاقل است در قبل
زنی مشتہاتہ کہ در ملک نکاح یا در ملک رقبہ
یا در شبہ آں ملک نہ باشد پس اگر معتدہ بائن
با ثلث را وطی کرد حد لازم نیاید۔ دشرح وقایہ ص ۱۵۳

اور درر بہیہ میں ہے "وَمَنْ لَاطَ بِذَكَرٍ
قُتِلَ وَلَوْ كَانَ بِكْرًا وَكَذَالِكَ الْمَفْعُولُ بِهٖ"

اِذَا کَانَ مُحْتَادًا وَیُعَذِّرُ مَنْ تَکَرَّرَ بِہٖ مِنْہُ۔ ھدایہ ص۵۶

پس جبکہ لواطت پر شریعت اسلامیہ میں کوئی مخصوص سزا مقرر نہیں ہے، چنانچہ اسی وجہ سے خود صحابہ رضؓ میں لوطی کی سزا کی بابت سخت اختلاف ہے۔ حضرت علی اور حضرت عثمان رضؓ سے پتھراؤ کرنا مروی ہے، ملاحظہ ہو القول الجازم مصنفہ عبدالحی لکھنوی ص۴۳ صدیق اکبرؓ دہکتی آگ میں جلانے کا حکم دیتے ہیں، اخرجہ البیہقی ابن ابی الدنیا، ملاحظہ ہو نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ للزیلعی جلد ۲ ص۳۴ القول الجازم ص۴۳ اور ابن عباس بلند ترین دیوار سے اوندھے منہ گرا کر پتھر سے مارنے کا فتویٰ دیتے ہیں، بیہقی مصنف ابن ابی شیبہ، نصب الرایۃ جلد ۲ ص۳۴ القول الجازم ص۴۳

پس صحابہ کا اختلاف دلیل ہے کہ ...

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

باب میں شرعاً کوئی خاص سزا (رجد) مقرر نہیں ہے
ہاں بطریق سیاست امام خواہ اسکو قتل کر دے
یا کوئی عبرتناک سزا دے الغرض شرعاً لواطت
پر حد نہیں ہے مگر تعزیر واجب ہے،

چنانچہ شرح وقایہ فارسی میں ہے مسئلہ: بوطی
بہیمہ حد لازم نشود وتعزیر لازم گردد زیراکہ وطی بہیمہ
جنایتی است کہ دراں حد مقدر نیست کذا فی حاشیۃ الچلپی

مسئلہ:- ہر کہ لواطت کرد نزدیک امام بروے
حد لازم نشود ونزدیک صاحبین وبیک قول شافعی
بروی حد لازم شود زیراکہ فعلے است در معنی زنا
بنا بر آنکہ دفع شہوت است در محل مشتہی بوجہ کمال
وحرام محض ست امام میگوید این فعل زنا نیست
تا آنکہ صحابہ رضی در موجب آن اختلاف دارند،
نزدیک بعضے ہر دو را باید سوخت ونزدیک بعضی
بدیوار انداخت، ونزدیک بعضی ہر دو را

از مکان بلند سر نگون باید بر تافت و بالا، آن سنگها
بر تافت پس نزدیک امام او را بکشے این امور
تعزیر کنند در ص ۱۵۵ حافظ ابن قیم اعلام الموقعین
میں فرماتے ہیں۔ ومن ذالك اى السياسة
العادلة تحريق الصديق اللوطى والقاء
امير المؤمنين على كرم الله وجهه من شاهق
على راسه (اعلام ج ۴ ص ۳۱۲)

خلاصہ مرام یہ کہ حد نام ہے سزا معین واجب
الحق کا اور وطی بہیمہ میں کوئی مخصوص سزا بطریق
شرعاً ثابت نہیں ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ
نہیں ہے کہ اسکو مطلق العنان چھوڑ دیا جائے گا۔
بلکہ امام وقت اسکو مناسب سزا دینا واجب ہے؛
وہذا المراد بالتعزیر والسیاسة العادلة علامہ ابن
نجیم مصری رحمہ اللہ البحر الرائق فی شرح کنز
الدقائق میں لکھتے ہیں۔ ان سیاسة الامام علی وجہہ

فی کبیرۃ لا توجب الحد کذا فی التبیین وفیہ ایضًا فصار الحاصل ان کل من ارتکب معصیۃ لیس فیہا حد مقدر وتثبت علیہ عند الحاکم فانہ یجب فیہا التعزیر قلت کذا فی الذخیرۃ وخزانۃ المفتین۔

خود در مختار میں بھی ان دونوں فعلوں پر تعزیر کا واجب ہونا مذکور ہے۔

اعتراض ۷ جو شخص محرمات ابدیہ سے نکاح کرے اس پر حد نہیں (ھدایہ)

جواب:۔ زانی کے واسطے جو شرعا حد مقرر ہے۔ وہ رجم ہے۔ یا جلد، لیکن کسی حدیث میں نہیں آیا۔ کہ جو شخص محرمات ابدیہ سے نکاح کر کے وطی کرے۔ اسکو رجم کیا جاوے یا کوڑے مارے جاویں۔ اسی واسطے حضرت امام اعظم نے ایسے شخص کیلئے یہ حد (رجم) یا جلد نہیں فرمائی

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں، معترض اگر امام صاحب
کے اس مسئلہ کو خلاف حدیث سمجھتا ہے۔ تو وہ حدیث
نقل کرے جسمیں ایسے شخص کیلئے حد آئی ہو؛
البتہ قتل کا حکم آیا ہے جس سے امام صاحب
کا ہی مذہب ثابت ہوتا ہے کیونکہ قتل کرنا
اور مال ضبط کرنا حد زنا نہیں۔ امام صاحب ہی
فرماتے ہیں کہ حاکم اسکو سخت سے سخت سزا دے
ایسے شخص کو جو سزا دی جائے تھوڑی ہے۔
فتح القدیر میں ہے۔ الاتری ان اللہ ابا حنیفۃ
الزم عقوبۃ باشد ما یکون وانما لم یثبت
عقوبۃ ھی الحد لعرف انہ زنا محض عندہ
الا ان فیہ شبہۃ ۱۲
السؤال: یہ حکم ہدایہ کا مخالف آیۃ حرمت
علیکم امہاتکم وبناتکم ہے
اور حدیث امرنی رسول اللہ الی رجل

تزوج امرأة ابیه ان اتیه برأسه اور حدیث
من نکح محرما فاقتلوہ ہے۔
اقول وباللہ التوفیق ، واقعی یہ مذہب امام کا
ہے اور صاحبین کے نزدیک برابر حد لازم ہے
اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔
قال فی المسلک الاحمد بشبهة العقد عند الامام
کوطی محرم نکحها وقالا ان علم بالحرمة
حد وعلیه الفتویٰ ؛ اور سند قول امام کی یہ ہے
کہ بسبب کرنے نکاح کے اسکے زنا ہونے میں
شبہ پڑا جس وطی میں شبہ پڑ جاوے۔ اگرچہ
محرمات سے ہو اوس سے حد نہیں آتی بموجب
قول آنحضرت کے کہ حدود دور ہو جاتے ہیں۔
شبہ پڑنے سے بموجب حدیث عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعوا الحدود
ما وجد تم لا له مدفعا (رواہ ابن ماجہ)

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور ملا علی قاری نے ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہ سے یوں نقل کی ہے۔ ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان وجدتم للمسلم مخرجا فخلوا سبیلہ جیسا کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی لونڈی سے جان بوجھکر وطی کرے۔ اور اوس پر حد زنا کی کسی امام کے نزدیک لازم نہیں آتی بسبب حدیث انت ومالک لابیک کے اور جو تمنے آیت وحدیث واسطے اثبات حد کے بیان کئے ہیں ان میں یہ ذکر نہیں کہ جو شخص محرمات سے نکاح کرکے وطی کرے تو اسپر حد لازم آتی ہے۔ آیت میں صرف حرمت نکاح کے دونوں محرمات کی بدوں ذکر حد کے بیان ہے۔ دونوں حدیثوں مذکورہ میں بھی صرف ذکر قتل کرنے کا بسبب نکاح کے ہے اور یہ حکم واسطے مرتد کے ہوتا ہے بس یہ حکم اس شخص پر جاری کیا جائیگا،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ جو شخص اس نکاح کو درست جانکر مرتد ہوا اسیواسطے بعض روایات میں ضبط کرنا مال اُسکے کا بھی ذکر کیا گیا ہے، کذا قال فی فتح القدیر۔ پس اسواسطے دعویٰ حد زنا کے جو جلد اور رجم ہے دلائل حرمت اور قتل سے پیش کرنے والے اوپر کمال جہالت کے ہے سے

**چہ خوش گفت سعدیؒ در زلیخا الخ**

بلکہ اس وطی پر تعریف زنا کی امام کے نزدیک صادق نہیں آتی کیونکہ زنا اس وطی کا نام ہے کہ جس میں ملک یمین اور نکاح اور شبہ نکاح وغیرہ کا نہ ہو پس ایسی کوئی آیت یا حدیث بیان کرو کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ جو شخص محرمات ابدی سے نکاح کرکے وطی کرے اوس شخص پر بسبب اس وطی کے حد زنا کی لازم ہے۔ ورنہ واہی تباہی کلمات سے جو موجب اہانت ائمہ دین کے ہیں۔ باز آؤ

اوہ ہذا العبد وما استعا ثم قال الحدیث صد ۳

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ ؕ

## مولوی عبدالعزیز صاحب کا جواب ملاحظہ ہو :

بعد نکاح محرمات وطی کے کرنے سے بموجب ایک روایت فقہ کے حد کا لازم آنا ہم حنفیوں کو مضر اور مخالف نہیں ہو سکتا، کیونکہ مذہب حنفی عبارت اون روایات اور مسائل سے ہے۔ کہ جنکو حنفیہ نے معمول اور مفتی بہ قرار دیا ہے ؛ اور یہ روایت اس قسم سے نہیں جیسے اطاعت اللہ اور رسول کی عبارت استعمال اون مسائل سے ہے کہ جو علماء امت نے بعد تمیز ناسخ و منسوخ اور دفع تناقض اور تخالف کے حاصل کر کے ارقام کئے ہیں ؛

کیونکہ بعض روایات کتب حدیث میں مثل بخاری وغیرہ کے ایسی موجود ہیں۔ کہ جو عقل اور

نقل کے مخالف معلوم ہوتی ہیں جیسے وطی فی الدبر
کی روایت بخاری کی کتاب التفسیر میں تفسیر
آیۂ نساءکم حرث لکم میں موجود ہے لیکن
معمول اور مفتی بہ ائمہ دین کے نہیں پس جو کوئی
روایت فقہیہ غیر مفتی بہ کو کتب فقہ سے اخذ
کر کے حنفیوں پر اعتراض کرتا ہے ایسا ہے
جیسے کوئی یہودی یا نصرانی آیت اور حدیث
مذکورہ دیکھکر دین محمدی پر طعن کرے بلکہ صورت
مذکورہ میں تو غیر مقلدین پر اعتراض اور طعن سخت
وارد ہوتا ہے کیونکہ وہ قائل اس امر کے ہیں
کہ بخاری و مسلم کی روایت پر بلا تحقیق عمل کرنا
جائز ہے، پس اس صورت میں حضرات غیر
مقلدین کے نزدیک امام بخاری بلکہ احمد و بعض
بھی مطعون ٹھیرے ا بندوں کی حکایت بھی
خلاف عقل و نقل ہے۔ اور ابن ماجہ میں ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ حضور نے سحری سورج نکلنے کے قریب کھائی

## مولانا اسمٰعیل گنگوہی کا جواب ملاحظہ ہو

الجواب: عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ (ابن ماجہ) اس معلوم ہوتا ہے کہ یہ حد زنا نہیں، صرف تعزیر ہے۔ اگر یوں فرمائیگا۔ کہ خاص فاقتلوہ فارجموا کا ایک ہے۔ سو سمجھ لیجئے گا کہ لفظ من مقتضی تعمیم ہے محصن اور غیر محصن کو شامل ہے۔ اور کوئی قرینہ مخصص موجود نہیں۔ غیر محصن کے حق میں بھی حکم فاقتلوا ثابت ہوا۔

مدرری قبد القول عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعوا الحدود ما وجد تم لہ مدفعا رواہ ابن ماجہ تو معلوم ہوا۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ شارع نے اگرچہ بوجہ زجر خلق حدود مقرر کردی
ہیں۔ لیکن اصل اعفار ہی مدعا ہے، جیسا حدیث
سے ثابت ہوتا ہے۔ اسلئے الحدود تندرؤا بالشبہات
کا مضمون مسلم ہوا، اور اللہ تعالیٰ قرآن میں لا تنکحوا
فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بشرائط پایا
تو جاتا تھا جسکو منع فرمایا جو شرائط نکاح تھی
ان کا وجود محرمات میں ممتنع نہ تھا علت فاعلہ
علت قابلہ موجود تراضی طرفین ممکن صحت نکاح
ہی میں کیا باقی رہ گیا، بہر حال گو بسبب نص
ولا تنکحوا نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ لیکن مشاکلہ
تو نکاح سے ہوجاتی ہے، تو اس صورت میں
محض زنا نہ رہا حدود وغیرہ مرتفع ہوگئیں بخلاف
بیع میتہ کے وہ قابل عقد ہی نہیں، باقی گناہ ہونا
اور بات ہے، بیشک بہت سخت گناہ ہے۔
زناہ سے زیادہ لہذا اس میں جس قدر تعزیر دی جاوے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

لائق ہے اور خود بھی امام صاحب اس باب
میں تعزیر دینے کو فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث
میں خود تعزیر کو ارشاد فرمایا عن البراء بن عازب
ان رجلا تزوج امرأة ابیہ فامر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بقتلہ رواہ الترمذی تو تامل فرمانا چاہیئے
کہ قول امام صاحب کا [illegible] قول شارع علیہ السلام
ہے یا نہیں ۱۲ عن انس ان رجلا کان یتھم
بام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
لعلی اذھب فاضرب عنقہ فاتاہ فاذا ھو
فی رکی یتبرد فقال اخرج فناولہ یدہ فاخرجہ
فاذا ھو مجبوب لیس لہ ذکر فکف عنہ واخبر
بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحسن فعلہ زاد
فی روایتہ وقال الشاھد ما لا یری الغائب
اخرجہ المسلم تیسیر کلکتہ ص۱۳۲ کتاب الحدود
باب دوم لہ

# جواب از جانب مولانا عبد اللطیف صاحب نعمانی
## مدرس دار العلوم اعظم گڑھ

یہ امر مجمع علیہ ہے کہ ہر معصیت اور گناہ پر شریعت میں حد نہیں ہے، اور نہ حدود کا معاملہ قیاسی ہے۔ کہ ایک گناہ پر حد مقرر ہو، تو اس جیسے یا اس سے بڑے گناہ پر قیاس سے حد واجب کہی جاوے۔ کون نہیں جانتا کہ شراب پینے پر شریعت میں حد ہے مگر پیشاب اور خون پینے والے کو حد نہیں لگائی جا سکتی۔ زنا کی تہمت موجب حد قذف ہے، مگر کفر کی تہمت باوجود اس سے سخت ہونے کے حد نہیں اسلئے ہمنے مانا کہ زنا پر شریعت میں حد مقرر ہے، اور یہ بھی تسلیم کہ محرمات ابدیہ سے نکاح کرنا زنا سے زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ مگر زنا کیطرح شرعاً

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حالانکہ احادیث میں محرمات سے نکاح کرنیوالیکو رجم کیا یا جلد کا حکم نہیں ہے۔ بلکہ بلا تخصیص بکر و ثیب قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

(۱) حدیث اول:۔ عن البراء بن عازب قال لقیت خالی ومعہ الرایۃ فقلت این ترید فقال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل نکح امرأۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ۔

درمنثور، عبدالرزاق ابن ابی شیبہ، والحاکم وصححہ والبیہقی، واخرجہ ایضاً ابوداؤد، ابن ماجہ، والترمذی والطحاوی بالفاظ مختلفۃ متقاربۃ۔

(۲) حدیث ثانی:۔ عن معاویۃ بن مرۃ عن ابیہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ ان اضرب عنقہ و اصفی مالہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

(ابن ماجہ، دار قطنی)

۳۔ حدیث ثالث:- عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ (ترمذی، ابن ماجہ، الحاکم وصححہ

پس ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محارم سے نکاح کرکے وطی کرنیوالے پر حد نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی معلوم ہوا، کہ زنا کی حد جلد یا رجم ہے،

اور ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص قتل کیا جاوے، اور قتل حد زنا نہیں ہے۔ ورنہ کتاب اللہ اور احادیث مشہورہ کی مخالفت لازم آئیگی،

اور ثانیاً اسلئے کہ اس حدیث کو بعض طرق میں امر بالقتل کے ساتھ مال لینے اور سر لانے کا بھی حکم ہے۔ حالانکہ زانی غیر محصن کو قتل نہیں کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسکا سر دربار میں نہیں لایا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جاتا اور نہ زانی بکر و ثیب کا مال حد میں لیا جاتا ہے؛
اسلئے معلوم ہوا کہ اسکو حد نہیں لگائی جائیگی
اور یہ قتل کیا جانا بھی بطریق حد نہیں،
ثالثا:۔ اسوجہ سے کتاب اللہ و سنت
مشہورہ میں حد محصن و غیر محصن میں فرق بین ہے
اور ان احادیث میں بلا فرق قتل کا حکم ہے؛
رابعا:۔ بعض روایات میں بدوں ذکر وطی
صرف عقد ہی پر حکم قتل دیا گیا، حالانکہ نفس
نکاح قطعا زنا نہیں ہے۔ اور نہ اسپر حد ہے؛
خامسا:۔ بعض روایات میں اخذ مال کا
ذکر ہے۔ حالانکہ یہ بالاتفاق حد نہیں ہے۔ بلکہ
تعزیر و سیاست ہے اسلئے امر بالقتل بھی
سیاست ہے،
سادسا:۔ اس وجہ سے کہ بعض دوسرے
جرائم پر بھی قتل کا حکم حدیث میں موجود ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مثلاً چوتھی یا پانچویں مرتبہ شراب پینا اسیطرح
تکرار سرقہ کے بعد چور کو بھی قتل کرنے کا حکم دیا
گیا ہے۔ حالانکہ شرب خمر خواہ کتنی ہی دفعہ مکرر
ہو شارب کو حداً قتل نہیں کیا جاتا۔ چور کتنی ہی
بار چوری کرے۔ اسکی حد کسی کے یہاں بھی
قتل نہیں ہے۔ اسیطرح وطی محارم بعد النکاح
میں قتل مروی ہے۔ وہ بھی حد نہیں ہے۔
ومن ادعیٰ فعلیہ البیان

تیسری وجہ:- اگر ان ساری باتوں سے قطع
نظر کر کے تسلیم کر لیا جائے کہ وطی محارم بعد النکاح
من حیث ذاتہ موجب حد ہے۔ تو وجوب حد اور
سقوط حد میں کو نسا تعارض و تضاد ہے۔ کہ
وجوب کے بعد سقوط ناممکن ہو اسلئے مانا کہ
نفس وطی سے حد واجب مگر شبہ عقد کیوجہ سے
ساقط ہو گئی اور حدود کا دفع و سقوط بالشبہات

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ایک معروف و متعارف امر ہے۔ اور بہت سی حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہو

حدیث اول :۔ عن ابن عباس رض ان ماعز بن مالك لما اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له

رای بعد اقرارہ بالزنا و اعادتہ مرارا لعلك قبلت او نظرت الحدیث (بخاری۔ ابو داؤد و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود حتی الوسع دفع کرنے چاہیئے ورنہ ثبوت کے بعد بار بار اسطرح کے سوال کرنا جس سے دفع حدود کی تلقین ہوتی ہے۔ لا حاصل ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :۔ وفیه جواز التلقین المقر بما یوجب الحد ما یدفع به عنه الحد

(فتح الباری ج ۱۲ ص ۱۱۰)

حدیث ثانی :۔ عن انس بن مالك قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل

فقال یا رسول انی اصبت حدا فاقمہ علی
قال ولم یسئل عنہ قال وحضرت الصلوۃ
فصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما
قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قام الیہ
الرجل فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقم
فی کتاب اللہ قال الیس قد صلیت معنا قال نعم
قال فان اللہ قد غفر ذنبک او حدک (بخاری)
حافظ ابن حجر فرماتے ہیں، وقال ایضا فی ھذا
الحدیث انہ لا یکشف عن الحدود بل یدفعہ
مھما امکن وھذا الرجل لم یفصح بامر یلزمہ
بہ اقامۃ الحد علیہ فلعلہ اصابہ صغیرۃ
ظنہا کبیرۃ توجب الحد فلم یکشفہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک لان موجب الحد
لا یثبت بالاحتمال وانما لم یستفسرہ لماکان
ذلک قد یدخل فی التجسس المنھی عنہ

اما الایثار للستر و دئی فی توجیہ لاقامۃ
الحد علیہ نند ما دمرجوعًا وقد استحب العلماء
تلقین من اقر یوجب الحد بالرجوع عنہ
اما بالتعریض ولما باو ضح لیدرأ عنہ الحد
(فتح ج ۱۲ ص ۱۱۹)
حدیث ثالث :- عن ابن عباس رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرؤا
الحدود بالشبہات (مسند امام اعظم) و
ابن عدی ورواہ الدارقطنی والبیہقی عن علی
ورواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ مرفوعًا ادفعوا
الحدود عن عباد اللہ ما وجد تم لہ
مخرجًا ورواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی
والحاکم والبیہقی عن عائشۃ ولفظہ
ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم
فان وجد تم للمسلم مخرجًا فخلو سبیلہ فان

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

الامام لان يخطئ فی العفو خير من ان يخطئ فی العقوبة ، ۵

**الغرض** :- یہ اور ان کے علاوہ بہت سی حدیثیں ہیں جن سے بالتصریح احتمال و اشتباہ کی حالت میں حدود کے دفع کا شرعًا مامور ہونا ثابت ہوتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق، ابن مسعود، معاذ بن جبل، عقبہ بن عامر، اور دوسرے صحابہ رض سے متعدد آثار ہیں شبہ سے حدود کا دفع کرنا مروی ہے پس اس صورت میں نکاح کا ہونا ایک شبہ موجود ہے۔ اسلئے اگر امام اعظم نے درا حدکا فتوی دیا تو اسکے علاوہ اور کیا گناہ کیا۔ کہ جناب رسالتماب کی احادیث صحابہ کے آثار اور تابعین کے فتاووں پر عمل کیا۔ اسلئے جس نے جو کچھ کہنا ان احادیث و آثار کی نسبت کہکر عاقبت کو خراب کرے ہاں عقد نکاح کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

شبہ اور سقوط حد کا باعث کہنا بھی امام صاحب کا
اپنا قول نہیں، اسوہ فاروقی کا اتباع ہے۔
مؤطا امام مالک میں ہے:۔ ان طلیحۃ الاسدیۃ
کانت تحت رشید الثقفی فطلقہا فنکحت
فی عدتہا فضربہا عمر ابن الخطاب وضرب
زوجہا بالمخفقۃ ضربات وفرق بینہما ثم قال
عمر ایما امرأۃ نکحت فی عدتہا فان زوجہا
الذی تزوج بہا لم یدخل بہا فرق بینہما
ثم اعتدت بقیۃ عدتہا من زوجہا الاول
(الحدیث)
دیکھو عورت معتدہ تھی جس سے نکاح بنص قرآنی
ممنوع ہے، مگر نکاح کرکے وطی کرنیوالیکو آپ
نے حد نہیں لگوایا۔ اسلئے کہ اس سے ایک طرح
کا شبہ پیدا ہو گیا۔ اسیطرح محرمات سے نکاح
بنص قرآن ناجائز اور حرام مگر نکاح کرنے سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اشتباہ تو ضرور پیدا ہو جاتا ہے اور شبہ کے ہوتے ہوئے حد نہیں۔

مگر حد کی نفی سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اسپر کوئی سزا ہی نہیں ہے۔ اور فقہ حنفی اسقدر عظیم الشان گناہ کرنیوالیکو مطلق العنان چھوڑ دیتی ہے نہیں ایسا قطعاً نہیں ہے بلکہ سیاستاً قتل کر دیا جا سکتا ہے۔ سخت سے سخت سزا دی جا سکتی ہے اور امام پسند کرے تو اسکی کافی سزا کر کے شہر بدر کر سکتا ہے۔ بہر کیف حد اور عقوبت مقرر نہیں ہے۔ مگر امام کو اسکی سزا ضروری ہے اور وہ جو سخت سزا بھی چاہے دے سکتا ہے۔

اعتراض :- ایک زانی کے زنا پر چار گواہ ہیں۔ دو تو کہتے ہیں کہ عورت راضی نہ تھی دو کہتے ہیں وہ راضی تھی۔ تو نہ عورت کو حد لگائی جائیگی نہ مرد کو۔ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ یہی ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :۔ نہ صرف امام زفرؒ ہی ان کے ساتھ ہیں بلکہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ بھی انکے ساتھ ہیں، دیکھو فتح القدیر کشوری ج ۲ صفحہ ۹۶ میں کہتا ہوں مولوی وحید الزمان مترجم صحاح ستہ بھی انکے ہی ساتھ ہیں چنانچہ نزل الابرار جلد دوم کے صفحہ ۲۹۹ میں لکھتا ہے

ولو شهد اثنان منهم على انه زنا بها في زاوية

فلا حد على واحد منهم؛

ترمذی شریف میں ہے :۔ قال علیہ السلام ادرؤا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان وجدتم له مخرجا فخلوا سبیله فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة ایک دوسری حدیث میں آیا ہے۔ ادرؤا الحدود بالشبہات، تو اس مسئلہ میں اسلئے حد نہیں کہ ان چاروں گواہوں میں سے دو گواہ یقیناً کاذب ہیں، تو نصاب شہادت

پورا نہ ہوا۔ علاوہ ازیں فعل زنا دونوں کے ساتھ قائم ہوتا ہے، اس صورت میں عورت کی جانب سے اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ طائعہ ہی وہ کہتے ہیں مکرہہ ہے، تو مرد کی جانب بھی لامحالہ اختلاف ہوا۔

اسلئے کہ طائعہ کے ساتھ زنا کرنا اور ہے اور مکرہہ کے ساتھ اور ہے جو دو گواہ طائعہ کی شہادت دیتے ہیں، وہ طائعہ کی نفی کرتے ہیں تو نصاب شہادت متحقق نہ ہوا، چار گواہ ثابت ہوئے، عورت کا اگر مکرہہ ہونا ثابت ہوتا۔ تو مکرہہ پر حد نہیں۔ اگر طائعہ ہے تو حد ہے یہی شبہہ پیدا ہو گیا، اور شبہات سے حد اٹھ جاتی ہے۔ لہذا حد ساقط ہو گئی۔

اس مسئلہ کے خلاف اگر کوئی حدیث رکھتا ہے تو پیش کرے

اعتراض :- ایک شرابی نے اپنے شراب پینے کا اقرار کیا، لیکن اسوقت اسکے منہ سے شراب کی بدبو چلی گئی ہے۔ تو باوجود اسکے اقرار کے اوسے حد نہیں لگیگی۔

جواب :- ہدایہ شریف کی اس عبارت کے آگے امام محمد کا قول لکھا ہے۔ وقال محمد یحد شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر میں اسی کو صحیح لکھا چنانچہ فرمایا فقول محمد ھو الصحیح ج ۴ ص ۴۱۸ اور غایۃ البیان میں قول محمد کو ترجیح دیگئی ہے بحر الرائق میں بھی قول محمد کو ارجح من جہتہ المعنی کہا گیا ہے۔ فقہاء نے قول امام محمد کو صحیح فرمایا، پھر کیا اعتراض اور امام محمدؒ و دیگر تلامذہ امام اعظم رحمہ اللہ کے جملہ اقوال امام اعظم رحمۃ اللہ کے ہی اقوال ہیں صرح بہ الشعرانی فی میزانہ والشامی فی تصانیفہ۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعتراض ۵۱: شرابی نے شراب پی جب اسکے منہ کی بو چلی گئی تو اگرچہ گواہ گواہی دیں تاہم حد نہیں لگائی جائیگی۔

جواب:۔ اس میں بھی امام محمدؒ کا قول ہدایہ شریف میں مرقوم ہے کہ حد لگائی جاوے۔ حاصل یہ ہے کہ تقادم قبول شہادت کا مانع کا امر یعنی گواہوں کا پہلے خاموش رہنا پھر دیر کے بعد شہادت دینا اسباب کی تہمت پیدا کر دیتا ہے کہ شاید انکو کسی عداوت نے ادائے شہادت پر برانگیختہ کیا اور متہم کی شہادت معتبر نہیں اور اس دیر کی حد امام محمد کے نزدیک ایک مہینہ ہے۔ امام اعظمؒ و امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بو کے زائل ہونے تک ہے، یعنی بو کے زائل ہونے تک بلا عذر گواہوں کا ادائے شہادت سے خاموش رہنا تہمت پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے انکی گواہی قبول نہ ہوگی۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

نہ حد لگے گی، ہدایہ شریف میں اس مسئلہ کی دلیل میں قول ابن مسعود رض نقل کیا ہے آپ نے فرمایا ان وجدتم رائحۃ الخمر فاجلدوہ اگر تم شراب کی بو پاؤ تو حد لگاؤ، واللہ اعلم

اعتراض ۱۱: جو نشہ لانیوالی مباح چیزیں ہیں ان کے استعمال سے اگر نشہ آوے تو حد نہیں، جیسے بھنگ کا پینا۔

جواب:۔ اس مسئلہ کے برخلاف کوئی آیت یا حدیث صحیح مرفوع ہے تو پیش کرو جس میں بھنگ پینے پر حد لگانیکا حکم ہو۔ ورنہ کچھ نہیں

اعتراض ۱۲:۔ زانی کو سنگسار کرینگے وقت پہلے گواہ سنگباری شروع کریں، اگر وہ نہ کریں تو حد ساقط ہوگی،

جواب:۔ خود صاحب ہدایہ نے لکھا ہے لانہ دلالۃ الرجوع۔ اور فرمایا حضور علیہ السلام

نے ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم
(ترمذی) اور گواہوں کو چونکہ صریح رجوع
نہیں اسلئے سنگباری نہ کرنے سے انکو بھی حد قذف
نہیں، کیونکہ ممکن ہے۔ کہ انہوں نے سنگباری
محض ضعف نفوس کے سبب ترک کیا ہو، جیسے بعض
لوگ حیوان حلال کو بھی ذبح نہیں کرتے بلکہ ذبح
کے وقت سامنے بھی نہیں ٹھیرتے،
اعتراض ۱۳: جو شخص اپنے باپ یا
ماں کی یا اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے
اور یہ کہدے کہ میں نے خیال کیا تھا کہ یہ مجھپر
حلال ہے۔ تو اسے حد نہیں لگائی جائیگی،
جواب :۔ ہدایہ شریف میں اسکی وجہ لکھی
گئی ہے کہ یہ شبہ باشتباہ ہے۔ اسلئے کہ
انت ومالک لابیک حدیث ہے اسی طرح
خاوند اپنی بیوی کے مال سے فائدہ حاصل کر

سکتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
حضرت خدیجہ کے مال سے غنی فرمایا۔ ووجدک
عائلاً فاغنیٰ ایسی صورت میں ماں باپ یا زوجہ
کی لونڈی کو حلال ظن کر لینا محتمل ہے تو جب
اس نے حلت کا ظن کیا تو شبہ اشتباہ ہوا اور
شبہات کے سبب حد کو ٹال دینا احادیث میں
آیا ہے چنانچہ ادرؤا الحدود ما استطعتم
جو کہ ابو یعلیٰ کی مسند میں مرفوعاً ذکر ہے۔ اور امام اعظم
کی مسند میں ابن عباس سے مروی ہے ادرؤا
الحدود بالشبہات ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی
سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رض
نے فرمایا کہ اگر میں حدود کو بسبب شبہات کے
معطل رکھوں تو میرے نزدیک محبوب تر ہے۔
اس سے کہ شبہات سے اقامت حدود کروں
اور معاذ اور عبداللہ بن مسعود و عقبہ بن عامر سے

ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہا ان حضرات نے کہ جب تجھکو شبہ پڑے حدیں تو ٹال دے۔

(غایۃ الاوطار ص ۱۸۱ ج ۲) تو اتصال املاک بین الاصول والفروع سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ولد کو والدین کی لونڈی کے جماع میں ولایت ہے۔ معترض کو اس میں کیا کلام ہے۔ کیا یہ اشتباہ نہیں اور کیا شبہات سے حدود کا ٹال دینا احادیث میں نہیں اگر ہے۔ تو پھر فقہ حنفیہ پر کیا اعتراض ہے؟

اعتراض ۱۸۱:- کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں پھر اس نے عدت کے اندر زنا کیا۔ یا طلاق بائن مال لیکر دیدی، پھر عدت میں زنا کیا، اور ام ولد لونڈی کو آزاد کر دیا، اور عدت میں اس سے زنا کاری کی اور غلام نے اپنے آقا کی لونڈی سے زنا کیا، اگر یہ لوگ کہدیں کہ ہم نے اس سے حلال جانا تھا تو ان میں سے کسی پر حد

نہیں ۱۲ (ھدایہ)

**جواب:۔** ان مواضع میں بھی بسبب شبہ فعل حد ساقط ہے، مطلقہ ثلثہ کی اگرچہ حرمت قطعی ہے، لیکن بعض احکام نکاح کے بقاء سے ظن حلت کا شبہ پڑ سکتا ہے، مثلاً وجوب نفقہ اور سکنی اور منع خروج اور ثبوت نسب وغیرہ تو اسکی کے حلت کے ظن کا اسقاط حد میں اعتبار کیا گیا، اور وہی حدیث ادرؤا الحدود بالشبہات اپنے اطلاق کے سبب اسکو بھی شامل ہوئی، اسیطرح ام ولد جسکو اسکے مالک نے آزاد کیا، اور مطلقہ علی المال بمنزلہ مطلقہ ثلثہ کے ہے کہ انمیں بھی بعض آثار ملک کا بقا موجب ظن حلت ہے، اسیطرح غلام کا اپنے آقا کی لونڈی سے زنا کرنا بسبب انبساط موجب ظن حلت ہے کہ غلام اپنے آقا کے مال کو خرچ کر سکتا ہے، اور لونڈی اس کا مال ہے تو ہو سکتا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ غلام اسکو حلال ظن کرلے اس لئے اسکے ظن کا بھی اعتبار کیا گیا، اور اس شبہ کے سبب اوسپر سے حد ساقط ہوئی، ہاں اگر ان سب مواضع میں حلت کا ظن نہ ہو، بلکہ وہ حرام جانتے ہوں پھر زنا کریں۔ تو ضرور حد واجب ہوگی چنانچہ ہدایہ میں ہے۔

ولو قال علمت انہا علی حرام وجب الحد

**اعتراض ۱۵** :۔ اگر کسی کے پاس دوسرے کی لونڈی گروی ہو اور وہ اس سے بدکاری کرے تو اسپر بھی کوئی حد نہیں خواہ کہے میں حلال خیال کرتا تھا خواہ کہے میں اس سے حرام جانتا تھا ۱۲

**جواب** :۔ اگر حرام جانتا ہو تو صحیح در مختار میں ہے کہ اسپر حد واجب ہے، بحر الرائق کے صـ ۱۳ جـ ۵ میں ہے۔ والخلاف فیما اذا علم الحرمۃ والاصح وجوبہ یعنی اگر حرام جانتا ہو تو اصح یہی ہے

کہ حد واجب ہے۔ اور اگر حلال ظن کرے تو اسپر
حد نہیں اسلئے کہ مرہونہ پر مرتھن کی ملکیت تصرف
ہونا مرہونہ کی جماع کی حلت کا موہم ہے۔

(کذا فی الطحاوی جلد ۲)

**اعتراض ۱۶:** اگر کوئی شخص اپنی اولاد یا
اولاد کی اولاد کی لونڈی سے بدکاری کرے اگرچہ وہ
جانتا ہو کہ یہ اسپر حرام ہے۔ تاہم اس سے حد
نہ ماری جاوے۔

**جواب:۔** یہ مثال شبہ محل کی یعنی شبہ محل سے
بھی حدود ساقط ہوجاتی ہیں اور شبہ محل وہ
ہے جس میں محل کی حلت کا شبہ بحکم شرع ثابت
ہو، تو شبہ محل میں اسقاط حدود کا مدار دلیل
شرعی پر ہے۔ نہ زانی کے اعتقاد پر، اس واسطے
کہ دلیل کے ثابت ہونے کے سبب نفس الامر
میں شبہ قائم ہے، زانی اسکو جانے یا نہ جانے

ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ
ایک مرد نے کہا، یا رسول اللہ میرا مال ہے اور
میرا بیٹا ہے۔ اور میرا باپ مال کو مانگتا ہے۔
حالانکہ وہ میرے مال کا محتاج نہیں تو آپ نے
فرمایا انت ومالك لابيك تو تیرا مال تیرے
باپ کا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ بیٹے
کا مال والد کا مال ہے، تو بیٹے کی لونڈی چونکہ
اس کا مال ہے اسلئے اسکی وطی کی حلت کا
شبہ ثابت ہو گیا۔ تو اس سے حد ساقط ہو گئی
ہدایہ شریف میں ہے۔ لان الشبهة حكمية لانها
نشأت عن دليل وهو قوله عليه السلام انت
ومالك لابيك کہ یہ شبہ حکمیہ ہے، اسلئے کہ دلیل
سے پیدا ہوا۔ اور وہ دلیل قول علیہ السلام ہے
کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اس حدیث کو
طبرانی اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعتراض ۱۷: ہدایہ میں ہے کہ اگر تھوڑے پانی میں سور کا بال گر پڑے تو امام محمدؒ کے نزدیک پانی خراب نہ ہوگا۔

جواب: یہ روایت مفتی بہ نہیں ہے اسی ہدایہ میں اسی قول کے پہلے لکھا ہے۔ ولا یجوز بیع شعر الخنزیر لانہ نجس العین فلا یجوز بیعہ اہانۃ ۱۲ پھر اس عبارت کے آگے لکھا ہے افسدہ عند ابی یوسف رح ۱۲ شیخ عبدالحی ہدایہ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں، والصحیح قول ابی یوسف ۱۲ بحر الرائق ج ۶ ص ۸۱ میں اسکو صحیح لکھا ہے، درمختار میں بھی اسکو صحیح لکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا

ویفسد الماء علی الصحیح

وصی احمد سورتی منیہ کے حاشیہ ص ۱۴۱ میں بدائع سے نقل کرتے ہیں، الصحیح انہا نجسۃ لان نجاسۃ الخنزیر لیست لما فیہ من الرطوبۃ

بال لعینہ

اس تحقیق سے معلوم ہوگیا کہ حنفی مذہب میں صحیح یہی ہے۔ کہ سور کا بال پلید ہے۔ اور پانی میں گرے تو پانی پلید ہو جائے گا، لیکن وہابی مذہب میں سور نجس عین نہیں دیکھو درر بہیہ اور نزل الابرار اور پانی میں گرے تو وہابیہ کے نزدیک بہرحال پانی پاک ہے۔

**اعتراض ۱۰۹:**۔ مختار الفتاوی میں ہے جس نے نماز پڑھی اس کی آستینوں میں سور کے بال درہم سے بہت زیادہ ہوں تو نماز ہو جائیگی۔

**جواب:**۔ یہ مسئلہ بھی اسی غیر صحیح روایت پر متفرع ہے۔ علامہ شامی ج ۱ ص ۱۲۱ میں اس روایت کے آگے لکھتے ہیں ینبغی ان یخرج علی القول بطھارتہ فی حقھما اما علی قول ابی یوسف فلا۔ وھو الاوجہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پھر آگے لکھا ہے۔

وقیل یرخص اذا علم فیہ شفاء ولم یعلم دواء اٰخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ الفتویٰ

اس سے معلوم ہوا کہ علیہ الفتویٰ تداوی بالمحرم کی رخصت کے قول کے متعلق ہے۔ مگر تم نے علیہ الفتویٰ کو ایسی صورت میں لکھا کہ شراب پینے کی رخصت پر چسپاں ہو، پھر عطشان مبالغہ ہے بمثل رحمٰن جسکے معنی نہایت پیاسا ہے اور یہ حالت اضطراری ہے، اور حالت اضطراری میں بالاتفاق اکل میتہ و شرب خمر جائز ہے بجز حالت اضطرار شراب کا ایک قطرہ بھی پینا حرام ہے۔ اور مضطر بھی بقدر ضرورت پیئے، اگر ضرورت سے زیادہ پیئے گا تو اسپر حد لگیگی۔

تنبیہ:- امام شعرانی، ابن الہمام، علامہ شامی نے تصریح کی ہے کہ امام اعظم کے تلامذہ نے حلفاً کہا ہے۔ کہ ہمارا جو قول ہے۔ وہ بھی امام اعظم ہی کا قول ہے۔ جس طرح صحیح حدیث کے مقابلہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ضعیف پر عمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح فقہ میں قول مفتی بہ پر عمل ہوتا ہے۔ جس قول پر فتوی نہ ہو اسپر عمل نہیں ہوتا

**اعتراض نمبر ۲۰:** امام صاحب کے نزدیک شراب کی بیع و شرئی بھی ذمی کی وکالت سے صحیح ہے (در مختار)

**جواب:** در مختار میں جہاں شراب کی بیع و شرا ذمی کی وکالت سے صحیح عند الامام لکھی ہے وہاں یہ لفظ بھی ہے۔ مع اشد کراهتہ یعنی صحیح ہے لیکن نہایت کراہت کے ساتھ، غایتہ الاوطار صـ۸۵ ج۳ میں طحطاوی سے منقول ہے کہ جب امام کے نزدیک جواز بیع اور شراء اشد کراہت کے ساتھ ہوا تو مسلم کو واجب ہے کہ درصورت خرید شراب کو سرکہ بنا دے یا اسکو زمین پر بہا دے اور سور کو چھوڑ دے اور در صورت بیع اسکے ثمن کو تصدق کرے پھر در مختار میں اسکے آگے لکھا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہے۔ وقال لا لایصح وھو الاظہر شرنبلالیہ عن البرھان۔ اور صاحبین نے کہا کہ منع مذکور صحیح نہیں اور یہی اظہر ہے، پس باوجود مفتی بہ ہونے قول عدم صحت کے قول صحت بلا ذکر اشد کراہت نقل کرنا وہابیوں کی ایمانداری کا ایک نمونہ ہے، شرح وقایہ فارسی میں ہے۔

مسئلہ شراب ذمی را باجرت برداشتن نزدیک امام جائز بود ونزدیک صاحبیہ جائز نباشد واجرت آن حرام شود (شرح وقایہ صفہ ۱۹۳)

اعتراض ۲۱ :- کھجور کے شراب سے وضو کرنا جائز اور اس کا پینا بھی حلال ہے (ہدایہ)

جواب :- امام اعظم کی یہ روایت مفتی بہ نہیں خود فقہاء علیہم الرحمۃ نے تصریح کی ہے۔ کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح اور مفتی بہ یہ روایت نہیں کیونکہ نہ اس سے وضو جائز ہے۔ اور نہ اس کا پینا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

درست ہے، خود صاحب ہدایہ صت۳۰ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ کہ قال ابو یوسف تیمم ولا توضا به وهو رواية عن ابی حنیفہ اور یہی قول امام اعظم کا آخری ہے۔

چنانچہ علامہ عینی شرح ہدایہ جلد اول صت۲۸۶ میں فرماتے ہیں روی عنه نوح بن ابی مریم واسد بن عمرو والحسن انه تیمم ولا یتوضا به قال قاضیخان هو الصحیح وهو قول الاخیر وقد رجع الیه (عینی شرح هدایہ جلد اول)

اور حافظ ابن حجر رح فتح الباری پارہ اول صت۱۷۶ میں لکھتے ہیں۔ کہ قاضی خاں نے ذکر کیا ہے۔ کہ امام صاحب نے نبیذ تمر سے وضو نا جائز ہونیکی طرف رجوع کیا۔ ذکر قاضیخان ان ابا حنیفة رض رجع الی هذا القول (فتح الباری)

روایت غیر مفتی بہ ذکر کرکے عوام کالانعام کو

مغالطہ میں ڈالنا ہے ؛

**اعتراض ۲۲** در مختار میں ہے والخنزیر لیس بنجس العین عند ابی حنیفۃ علی ما فی التجرید وغیرہ ۵

**جواب:۔** در مختار میں اس قول کی تردید کیگئی ہے۔ چنانچہ صاحب در مختار فرماتے ہیں، لا بخنزیر لنجاستہ عینہ یعنی خنزیر سے شکار جائز نہیں اسلئے کہ وہ نجس عین ہے۔ پھر اسکے آگے لکھا ہے کہ اس قاعدہ کے بموجب تو کتے سے بھی شکار جائز نہ ہو، ان لوگوں کے نزدیک جو کتے کو نجس عین کہتے ہیں۔ مگر یہ جواب دیا جائیگا کہ کتے کے شکار کے جواز میں نص وارد ہے، (لو کنا مستثنی ہے) پھر فرماتے ہیں وبہ یندفع قول القہستانی ان الکلب نجس العین والخنزیر لیس بنجس العین عند ابی حنیفۃ علی ما فی التجرید

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

وغیرہ۔ دیکھو صاحب درمختار قہستانی کے
اس قول کی تردید کر کے سور کو نجس عین قرار
دیتا ہے۔ اور اسکے ساتھ شکار ناجائز لکھتا ہے
چنانچہ بحر الرائق عالمگیری طحطاوی وغیرہ کتب
حنفیہ ہیں سور کو نجس العین لکھا ہے۔
ہدایہ میں ہے۔ وسود الکلب نجس پھر آگے
لکھا ہے۔ وسؤر الخنزیر نجس لانہ نجس
العین (ہدایہ)

اعتراض ۲۳:۔ تمایۃ الاوطار صفحہ ۱۵۰ جلد ۱
میں ہے۔ کہ امام ابو یوسف کے نزدیک حلال
جانوروں کے پیشاب سے دوسری نجاست
کو دھو کر پاک بھی کر سکتے ہیں۔

جواب:۔ یہ تمہاری بددیانتی کا نمونہ ہے۔
درمختار میں لکھا ہے۔ وما قیل ان اللبن وبول
مایؤکل مزیل مخلوف المختار۔

پس دیکھو اس میں لکھا ہے۔ کہ یہ قول مختار (یعنی مفتی بہ) کے خلاف ہے۔ رہا یہ کہ غائتہ الاوطار میں لکھا ہے کہ دوسری نجاست کو دھوکر پاک کر سکتے ہیں۔ بالکل غلط ہے غایۃ الاوطار میں یہ لفظ ہرگز نہیں اگر دکھلاؤ گے تو چار پیسے انعام پاؤ گے

علامہ شامی جلد اول صـ ۲۲۵ میں فرماتے ہیں:-

(قولہ مزیل) لم یقل مطہر لما علمت من ان بول الماکول لا یطہر اتفاقاً وانما الخلاف فی ازالتہ للنجاسۃ الکائنۃ اور اسی صفحہ میں چند سطور پہلے فرماتے ہیں:-

فبول مایوکل لا یطہر محل النجاسۃ اتفاقا بل ولا یزیل حکم الغلیظۃ فی المختار یعنی ضعیف قول میں صرف غلیظہ کے حکم کو زائل کرتا ہے۔ پاک نہیں کرتا۔ امام ابو یوسفؒ چونکہ بول حلال جانوروں کا نجس مانتے ہیں۔ پھر مطہر کیسے ہو سکتا ہے۔ اللہم احفظنا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعتراض ۲۷۲: منیہ ص ۲۳ میں ہے

ولو احرقت العذرۃ والروث فصار رمادًا اومات الحمار فی المملحۃ فصار ملحًا او وقع الروث فی البیر فصار حمأۃ زالت نجاستہ وطہرت عند محمدؒ خلافًا لابی یوسفؒ حتی لو اکل الملح او صلی علی ذالک الرماد جاز۔

جواب: منیہ کی شرح صغیری میں لکھا ہے

فان عندہ الحرق لا یطہر العین النجسۃ بل یبقی اثرھا نجسا وعلیہ الفتوی علی قول محمدؒ لتبدیل تلک بالکلیۃ وصیرورتھا حقیقۃ اخری کالخمر اذا صار خلا

اور خود منیہ کے اسی صفحہ پر لکھا ہے ولو وقع ذالک الرماد فی الماء الصحیح انہ تنجس

اور منیہ کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ وھو لیس بصحیح الاعلی قول ابی یوسف قال فی التجنیس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

فی الجنۃ یعنی فتح القدیر میں اسکو صحیح لکھا ہے
کہ اس کا وجود جنت میں نہیں ہوگا۔
پھر آگے حموی میں ہے۔ وقد ذکر فی الفتوحات
المکیۃ فی صفۃ اھل الجنۃ انھم لا ادبار لھم
لان الدبر انما خلق فی الدنیا لخروج الغائط
النجس فلیست الجنۃ محلا للقاذورات،
قلت فعلی ھذا لا وجود لھا فی الجنۃ علی کل
حال والحمد للہ الکبیر المتعال
اھلحدیث کے نزدیک حرمت لواطت قطعی
نہیں بلکہ ظنی ہے۔ دیکھو ابن ماجہ مصنفہ وحیدالزمان
جز ا اور امام بخاری صحیح اور ابن حجر فتح الباری
میں قا تواحرفکم انی شئتم کا نزول اسی کی
رخصت میں نقل کرتے ہیں، اور فمن ابتغی
وراء ذالک فاولئک ھم العادون سے
حرمت وطی فی الدبر کی قطعیت پر دلیل نہیں نکلتی،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس آیت سے تو غایت ما فی الباب یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ بجز ازواج مملوکہ کے کسی دوسری وجہ سے اپنی خواہش پوری کرنیوالا حد سے گذرنیوالا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی منکوحہ یا لونڈی سے کرے اسکی ممانعت اس آیت سے کسطرح نکلے گی۔ ذرا بیان تو کرو تاکہ ہمیں آپکے طریق استدلال کا پتہ چلے۔

اعتراض ۲۶:۔ رکوع سجود والی نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ جنازہ کی نماز میں یا سجدہ تلاوت میں کھکھلا کر ہنسنے سے وضو نہیں جائیگا (۱۲ ہدایہ)

جواب: علامہ عبدالحی لکھنوی نے ہدایہ شریف کے صـ ۱۲ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ علامہ زیلعی کی تحریر سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ احادیث قہقہ بعض تو مرسلہ ہیں اور بعض مسندہ، اور اس کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مضمون یہ ہے۔ وقصتہ ان الصحابۃ کانوا یصلّون خلف رسول اللہ فجاء اعرابی وفی عینہ سوء فوقع فی حفرۃ کانت ھناک فضحک بعض الصحابۃ فقال لھم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الا من ضحک منکم قہقہہ فلیعد الوضوء والصلوٰۃ جمیعا ط

اگر کہا جائے کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو میں کہتا ہوں کہ پھر بھی قیاس پر مقدم ہے۔ اور کسی حدیث صحیح کے مخالف بھی نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کا ازار ٹخنوں سے نیچے تھا۔ تو حضور علیہ السلام نے اسکو فرمایا اذھب فتوضأ جا وضو کر (رواہ ابوداؤد ۔ مشکوٰۃ صـ ۶۵) تو جو شخص نماز میں قہقہہ کرکے ہنس پڑے وہ کیوں وضو نہ کرے۔ نماز میں کھلکھلا کر

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ہنسنا ایک گستاخی ہے۔ جس کے واسطے وضو کفارہ ہوسکتا ہے۔ کہ حق سبحانہ و تعالیٰ طہارت ظاہر سے اسکے باطن کو بھی طاہر کرے،
واللہ اعلم

رہی یہ بات کہ ہدایہ شریف رکوع سجود والی نماز میں قہقہہ مفسد نماز لکھا ہے، جنازہ و سجدہ تلاوت میں فساد وضو کا حکم نہیں دیا، اسکی وجہ خود ہدایہ میں ہی موجود ہے۔ کہ حدیث نماز مطلقہ یعنی کاملہ کے بارہ میں وارد ہوئی ہے۔ اور وہ نماز رکوع سجود والی ہے، اسی پر اس کا اقتصار رہیگا یعنی نماز جنازہ و سجدہ تلاوت چونکہ نماز کامل نہیں، اسلئے یہ حکم اسکو نہیں ہوگا۔ جنازہ کی نماز من وجہ نماز ہے۔ اور من وجہ دعا ہے، نہ تو پوری نماز ہے کہ اس میں نہ رکوع ہے۔ نہ سجود، نہ تشہد، نہ قرات، نہ صرف دعا ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ اسمیں وضو استقبال قبلہ ضروری ہے، دعائیں ضروری نہیں، اس لیے جنازہ وسجدہ تلاوت کو یہ حکم شامل نہ ہوگا، سچ فرمایا رسولخدا صلعم نے خصلتان لا یجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین (مشکوٰۃ ص۲۶)

اعتراض ۲۷ :- چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنی او شرمگاہ کے سوا اور جگہ بدفعلی کرنے جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ۔

جواب :- فرمایے یہ مسئلہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے ۔ اگر کسی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ چوپائے کے ساتھ یا شرمگاہ کے علاوہ کوئی شہوت رانی کرے تو بلا انزال اسپر غسل واجب ہے، تو وہ حدیث بیان کرو ورنہ شرم کرو والغسل احوط امام بخاری فرما رہا ہے، تو چوپائے یا تفخیذ

یا تبطین سے بلا انزال غسل کس دلیل سے لازم سمجھا جاوے گا،

البتہ ہدایہ میں عدم وجوب غسل پر دلیل بھی لکھی ہے۔ کہ اسکی سببیت ناقص ہے مگر یہ دلیل کوئی فقیہ سمجھے، فقہ کے دشمنوں کو اسکی کیا سمجھ؟

سنگ بد اصل اگر کاسۂ زرین شکنند
قیمت سنگ نیفزاید زر کم نشود

**اعتراض ۲۸:۔** حنفیوں کے نزدیک وہ روٹی جسکی خمیر میں شراب کی میل ڈالی جاتی ہے۔ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ اسلئے کہ خمر کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں (حوالہ ندارد)

**جواب:۔** یہ صریح کذب ہے۔ دیکھو ہدایہ شریف ج ۴ صفحہ ۴۹ میں صاف لکھا ہے۔ ویکرہ اکل خبز عجن عجینہ بالخمر لقیام اجزاء الخمر فیہ یعنی وہ روٹی جس کا خمیر شراب کے ساتھ گوندھا ہو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اس کا کھانا منع ہے، اسلئے کہ اس میں شراب کے اجزاء موجود ہیں، عبد الحی اسکے حاشیہ میں لکھتے ہیں فہذا الخبز نجس کما لو عجن بالبول ۱۲

عالمگیری ص۱۸۳ میں ہے واذا عجن الدقیق بالخمر وخبز لایؤکل دیکھو کیسا صاف مسئلہ ہے اور جو مسئلہ درمختار میں ہے۔ وہ مسئلہ ہی اور ہے اس کا اور اس کا کوئی تعلق نہیں وہ انقلاب عین کا مسئلہ ہے۔

اعتراض ۲۹ :- اگر گیہوں شراب میں گر گئے تو اس کا کھانا حنفیوں کے نزدیک جائز ہے۔ (عالمگیری ص۳۲)

جواب :- عالمگیری میں صاف تصریح ہے کہ لایؤکل قبل الغسل مگر پھولنے سے پہلے دھو کر کھا لینی جائز ہے۔ اگر پھول جائے تو امام محمد کے نزدیک پاک ہی نہیں ہوتا درمختار ص۳۱۹

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

میں اسپر فتویٰ لکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ حنطۃ طبخت فی خمر لا تطہر ابدا بہ یفتی اور عالمگیری

صـ ۳۲ کی اگر پوری عبارت دیکھو تو تمکو یہ ملیگا۔

قال ابو حنیفۃ لا یطہر ابدا و علیہ الفتویٰ

اعتراض عـ ۳۰: یعنی کسی غریب مسکین شخص زکوٰۃ کے مال میں سے دوسو درہم یعنی پچاس روپے یا اس سے زیادہ دینا مکروہ ہے

جواب:۔ تمہاری آنکھیں نہیں آگے وان دفع جاز بھی لکھا ہوا ہے۔

اعتراض ۳۱: مشت زنی کرنیوالے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حنفی مذہب کے فقہا نے بھی کہا ہے۔

جواب: معترض نے اگر کتب فقہ کی اسناد سے پڑھی ہوتیں۔ تو اس سے معلوم ہوتا کہ صاحب ہدایہ جب لفظ قالوا کہتا ہے۔ تو اسکی کیا مراد ہوتی ہے۔ یہاں بھی صاحب ہدایہ نے غلطی مما قالوا کہا ہے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تو ہم بتاتے ہیں شاید تمہاری سمجھ میں آجاوے تو بندہ مشکور گزار ہو۔

شیخ عبدالحی لکھنوی مقدمہ عمدۃ الرعایہ کے صہ۱ میں فرماتے ہیں لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب وفی العنایۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوٰۃ وذکر ابن الہمام فی فتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء والکفارۃ من کتاب الصوم ان الذی عادتہ ای صاحب الہدایۃ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتہی وکذا ذکرہ سعد الدین التفتازانی ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی ضعف ما قالوا (عمدۃ الرعایۃ)

ہدایہ کے حاشیہ پر لکھا ہے قولہ علی ما قالوا عادتہ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف وعامۃ المشائخ علی ان الاستمناء مفطر و قال

المصنف فی التجنیس انہ المختار

معلوم ہوا کہ صاحب ہدایہ نے لفظ قالوا سے اس قول کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے تو جس قول کو خود مصنف ضعیف کہے اوس کو محل طعن بنانا وہابیوں کا وطیرہ ہے۔

فتاوی عالمگیری ص۱۶۳ میں ہے الصائم اذا عالج ذکرہ حتی امنی علیہ القضاء وھو المختار وبہ قال عامۃ المشائخ ۱۲

اور اس مسئلہ سے یہ سمجھنا کہ مشت زنی حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔ سراسر افترا ہے بلکہ وہابیوں نے جائز لکھا ہے، دیکھو عرف الجادی۔

اعتراض ۳۲: مردہ عورت یا چوپائے سے بدفعلی کرنے سے روزہ کا کفارہ نہیں آتا اگرچہ دل کھول کر کیا ہو، یہاں تک کہ انزال بھی ہو گیا ہو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جواب :- بتاؤ یہ مسئلہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے۔ چونکہ حدیث شریف میں ایسے شخص کیلئے کوئی کفارہ نہیں آیا۔ اس لئے حضرات فقہا علیہم الرحمۃ نے کفارہ نہیں فرمایا، کفارہ ایسے جماع میں ہے۔ جو محل مشتہی میں ہو، مرد عورت یا بہیمہ چونکہ محل مشتہی نہیں اس لئے کفارہ بھی نہیں اگر معترض کے پاس اس کے برخلاف کوئی دلیل ہے۔ تو بیان کرے ورنہ بے دلیل ائمہ پر طعن بے جا سے باز رہے۔ لیکن اس سے کوئی کم فہم یہ نہ سمجھ لے کہ حنفیہ کے نزدیک مردہ عورت یا چوپایہ سے وطی کرنا جائز ہے، معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہاں تو صرف اس قدر ذکر ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے اور وہ روزہ دار بھی ہو تو اس کا روزہ ٹوٹ جائیگا، مگر کفارہ نہیں، کہ حقیقتاً جماع پایا نہیں گیا۔ لیکن اسکی سزا دوسری

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مقام میں بیان کی گئی ہے "

اعتراض ۲۳ :- اگر نجاست خفیف ہو اور اس سے کپڑا نجس ہو گیا ہو۔ اگر چوتھے حصے سے کم ہو تو اسکو پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، امام ابو حنیفہ کا مسلک یہی ہے "

جواب :- امام اعظم کے نزدیک نجاست مغلظہ وہ ہے جس کی نجاست میں نص وارد ہو۔ اور اسکے معارضہ میں کوئی نص نہ ہو، اور مخففہ وہ ہے۔ جسکے معارضہ میں نص ہو، علامہ شامی صـ۲۳ـ بلد اہیں فرماتے ہیں، اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فیه نص لم یعارض بنص اخر فان عورض بنص اخر فمخفف کبول مایوکل لحمة (شامی)

علامہ طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح صـ۸۸ـ میں ان الامام رح قال ما توافقت علی نجاستہ الادلة

فمغلظ سواءاختلفت فيه العلماء وكان فيه بلوى ام لا ودالانهر مخفف ۱۲ (طحطاوی)

جب یہ معلوم ہو گیا۔ کہ امام صاحب کے نزدیک نجاست خفیفہ وہ ہے جسکی نجاست اور طہارت میں دلائل کم تعارض ہو یعنی دلائل سے اس شئی کا نجس ہونا ثابت ہو۔ اور بعض سے اس کا پاک ہونا۔ مثلاً حلال جانوروں کا بول کہ بعض روایات میں اس کا پاک ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ حدیث عرنیین جنکو حضور علیہ السلام نے اونٹ کے بول پینے کی اجازت فرمائی ۔

نور الانوار صفحہ ۵۶ پر اسکی بحث کیگئی ہے۔ اور حدیث حسن بصری جس میں انہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت عمرؓ نے تمتع سے روکنے کا ارادہ کیا تو ابی بن کعب نے فرمایا۔ ليس ذالك للمتع،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کہ تمہیں روکنے کا حق نہیں، کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا، اور حضرت عمرؓ نے جہرہ کے حلوں سے منع کرنے کا ارادہ کیا اسلئے کہ وہ بول[1] (ماکول اللحم) سے رنگے جاتے تھے، تو ابن ابی بن کعب نے فرمایا۔ لیس ذلک لک قد لبسھن النبی ولبسنا ھم فی عھدہ یعنی ان حلوں سے روکنے کا آپکو حق نہیں کیونکہ انکو ہم نے اور آپ نے آپکے زمانے میں پہنا ہے۔ (مسند امام احمد عن ابی بن کعب)

نیز حدیث جابر و براء رضی اللہ عنہما کہ حلال جانوروں کے بول میں مضائقہ نہیں، اور بعض روایتوں میں ناپاک وارد ہے (مشکوٰۃ ص۵۳) اسلئے مجتہد (امام اعظم رح) کی نظر میں بسبب

---

[1] وقال معمر رأیت الزہری یلبس من ثیاب الیمن ما صُبغ بالبول بخاری ص۵۱ باب الصلوٰۃ فی الجبۃ الشامیۃ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اختلاف و تعارض نصوص جزم و ایقان حاصل نہ ہوا تو آپ نے اسکو نجاست خفیفہ فرمایا۔ اور اس نجاست خفیفہ کے ساتھ بھی نماز پڑھنا مکروہ فرمایا۔ اگرچہ ربع سے کم ہو چنانچہ ابن ہمام فتح القدیر صہ جلد اہیں فرماتے ہیں، والصلوٰۃ مکروھۃ مع مالا یمنع یعنی جتنا قدر نجاست کا معاف ہے۔ اس قدر کے ساتھ ہی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ بلکہ زیادہ لگ جانے سے تو امام اعظم علیہ الرحمۃ اعادہ نماز کا حکم فرماتے ہیں۔

چنانچہ کتاب الآثار للامام محمد صہ۱۵ میں ہے وکان ابو حنیفۃ رح یکرھہ وکان یقول اذا وقع فی وضوء افسد الوضوء وان اصاب الثوب منہ شئ کثیر ثم صلی فیہ اعاد یعنی امام اعظم اسکو مکروہ سمجھتے تھے۔ یعنی ابوال بہائم کو۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر وضو کے پانی میں بہائم

کے بول میں سے کچھ واقع ہو تو پانی کو فاسد کر دے
گا۔ اگر اسمیں سے زیادہ کپڑا کو لگے اور کوئی شخص
اس میں نماز پڑھے تو وہ نماز کو پھر پڑھے،
معلوم ہوا کہ نجس خفیف جبکہ زیادہ لگ جائے
تو امام صاحب کے نزدیک نماز کا اعادہ لازم ہے
اور بہت کا اندازہ ربع کپڑے یا بدن کے اس
حصہ کا ہے جسکو نجاست لگی ہے، اگر آستین
کو لگی ہے۔ تو آستین کا ربع، اگر دامن کو لگی
ہے۔ تو دامن کا ربع مراد ہے۔ اور اسی پر اکثر
مشائخ علیہم الرحمۃ کا فتویٰ ہے۔ علامہ شامی نے
تحفہ، محیط مجتبیٰ اور معراج سے اسکی تصحیح نقل
کی ہے، اور لکھا ہے کہ حقائق میں [illegible] فتویٰ
ہے۔ معلوم ہوا کہ ربع کل کپڑے کا مراد [illegible]
فتویٰ اسی پر ہے۔ کہ ربع اس [illegible] کا مراد ہے
جس حصہ میں نجاست خفیفہ لگی ہے۔ اور چونکہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

چوتھائی کو بعض احکام میں حکم کل کا ہے۔ اسلئے
کپڑا یا بدن کی چوتھائی کو امام صاحب نے کل کا
حکم دیا، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایسی
نجاست جس پر نصوص متفق نہیں، اگر کپڑے
پر کپڑے کے کہ اس حصہ کی چوتھائی سے کم
لگے، تو نماز میں معلوم ہو جانے پر اگر خوف فوت جماعت
یا خوف فوت وقت نہ ہو، تو نماز کو توڑ کر نجاست
کو دھو کر نماز پڑھے صرح بہ المحقق الکمال، اگر اسی
کے ساتھ نماز پڑھلے تو گو مکروہ ہو گی مگر ادا ہو جائے
گی، اور وہ بھی اس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر
نہ ہو، دیکھو کشف الالتباس صدیق حسن ص ۲۶۸
اب فرمائیے اس مسئلہ پر کیا اعتراض ہے۔ اور کس
آیت یا حدیث کے خلاف ہے،
ہاں شیعوں کے نزدیک نہ صرف حلال جانوروں
کا بول بلکہ حرام جانوروں کا بول بھی پاک ہے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

چنانچہ وحید الزمان نزل الابرار جلد اول کے ص۴۹
میں لکھتا ہے۔ وکذالک الخمر و بول مایوکل
لحمہ وما لایوکل لحمہ من البہائم۔ شوکانی
در بہیہ میں لکھتا ہے۔ فیما عدا ذلک خلاف
والاصل الطہارۃ یعنی انسان کے پاخانہ اور
بول اور کتے کے لعاب اور ایسے اور خون حیض
اور خنزیر کے گوشت کے ماسوا نجس ہونے میں
اختلاف ہے اصل طہارت ہے۔
محی الدین لاہوری غیر مقلد نے بلاغ المبین کے
ص۲۳ میں لکھا ہے کہا بخاری نے آنحضرت
نے سوائے پیشاب آدمیوں کے دہونے کا حکم
نہیں دیا۔
اسی طرح صدیق حسن نے لکھا ہے۔ پس حق
بول حلال جانوروں کا بلکہ حرام کا بھی بعض کے
نزدیک پاک ہے اور یہ کہ شقی ہے اگر صاف

کپڑا بھیگا ہوا ہو۔ تو نماز کا مانع نہیں ہے۔ جس سے
معلوم ہوا۔ کہ وہابیہ کے نزدیک چوتھے حصہ
سے اگرچہ زیادہ کپڑا حلال جانوروں کے بول
سے تر ہو، تو نماز جائز ہے، پھر کس منہ کے ساتھ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسئلہ پر اعتراض کیا
جاتا ہے، بلکہ ان کے نزدیک تو نجاست غلیظہ
سے بھی کپڑا تر ہو، تو نماز درست ہے۔ چنانچہ صحیح
بخاری میں تعلیقاً آیا ہے۔ کہ غزوہ ذات الرقاع
میں ایک شخص کو تیر لگا اور اس کا خون جاری ہو
گیا۔ اور اسی حالت میں وہ نماز پڑھتا رہا خون کا
جاری ہونا ظاہر ہے کہ بدن او کپڑا ان کو تر کر دیتا
ہے، تو خون جاری جو کہ نجاست غلیظہ ہے۔ اسکے
ساتھ نماز پڑھتے رہنا۔ ایک صحابی کا ثابت ہے
اور وہ بھی صحیح بخاری میں، پھر امام صاحب پر
اعتراض کرتے ہوئے کچھ تو شرم آنا چاہیئے۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مگر افسوس کہ معترضین کو اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا لیکن دوسروں کا تنکا پہاڑ سمجھتا ہے؛

**اعتراض نمبر ۹:** - اگر حرام پرندوں کی بیٹھ کپڑے پر ہتھیلی کی چوڑائی سے بھی زیادہ لگی ہوئی ہو پھر بھی نماز ہو جائے گی؟

**جواب:** - حرام جانوروں کی بیٹ امام صاحب کے نزدیک نجاست مخففہ ہے۔ اس لئے قدر درہم سے زیادہ لگ جانے سے نماز ہو جائیگی۔ اگر معترض کے پاس اسکے مغلظہ ہونے اور اسکے لگنے سے نماز ناجائز ہونیکی کوئی دلیل ہے۔ تو بیان کرے۔ اگر نہ ہو تو ائمہ دین پر بیجا طعن سے توبہ لازم ہے؛

سنیئے! فقہا علیہم الرحمہ نے ایک اصول لکھا ہے جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہے۔ وہ یہ ہے المشقۃ تجلب التیسیر۔ کہ مشقت آسانی کو

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کھینچتی ہے۔ یعنی تکلیف اور مشقت کے باعث
شرعاً تخفیف ہو جاتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر
اور فرمایا ما جعل علیکم فی الدین من حرج
یعنی اللہ تعالیٰ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی
اور حدیث شریف میں ہے احب الدین الی اللہ
الحنیفیۃ السمحۃ رواہ البخاری تعلیقاً کہ اللہ
تعالیٰ کو بہت پیارا دین حنیفیہ ہے جو سہولت
پر مبنی ہے۔ اور بخاری شریف میں مرفوعاً آیا ہے
حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ان الدین
یسر کہ دین آسان ہے (بخاری ج ۱) حافظ ابن
حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں وقد یستفاد من
ھذہ الاشارۃ الی الاخذ بالرخصۃ الشرعیۃ
کہ اس حدیث میں یہ اشارہ مستفاد ہوتا ہے۔
کہ رخصت شرعیہ پر عمل کرنا درست ہے۔ اس

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اصول کے لحاظ سے شریعت کی رخصتوں پر عمل کرنیکی اجازت نکلتی ہے، اشباہ والنظائر کے صہ۹۶ میں لکھا ہے۔ کہ عبادات میں اسباب تخفیف سات ہیں، سفر، مرض، جبر، نسیان، جہل، عسر، عموم بلوی، معلوم ہوا کہ عموم بلوی و عسر بھی اسباب تخفیف میں سے ہیں، اسکی مثال میں صاحب اشباہ فرماتے ہیں۔ کالصلوۃ مع النجاسۃ المعفو عنہا کما دون ربع الاثواب من مخففۃ وقدر الدرھم من المغلظۃ بس اسی عموم بلوی و عسر کے سبب رخصت ہے ۱۲

اعتراض ۲۵ ایک شخص عربی میں اچھی طرح قرآن پڑھ سکتا ہے باوجود اسکے فارسی میں قرآن شریف کے بعد معنی پڑھتا ہے۔ قرآن نماز میں نہیں پڑھتا اللہ اکبر کے بدلے بھی اس کا ترجمہ فارسی میں

پڑھ لیتا ہے، تو اسکی نماز جائز ہے ۱۲

**جواب:-** افسوس تعصب نے انکو ایسا نابینا کر دیا ہے کہ اسکو ہدایہ شریف کی یہ عبارت نظر نہ آئی جو اسکے آگے لکھی ہے ویروی رجوعہ فی اصل المسئلۃ الی قولھما وعلیہ الاعتماد ھدایہ صفحہ ۸۶ درمختار میں بھی اسی پر فتوی ہے۔

اور نور الانوار میں ہے۔ وھو (القرآن) اسم للنظم والمعنی جمیعًا لا انہ اسم للنظم فقط کما یتوھم من تعریفہ بالانزال والکتابۃ والنقل ولا انہ اسم للمعنی فقط کما یتوھم من تجویز ابی حنیفۃ رحمہ اللہ للقرأۃ الفارسیۃ فی الصلوۃ مع القدرۃ لا علی النظم العربی

اور قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار صفحہ ۸ پر لکھا ہے۔ فانہ یوھم ان القرآن عبارۃ عن المعنی فقط ثم اعلم ان الامام الاعظم

جوز قراۃ القرآن بغیر العربیۃ فی الصلوۃ مع القدرۃ علی العربیہ و صاحباہ لم یجوزھا فقیل الخلاف لم یتحقق و اما المعتمد فھو زندیق یقتل او مجنون یداوی ۱۲"

اور حسامی کے شرح میں ہی لکھا ہے اما الکتاب فالقرآن المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول عنہ نقلاً متواترا بلا شبہۃ وھو النظم والمعنی جمیعا فی قول عامۃ العلماء وھو الصحیح من مذھب ابی حنیفۃ الا انہ لم یجعل النظم رکنا لازما فی حق جواز الصلوۃ خاصۃ (حسامی ص )

اور اسکی حاشیہ پر عمدہ تحقیق ہے

**اعتراض ۲۳** امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں بسم اللہ سورۃ فاتحہ سے پہلے نہ پڑھے صرف پہلی رکعت میں پڑھے"

**جواب:** ہدایہ ص میں ہے وعنہ یأتی

بہا احتیاطاً دھو قولھما ۱۲ معترض نے جس روایت پر اعتراض کیا ہے اسکے متعلق بحر الرائق ج ۱ ص ۳۱۲ میں لکھا ہے۔ قول من قال لا یسمّی الا فی الرکعۃ الاولیٰ قول غیر صحیح بل قال الزاھدی انہ غلط علی اصحابنا غلطاً فاحشاً" ۱۲

اعتراض ۳۷ :- سورۃ فاتحہ پڑھ لی، پھر دوسری سورۃ نماز میں پڑھے تو اس سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے۔

جواب :- اس کا مطلب یہ ہے کہ بسم اللہ بین فاتحہ و سورۃ مسنون نہیں بحر الرائق میں ہے فلا تسن التسمیۃ بین الفاتحۃ والسورۃ مسنون نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ جائز ہی نہیں یا اس کا پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ بحر الرائق ص ۳۱۲ میں ذخیرہ و عقبیٰ سے تصریح ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں اما عدم الکراھۃ فمتفق علیہ و لھذا صح

شان نہیں ہے۔

زندہ کتے کا جسم ناپاک نہیں ہے۔ اسلئے کتا اگر کنوئیں میں گرا اور اس کا منہ پانی میں نہیں پہنچا تو کنوئیں کا پانی نجس کیوں ہو جائے گا،

کیونکہ کتے کے لعاب کی نجاست صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے دیکھو مسلم ج ۱

قاضی شوکانی اور نواب بھوپالوی کے نزدیک اس صورت میں بھی کنوئیں کا پانی نجس نہ ہوگا۔ کیونکہ کتا انکے نزدیک بھی نجس العین نہیں ہے، کتا کنوئیں میں گرکر ڈوب بھی جاوے۔ اور اسکا لعاب پانی میں ملجاوے تو بھی امام بخاری کے نزدیک اور زہری اور سفیان ثوری کے نزدیک ناپاک نہ ہوگا۔

## اعتراض ۳۹ — در مختار مطبوعہ دار الکتب مصر ج ۱ ص ۱۵۳ ج ۱ ص ۱۵۳ میں ہے۔ ولا الثوب

با نتقا مندہ

جواب :- یہ مسئلہ بھی کتے کے نجس العین نہ ہونے پر متفرع ہے۔ اور امام مالک اور امام بخاری جیسی عظیم الشان ہستیاں حنفیہ کے ساتھ ہیں، ہاں اگر خارجی نجاست کتے کے جسم پر ہو، تو اسکی وجہ سے ناپاک ہونے کا فتویٰ دیا جائیگا۔

اعتراض ۴ :- درمختار مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۵۳ میں ہے۔ ولا بعضه مالم یعض به

جواب :- کتے کے تھوک کی نجاست صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اسلئے احناف اسکو ناپاک جانتے ہیں۔ اور کپڑے کو لگ جائے تو اسکو بھی ناپاک کہتے ہیں، مگر کتے کے اور اجزاء کے ناپاک ہونے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت کا مسجد نبوی میں کتے کو جانے دینا (بخاری شریف) پاکی کی دلیل موجود ہے۔ اسلئے حنفیہ

کہتے ہیں۔ اور بے شک کہتے ہیں کہ کسی کا کپڑا کتا اسطرح پکڑے کہ تھوک نہ لگے تو ناپاک نہیں ہوگا۔ ومن ادعی فعلیہ البیان۔

**اعتراض ۴۱:** در مختار مطبوعہ دار الکتب مصر ج ا صـ ۱۵۳ میں ہے ولا صلوۃ حاملہ کبیرا

**جواب:** حاصل یوں ہے۔ کہ صاحب در مختار نے یہ لکھنے کے بعد کہ کتا نجس عین نہیں ہے، اس کی چند تعریفیں ذکر کیں،

چونکہ بعض کتب فقہ میں اس مسئلہ کی ایک تفریع یہ بھی مذکور ہے کہ کوئی گمنوار کتے کو آستین میں لئے ہوئے نماز پڑھے۔ تو اسکی اسلئے نماز ہی فاسد نہیں ہو جائے گی، کہ اسکے پاس کتا ہے۔ کیونکہ نجس العین نہیں ہے، صاحب در مختار نے یہ اشارہ کرتے ہوئے۔ کہ کچھ آستین اور بچے کی تخصیص نہیں ہے۔ یہ ذکر کیا، کہ کوئی بڑا کتا لے کر بھی نماز

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

پڑھے تو یہی حکم ہے۔ اور باعتبار کتے کے نجس عین نہ ہونے کے نماز فاسد نہ ہو گی، لیکن اس صورت میں عمل قلیل متحقق ہے۔ اسلئے نماز مکروہ ہو گی۔ اسی درمختار میں وکل عمل قلیل بلا عذر کتعرض القملة قبل الاذی وترك كل سنة ومستحب وحمل الطفل[1] (ردالمحتار ص۴۵۸)

**اعتراض ۴۲** درمختار دار الکتب مصر ج ۱ ص ۱۹۳ میں ہے وطھارة شعره یعنے کتے کا بال حنفی مذہب میں پاک ہے بالاتفاق۔

**جواب:۔** مہربان آپ کو زندہ کتے کے بال کی طہارت پر تعجب ہے۔ حالانکہ احادیث میں تمام مردہ جانوروں کے بال کو جن میں کتا بھی داخل ہے۔ پاک کیا گیا ہے۔ دیکھو بخاری ص ۷۴

---

[1] کان یصلی وھو حامل امامة بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری ص ۷۴ باب اذا حمل جاریة صغیرة علی عنقه فی الصلوة

حدیث اول: عن ابن عباس قال انما حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم من المیتة لحمها فاما الجلد والشعر فلا باس بہ رواہ دارقطنی

حدیث ثانی: عن ابن عباس رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا کل شئی من المیتة حلال الا اکل منها فاما الجلد والقرن والشعر والصوف والعظم فکله حلال لانه لا یزکی رواہ دارقطنی

## حافظ ابن قیم زاد المعاد میں لکھتے ہیں

قال جمهور اهل العلم ان شعر المیتة واصوافها واوبارها طاهرة اذا کانت من حیوان طاهر هذا مذهب مالک وابی حنیفة واحمد بن حنبل

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

رحمہم اللہ واللیث والاوزاعی والثوری وداؤد ابن المنذر والمزنی ومن التابعین الحسن و ابن سیرین واصحاب عبد اللہ بن مسعودؓ

ماقبل میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک کتا طاہر ہے یعنی نجس العین نہیں ہے، اور حافظ ابن قیم کے بیان سے معلوم ہوا ایسے تمام جانوروں کے بال جو طاہر ہوں نجس العین نہ ہوں مر جانے پر بھی پاک رہتا ہے، جس کا کھلا ہوا نتیجہ یہ ہے کہ کتے کے بال مرنے پر جمہور اہل علم کے نزدیک پاک رہتے ہیں پھر حالت حیات میں بدرجہ اولیٰ طاہر ہونگے یہی وجہ ہے کہ علامہ محمد بن عبد الرحمٰن دمشقی عثمانی شافعیؒ فی اختلاف الائمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال مالک ہو ای شعر المیتۃ طاھر مطلقا لانہ لا یحلہ الموت سواء کان یوکل

لحمه کالغنم والخیل اولا کالحمار والکلب
فعنده شعر الکلب طاهر فی حال الحیوة والموت
والصحیح من مذهب احمد طهارة الشعر

اعتراض ۲۴۲ :- درمختار مطبوعہ دار الکتب مصر جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ میں ہے او جامع دون الفرج ولم ینزل یعنی اگر روزہ دار روزے کی حالت میں شرمگاہ کے سوا اور کہیں مجامعت کر لے اور انزال نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

جواب :- اس کا ثبوت احادیث میں ہے ملاحظہ ہو :-

اثر اول :- عن حکیم بن عقال قال سالت عائشة ما یحرم علی من امرأتی وانا صائم قالت فرجها (رواہ البخاری تعلیقا ووصله الطحاوی وسنده ثقات)

اثر ثانی :- عن مسروق سالت عائشة رض ما یحل للرجل من امرأته صائما قالت کل شئ

الاجماع رواہ عبدالرزاق فی مسندہ بسند صحیح قالہ ابن حجر و رواہ ابن حزم فی المحلی )

حدیث ثالث :- عن ابی ہریرۃ رض ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ واتاہ اخر فسألہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ واذا الذی نہاہ شاب رواہ ابوداؤد (مشکوۃ ص۱۷۶ باب تنزیہ الصوم و فی بخاری و مسلم عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُقَبِّلُ و یباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ (مشکوۃ ص۱۷۶ )

بخاری مجتبائی ص۲۵۸ میں ہے ۔ باب القبلۃ للصائم وقال جابر بن زید ان نظر فامنی یتم صومہ ۱۲

وفی الدر المختار ولو انزل فرجہا مرارا یعنی لم یفسد صومہ بالنظر وان انزل ونظر الی الفرج مرارا ۱۲

اعتراض ۴۳ درمختار میں ہے ۔ ولو خاف

الزنا یرجی لاوبال علیہ یعنی اگر زنا کا خوف ہو اور مشت زنی کرے یعنی ہاتھ سے پانی نکال ڈالے تو امید ہے کہ اسپر کچھ وبال نہ ہوگا۔

**جواب**: حنفیہ کے نزدیک بلا عذر مشت زنی کرنا اور جلق لگانا حرام ہے۔ اور ناجائز ہے چنانچہ درمختار کی اس عبارت کی شرح میں ہے ولو فعلہ للاستجلاب الشہوۃ فھو اثم چنانچہ علامہ زیلعی حنفی اسکی حرمت پر والذین ھم لفروجھم حافظون سے استدلال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فلم یبح الاستمتاع الا بھما ای بالزوجۃ والامۃ۔ اگر زنا سے بچنے کیلئے ایسا کرے تو امید ہے کہ اسکو مواخذہ نہ ہوگا۔

انما الاعمال بالنیات

**اعتراض ۳۴۴** درمختار میں ہے۔ وکذا الاستمناء بالکف اوادخل ذکرہ فی بھیمۃ او

میتۃ یعنی ایسی حالت میں مشت زنی کرنا۔ اور
چوپائے یا مردے کے ساتھ بدفعلی کرنے سے
روزہ نہیں بگڑتا ۱۲

**جواب:** شارع علیہ السلام کے فرمان کے بغیر
کسی فعل کو کسی عبادت کیلئے مفسد کہدینا شریعت
آلہیہ کی ترمیم و تنسیخ ہے جسکی جرأت کوئی حنفی
مقلد تا قیام قیامت نہیں کر سکتا۔

شرعاً بیوی سے قربت، کھانا، پینا، عمداً قی کرنا یا جو ان کے
حکم میں ہے، پس ان ہی چیزوں کو روزہ کیلئے مفسد
صوم ہونا ثابت ہے لیکن جلق یا انزال چوپائے یا مردے
کیساتھ بدفعلی کو جسمیں انزال نہ ہو شارع نے مفسد صوم نہیں فرمایا
ہے اور نہ یہ جماع زوجہ کے حکم میں ہیں، اسلئے اگر حنفیہ
نے انکو مفسد نہیں قرار دیا تو آپ ان غریبوں کو
کیوں کوستے ہیں جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول
برحق نے مفسد نہیں کہا، اسکو مفسد نہ کہنا۔ اگر غیر مقلدین

کے نزدیک کوئی جرم ہے۔ تو کسی مسلمان کو اس جرم کے ارتکاب سے چارہ نہیں ہے

در کوئے نیک نامی مارا گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا

تنبیہ :- جلق یا چوپائے کے ساتھ بدفعلی مردہ سے زنا کرنا ہم حنفیوں کے نزدیک حرام اور سخت گناہ ہے۔ اسی درمختار میں ہے۔ الاستمناء حرام وفیہ التعزیر اسی طرح جانور کے ساتھ بدفعلی کو بھی حرام اور قابل تعزیر لکھا ہے لیکن ایک شئی کی حرمت اور شئی ہے۔ اور اس سے روزہ کا بگڑنا شئی دیگر، ترک صلوٰۃ کی حرمت اور اکبر کبائر ہونیکا کون منکر ہے مگر کیا اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یونہی سمجھو کہ جلق حرام مردہ جانور کے ساتھ بدفعلی حرام ہے، مگر بغیر انزال اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
الغرض حرمت اور مفسد صوم ہونا دو الگ الگ وصف ہیں

حرام ہوگئی۔

جواب :۔ جوان بیٹی کا بوسہ اور بھی شہوت کے ساتھ بیشک ایسے شخص پر اسکی بیوی حرام ہوگئی اگر تمہیں یہ فتویٰ پسند نہیں تو بڑی خوشی سے شہوت کے ساتھ جھوم جھوم کر جوان بیٹیوں کا بوسہ لے لیا کرو تمہیں کون منع کرتا ہے۔ مگر حنفی عمر بھر یہ فتویٰ نہیں دینگے چاہے تم کتنا ہی انکو کوسو۔

اعتراض ۲۶ درمختار مطبوعہ دارالکتب مصر ص۳۰ ج۲ میں ہے فقال جامعتہا ثبتت الحرمۃ یعنی اگر کسی نے ہنسی مذاق میں جھوٹ کہہ دیا کہ میں نے اپنی ساس سے مجامعت کی تو اسکی بیوی اسپر حرام ہوگئی۔

جواب :۔ درمختار کی پوری عبارت اسطرح ہے۔ قیل اما فعلت بام امرأتک فقال

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جامعتها ثبت الحرمة ولا یصدق انه کذب ھازلا

**اعتراض ۱۲۷** درمختار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵ میں ہے ولو دبغ طھر یعنی اگر انسان کی کھال کو بھی دباغت دی جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

**جواب:** عبارت میں خیانت کی گئی ہے۔ پوری عبارت اسطرح ہے ولو دبغ طھر وان حرم استعماله افسوس حنفیوں کو بدنام کرنے کی خاطر یہ لوگ کس قدر عیاری خیانت سے کام لیتے ہیں۔ سبحان الذین ای منقلب ینقلبون۔ یاد رکھو لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔

مزید برآں بعض حضرات کے نزدیک انسان کی کھال بغیر دباغت کے پاک ہے۔ مثلاً امام شافعی، امام بخاری، علامہ ابن حجر عسقلانی، ابن عباس، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ملاحظہ ہو بخاری ص ۱۶۷ باب غسل المیت و وضوئہ بالماء والسدر الخ و فتح الباری کتاب الجنائز ص ۸۲ ج ۳ و نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۶۲ ۱۲

اعتراض ۲۸ درمختار مطبوعہ دارالکتب مصر ص ۱۵۰ ج ۱ میں ہے۔ وافاد کلامہ طہارۃ جلد کلب و فیل۔ یعنی کتے اور ہاتھی کی کھال بھی بعد از دباغت پاک ہے۔

جواب:۔ یہ فتوی حسب ذیل احادیث کے موافق ہے۔

حدیث اول:۔ عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ فقد طھر (نسائی ابن ماجہ، ترمذی، وقال حسن صحیح و رواہ مالک فی الموطا، وابن حبان، فی صحیحہ و احمد و الشافعی بلم و اسحق بن راھویہ والبزار فی مسانیدہم)

حدیث ثانی:۔ عن میمونہ رض قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اہاب دبغ فقد
طہر (رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ حسن وقال الحافظ
علی شرط الصحۃ)

حدیث ثالث :- عن عائشۃ رض قالت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دباغ جلود
المیتۃ طہورہا (رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

حدیث رابع :- عن عائشۃ رض ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ
اذا دبغت (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان)

حدیث خامس :- عن ابن عباس رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دبغ الاہاب
فقد طہر (مسلم)

حدیث سادس :- عن عائشۃ رض عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال طہور کل ادیم دباغہ،
دارقطنی وقال اسنادہ حسن کلہم ثقات لم یتعرض لہ

الحافظ ابو الطیب العظیم آبادی،

حدیث سابع:- عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ
دباغ جلود المیتۃ طھورھا ۔ ( دارقطنی،
بیہقی)،

حدیث ثامن:- عن سلمۃ بن المحبق عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم دباغ الادیم ذکاتہ (احمد،
ابوداؤد، نسائی، بیہقی) واسنادہ صحیح قال ذالک الحافظ
فی التلخیص)

حدیث تاسع:- روی الدولابی فی الکنی عن
اسحٰق بن عبد اللہ قال قالت لابن عباس العنزۃ
تصنعوا من جلود المیتۃ فقال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذکاۃ کل مسک دباغہ،،

یہ نو حدیثیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے
شمار کے موافق بالفعل عرض کر دی ہیں ورنہ جلود میتہ
کے متعلق کتب احادیث میں ابن مسعود، انس، جابر،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ام سلمہ، مسعود، زید بن ثابت، ابی امامہ، ابن عمر، مغیرہ، عائشہ صدیقہ، ابن عباس، میمونہ رضی اللہ عنہم سے بہت حدیثیں مروی ہیں، ان تمام احادیث میں بلا استثناء ہر مردار کے چمڑے کو دباغت کے بعد پاکی کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایما اہاب، جلود میتہ الاہاب، کل الادیم، کل مسک، عام الفاظ ہیں آدمی کی کھال سے لے کے چمڑے کو اسی طرح شامل ہے جس طرح بکری، بھیڑ، گائے بھینس کے چمڑے کو ومن ادعی فعلیہ البیان قاضی شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں فرمایا ہے وظاہر کل ادیم وکل ایما اہاب ویشمل جلود کلا یوکل کالکلب والخنزیر وغیرہما شمولا ظاہرا (نیل ص ۶۲ ج ۱)

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں،

واجاب من عمم بالتمسک بعموم اللفظ فهو

اولیٰ من خصوص السبب، فتح الباری ج ۹ ص۵۲

اور تخصیص کا جواب احادیث کے عام الفاظ سے

استدلال ہے اور یہ خصوص سبب سے اولیٰ

او بہتر ہے" ۱۲

اس وجہ سے بعض علماء بلا استثناء، تمام جانوروں

کی کھالوں کو دباغت کے بعد پاک کہتے ہیں۔ کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی استثناء

نہیں فرمایا۔

تعلیق المغنی علی الدارقطنی میں فتح الباری سے

نقل کرتے ہوئے حافظ شمس الحق پٹنوی لکھتے ہیں

ولم یستثن ابویوسف وداؤد شیئا اخذا بعموم

الخبر وهی روایة عن مالک قاضی شوکانی نے

بھی اسی کو اختیار کیا ہے ملاحظہ ہو المذهب

السادس یطهر الجمیع والکلب والخنزیر ظاهرا

وباطنا وهو الواجح نیل الاوطار ج ۱ ص۶۳

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

حنفیہ نے ان احادیث صریحہ صحیحہ کو پیش نظر رکھکر بیشک یہ کہا کہ تمام ان جانوروں کی کھال جن کے چمڑے کو دباغت دیجا سکے دباغت کے بعد باستثنا سور پاک ہو جاتی ہے۔ اور ہر تبرائی غیر مقلد یہ رکھے، کہ جبتک صفحہ ہستی پر کوئی ایک بھی حنفی زندہ رہے گا، ضرور یہ آواز بلند کرے گا کہ آقائے نامدار نے تمام جانوروں کی کھال کو دباغت کے بعد پاک فرمایا۔ ہاں یاد رہے کہ حنفیہ عموم احادیث سے سور کی تخصیص اسوجہ سے کی ہے۔ کہ اس کا نجس العین ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔ باقی کتے یا ہاتھی کا نجس العین ہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے۔ اور آدمی تو آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ان المومن لا ینجس۔ بخاری کتاب الجنائز۔

تا نجاست عین چہ رسد۔

تنبیہ:۔ حنفیہ کی ہی طرح صحابہ اور تابعین،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور اکثر علماء نے اسلام بھی تمام جانوروں کی کھال کو پاک کہتے ہیں جن میں کتا اور ہاتھی بھی ہے۔

علامہ ابوبکر حازمی لکھتے ہیں۔ تذہب اکثر اہل العلم الی جواز الاستمتاع بجلود المیتہ بعد الدباغ وممن قال ذالک ابن مسعود، سعید بن مسیب، عطاء بن ابی رباح، والحسن بن ابی الحسن والشعبی وسالم بن عبد اللہ، وابراہیم النخعی، وقتادہ، والضحاک، و سعید بن جبیر ویحیی بن سعید الانصاری، ومالک بن انس، واللیث، والاوزاعی، والثوری، وابو حنیفۃ واصحابہ، وابن المبارک، والشافعی واصحابہ، واسحٰق الحنظلی، (کتاب الاعتبار) کتاب الاعتبار ص۵۷

قلت وکذا ابو سعید الخدری وزید بن خالد وسعد بن الوقاص ومعاذ بن جبل، ورافع بن خدیج، وعمر بن عبد العزیز (قالہ الشوکانی)

اور یہی مذہب ہے ابن قیم حنبلی کا ملاحظہ ہو زاد المعاد ج ۲ ص ۲۴

اس عورت سے نکاح کر لینا جائز ہے۔ ۱۲ ملخصًا

**جواب:**۔ یہ مسئلہ نفاذ قضاً باطنًا کی جزئیات سے ہے،
میں چاہتا ہوں کہ اسکو ذرا تفصیل سے عرض کروں،
باتفاق امت محمدیہ یہ بات مسلم ہے کہ قاضی رنجم ا
قطع خصومات اور دفع نزاع کیلئے مقرر ہوتا ہے،
اور یہ کہ وہ عالم الغیب نہیں ہوتا، لہذا وہ حقیقت نفس
الامر یہ معلوم کر کے فیصلہ کرنے کا مکلف نہیں ہے، ورنہ
تکلیف مالایطاق لازم آئے گی، بلکہ وہ جو کچھ فیصلہ
کرتا ہے، گواہوں کی ظاہری صداقت کی بنا پر کرتا ہے اور
یہ کہ اس کا ہر فیصلہ ظاہری پر نافذ اور مدعی و مدعا کیلئے
واجب العمل ہوتا ہے۔ اور اسکے ہر فیصلہ پر دنیا میں
عمل درآمد ہوتا ہے، اس میں کبھی ایک مسلمان عالم کا بھی اختلاف
حنفی کا امام غیر مقلدین قاضی شوکانی اور نواب صدیق حسن خان
بھوپالی بلکہ غیر مقلدین بھی اسی کے قائل ہیں، اور حنفیہ
کے نزدیک باطن میں بھی بعض معاملات میں نافذ ہو جاتا ہے،

اسلئے گذارش ہے کہ قاضی جن معاملات کا فیصلہ کرتا ہے
انکی دو قسمیں ہیں،
(۱) وہ معاملات جن میں قاضی کو انشاء کی ولایت نہیں ہے،
(۲) وہ معاملات جنکی انشاء کا قاضی کو فی الجملہ حق ہے،
پہلی صورت وہ اشیاء مراد ہیں جس کا کوئی سبب معین مدعی نہ
بیان کرے، یا وہ سبب قابل انشاء نہ ہو، اس صورت
صورت میں بالاجماع قضا باطناً نافذ نہیں ہوتی اور قضا قاضی
حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتی یہی امام رح کا مذہب
ہے اور یہی سب حنفیہ کہتے ہیں، مثلاً ایک شخص جھوٹے
گواہ قائم کر کے دعوے کرے کہ فلاں چیز میری ہے
اور اس کے ملک کا کوئی خاص سبب ذکر نہ کرے، اور
قاضی کو گواہوں کے جھوٹ کا علم نہ ہو اور فیصلہ کر کے
وہ چیز اسکو دلا دے، تو اس صورت میں یہ حکم باطناً
نافذ نہ ہوگا، اور مدعی دیانتاً اسکو استعمال نہیں کر سکتا
یعنی اگر استعمال کرے۔ تو باوجود فیصلہ قاضی اس استعمال

پر آخرت میں مواخذہ ہوگا کتب حدیث میں ہے۔ عن ام سلمۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا بشر و انکم تختصمون
الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی
بنحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ
فانما اقطع لہ قطعۃ من النار رواہ الجماعۃ (بخاری مجتبائی
کتاب الاحکام ص۱۰۶۲) اور بخاری مجتبائی کے ص۱۰۶۲ کتاب
الاحکام میں ہے۔ باب من قضی لہ بحق اخیہ فلا یاخذہ
فان قضاء الحاکم لا یحل حرامًا ولا یحرم حلالًا
اس باب میں حدیث ام سلمہ رضی ہے ان الفاظ سے ہے
عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان زینب
بنت ابی سلمۃ اخبرتہ ان ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ
وسلم اخبرتھا عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع
خصومۃ بباب حجرتہ فخرج الیھم فقال انما انا بشر و
انہ یاتینی الخصم ولعل بعضکم ان یکون ابلغ من
بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ بذالک فمن

فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها
او لیتنزکها ۱۲

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ املاک مرسلہ میں حکم قاضی باطناً نافذ نہ ہوگا جبکہ مدعی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہو اور یہ کہ قاضی ایک آدمی کا مال بغیر حق شرعی و ذکر سبب معین دوسرے کو دلا دے، تو وہ اسکے لئے حلال نہیں ہوجاتا اور یہ کہ قاضی ظاہری حجت اور اپنے علم کے اعتبار سے صداقت بینہ پر اعتماد کرکے فیصلہ کردیگا۔ اور اسکو یہی حکم ہے ۱۲

دوسری صورت جس سے عقود یعنی بیع نکاح فسوخ یعنی اقالہ طلاق اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ قضا قاضی ظاہراً و باطناً بھی نافذ ہوجائے گی کیونکہ وہ خود فیصلہ کرنے کا مامور ہے۔ انشائیات (عقود، فسوخ) میں جب تک اس کا حکم انشاء پر محمول نہ ہو ثابت نہیں ہوسکتا ہے، اسلئے کہ واقع میں گواہ کبھی صادق ہوتے ہیں، اور کبھی کاذب، دوسری صورت

میں بھی قاضی کا فیصلہ ظاہراً سب کے نزدیک نافذ ہو جاتا
ہے۔ اور اگر قاضی کی عدالت میں کوئی مرد یا عورت خلاف
واقعہ نکاح کا دعویٰ کرکے دو گواہ جو حقیقت میں جھوٹے
ہوں گذار دے تو وہ عورت قضاءً اس مرد کے حوالہ ہوگی
اور اس کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ واجب ہوگا، اور امام
صاحب یہ فرماتے ہیں، کہ اس صورت میں قضا باطن میں
بھی نافذ ہوگی، اور عند اللہ بھی پر اسکو مواخذہ نہ ہوگا،
کیونکہ قاضی گواہوں کی عدالت معلوم کرلینے بعد قضاء
بالحق اور دفع نزاع پر مامور ہے اور انشائیات میں یعنی
عقود و فسوخ میں جبتک اس کا حکم انشاء پر محمول کیا
جاوے ثابت نہیں ہو سکتا، اور نزاع بھی منقطع ہوگی،
کیونکہ گواہ جنکی عدالت قاضی کے نزدیک ثابت ہوئی ہے
واقع میں جھوٹے اور سچے دونوں ہو سکتے ہیں اور قاضی
عالم الغیب نہیں ہے، کہ اسکو انکی صداقت واقعیہ کا علم
ہو سکے لہذا پیش نظر کے بموجب گواہوں کی سچائی کا تعین ہے،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تو اسکے بموجب حدیث البینۃ علی المدعی شہادت سننے کے
بعد مدعی کے دعویٰ کے مطابق فیصلہ کرنا ضروری ہے اور
اس کا فیصلہ کا یہ مطلب ہوگا کہ قاضی نے گواہوں کے
سامنے اپنے دربار میں اس عورت کا اس مرد سے نکاح کر دیا،
کہ اسکو من وجہ ولایت انشاء حاصل ہے لہٰذا نکاح
کے بعد وہ عورت مرد کیلئے حلال ہوگی، خواہ مدعی نکاح مرد ہو خواہ
عورت، اور اگر اس صورت میں حکم قاضی کو انشاء عقد
باطناً نافذ نہ مانا جائے، تو عند اللہ حرمت باقی رہتی ہے
جس سے آپس میں جنگ و جدال ہوگا ظاہر ہے کہ ایک
دوسرے سے حقوق زوجیت کا طلبگار ہوگا، دوسرا
انکار کرے گا، تو پھر لازم آئیگا کہ حکم قاضی قطع نزاع
کیلئے نہیں ہوا بلکہ باعث نزاع بنا یہ تو بالکل الٹا ہوا
لہٰذا امام صاحب فرماتے ہیں کہ فیصلہ سے اقتضاءً انشاء
عقد ثابت ہو جاتا ہے گویا قاضی یوں کہتا ہے۔
زوجتکہا وقضیت بذلک جائز میں نے اس سے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

تمہارا نکاح پڑھا دیا یہی میرا فیصلہ ہے یہی حال طلاق کا ہے۔ فتدبر اور یہ مسئلہ کچھ نیا اور صرف امام صاحب کا بیان کیا ہوا نہیں ہے، بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں بعینہٖ یہی صورت پیش آئی تھی، اور آپ نے اپنے فیصلہ کو ظاہراً و باطناً نافذ فرمایا ملاحظہ ہو۔ روی عن علی ان رجلا اقام بینۃ علی امرأۃ انھا زوجتہ بین یدی علی فقضی علی بذالک فقالت المرءۃ ان لم یکن لی بد منہ یا امیر المومنین فزوجنی منہ فقال شاھداک زوجاک (فتح القدیر حاشیہ بخاری صہ ۸۶۲ حاشیہ ۸

**تنبیہ**:۔ ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ علی کرم اللہ وجہہ نے صاف طریق پر حکم بالنکاح کو انشاء عقد نکاح فرمایا۔ اور فیصلہ کے بعد عورت کی درخواست پر بھی تجدید نکاح کی ضرورت نہ سمجھی وکفیٰ بہ قدوۃ

اور پھر یہ اثر حکماً مرفوع ہے۔ اسلئے کہ حضرت علی کا یہ فعل خلاف عقل وقیاس ہے کیونکہ تحلیل فرج محرم

اشیاء کا اختیار شارع کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے۔ اور اصحاب کے غیر معقول افعال محدثین کے نزدیک مرفوع حکمی ہیں، دیکھو نخبتہ الفکر ابن حجر اور کوئی دوسری صریح حدیث اسکے معارض بھی نہیں ہے۔ لہٰذا امام صاحب نے باب مدینۃ العلم حضرت علی رضی کے فعل کی اقتداء کی تو امام صاحب کا کون جرم ہے۔ کہ ان پر آنکھیں نکال رہے ہو، جو کچھ کہنا ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں کہو

تنبیہ:۔ اس فیصلہ کیلئے امام صاحب کے نزدیک دو شرطیں ہیں، اول یہ کہ قاضی کو گواہوں کی صداقت کا یقین ہو، اور جھوٹے ہونے کا مطلق علم نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ محل انشاء عقد کے قابل ہو یعنی شرعاً اس سے اس مرد کا تعلق صحیح ہو سکتا ہے۔ بحر میں ہے۔ وللنفاذ باطنا عنده شرطان الاول عدم علم القاضی بکذبهم فلو علم القاضی کذب الشهود لم ينفذ ذكره فی فتح القدیر والثانی کون المحل قابلاً فاذا کانت المرءة من النکاح

تحت زوج او کانت معتدة او مرتدة او محرمة بمصاهرة او برضاع لم ینفذ لانه لا یقبل الانشاء بالجملة ان شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں امام صاحب قاضی کی فیصلہ کو قطع نزاع کیلئے حضرت علی رض سے استدلال فرماتے ہوئے نئے سرے سے نکاح پڑھانے کی بجائے سمجھتے ہیں ولا عائبہ فیہ

ایقاظ:۔ گواہ جھوٹی گواہی دینے کے باعث سخت گنہگار ہونگے رفی الولوالجیئم لشاھدان اثمامبیا بج ۱۵ ثم علی المبتدی بالدعوی الباطلة و اثباتھا بالطریق الباطل اثم غیران الوطی بعدذالک فی حل (فتح القدیر)

اعتراض ۵:۔ در مختار میں ہے یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشھر یعنی چار مہینے سے پہلے حمل گرا دینا جائز ہے (ملخصاً)

جواب:۔ اسقاط حمل کی اباحت کیلئے صاحب مذہب کی کوئی روایت نہیں ہے بعض متاخرین مشائخ اباحت عزل پر قیاس کر کے اسکو بھی بضرورت مباح فرماتے ہیں چنانچہ

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

خود در مختار میں اس قول کی نسبت دوسروں کیطرف موجود ہے۔ پوری عبارت اسطرح ہے وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعۃ اشھر یعنی لوگوں نے کہا ہے، کہ چار ماہ سے پیشتر اسقاط حمل مباح ہے مگر معترض کی دیانت نے ایک لفظ قالوا کو نقل کرنے کی اجازت نہیں دی جس سے اسکا پول کھل جاتا سخن شناس اور اصحاب ذوق تو صرف اس لفظ قالوا کو ملاحظہ فرماتے ہی اصل حقیقت تک پہنچ جائینگے، اور ان کے لئے کسی مزید تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی، مگر ہم خوش فہم معترض کو سمجھانے کیلئے ذرا تفصیل کئے دیتے ہیں اسلئے گذارش ہے۔ کہ اولا تو حنفیہ متبع ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ کے جب ان کا یہ فرمان ہی نہیں تو الزام کیسا ثانیا جس کتاب سے تم نے نقل کیا ہے۔ اسکے مصنف رحمۃ اللہ بھی اس قول کو بنظر استحسان نہیں دیکھتے کما یشعر بہ قولہ قالوا کما لا یخفی ثالثا تم نے نفس مسئلہ بھی نہیں سمجھا، ویدہ و دانستہ

تحریف کرکے عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہو اسی صفحہ میں
شامی میں ہے۔ فاباحۃ الاسقاط محمولۃ علی حالۃ العذر
او انہا لا تاثم اثم القتل یعنی اسقاط کا جواز حالت
عذر پر محمول ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ قتل جتنا گناہ ہی
نہیں ہوگا۔ اور اس کی تائید فتاویٰ قاضیخاں کی اس عبارت
سے بھی ہوتی ہے۔ ولا اقول بالحل اذا المحرم لو کسر
بیض الصید ضمنہ لانہ اصل الصید فلما کان
یواخذ بالجزاء فلا اقل من ان یلحقہا اثم ھنا
اذا اسقطت بغیر عذر یعنی اسقاط کی حلت کا ہرگز قائل
نہیں ہو سکتا کیونکہ جب کسی شکار کا انڈا توڑنے کی وجہ
سے اس کا ضمان دینا ہے۔ اسلئے کہ وہ اصل صید ہے
تو جس طرح محرم صرف انڈا جو چڑیوں کا ایک درجہ ہے
توڑنے کی وجہ سے ماخوذ بالجزاء ہوتا ہے۔ اسطرح
عورت بھی بلا عذر اسقاط کردیگی۔ تو کم سے کم گنہگار تو ہوگی۔
اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ صاحب

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مذہب ہے اس مسئلہ میں کوئی اباحت وغیرہ کی روایت منقول نہیں ہے۔ ورنہ لا المقول کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی دوسرے یہ کہ اباحت علے الاطلاق مراد نہیں ہے بلکہ عذر کی حالت میں ہے، رابعا اگر تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ بعض مشائخ حنفیہ علے الاطلاق اباحت کے قائل ہیں تو بھی محل اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ جسطرح حمل ساقط کر دیتے ہیں بظاہر قطع نسل ہے بعینہ اسی طرح عزل میں بھی قطع نسل متحقق ہے۔ حالانکہ صحیح احادیث سے عزل کا مباح ہونا ثابت ہے۔ اور واقع ہے، اور اگر کوئی بالغرض مطلقاً مباح کہتا ہے تو عزل ہی پر قیاس کر کے کہتا ہے، پھر حنفیہ کی خصوصیت نہیں، محدثین اور شوافع بھی کہتے ہیں، علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری ج ۹ ص ۳۴۹ میں تحریر کرتے ہیں۔ ویتفرع من حکم العزل حکم معالجۃ المرأۃ اسقاط النطفۃ قبل نفخ الروح اور عزل کے حکم سے

روح پھونکی جانے سے حمل ساقط کردینے کا حکم مستنبط ہوتا ہے اسلئے اگر کسی کے نزدیک یہ مسئلہ صحیح نہ ہو، تو وہ منصفانہ طریق پر اسکی تنقید کرسکتا ہے اور عزل واسقاط میں معتدبہ فرق ثابت کرکے استنباط مذکور کی تردید کردینے کا حق ہے، مگر زبردستی کسی بات کو غلط کہدینا گندی بتانا اور پھر کوئی ضعیف سے ضعیف دلیل نہ پیش کرنا اتباع حدیث ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، ہاں گورنمنٹ کا جرم ہونا شرعی جرم ہونے کی دلیل ہے تو بہ توبہ مسائل شرعیہ کا اثبات غیر مسلم حکومت کے قوانین سیاسیہ سے بھی ہوجاتا ہے۔ واللہ غیر مقلد معترض کا یہ نیا اجتہاد ہے۔

اعتراض نمبر ۵ :- درمختار میں ہے مواضعۃ نربعہ عشرون یعنی بیس عورتوں میں مرد کو بھی عورت کیطرح عدت گذرانی ہوگی۔

جواب :- معترض یہ بتلا سکتا ہے کہ عورت کیطرح

تم نے کس لفظ کا ترجمہ لکھا ہے کیا واقعی جھوٹ لکھنے اور بولنے میں ذرا شرم تم کو نہیں آتی، یاد رکھو وسیعلم الظالمون ای منقلب ینقلبون،

اصل یہ ہے۔ کہ تربص کے معنی انتظار کرنے کے ہیں منتہی الارب میں ہے۔

(تربص) چشم داشتن وانتظار چیزے نمودن، قاموس میں ہے۔ ربص وجلان بما انتظرہ خیرا او شرا یحل بہ کتربص

اور در مختار کی اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ بیس صورتوں میں مرد نکاح کرنیکے لئے ایک مخصوص مدت گذارنے کا انتظار کرے گا سیدھی بات تو یہ تھی، کہ ان صورتوں کو بالتفصیل لکھکر معترض قرآن و حدیث سے ثابت کر دیتا کہ ان صورتوں میں مرد کو منتظر رکھنا شرعاً صحیح نہیں ہے، مگر بجائے اسکے عبارت کی ترجمہ میں مشق دکھی کرکے عوام کے سامنے اسکو اسطرح پیش کرنا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

جس سے انکے جذبات میں ہیجان پیدا ہو کسی مسلمان کا
کام نہیں ہے۔ لطف یہ ہے کہ خود در مختار ہی کی
عبارت میں معترض کے "عورت کیطرح" لکھنے کی
تردید موجود ہے۔ پوری عبارت اسطرح ہے۔ ومواضع
تربصہ عشرون مذکورۃ فی الخزانۃ حاصلہا
یرجع الی ان من امتنع نکاحہا علیہا لمانع لزوم والہ
نکاح اختہا او اربع سواہا واصطلاحًا تربص یلزم المرأۃ
یعنی مرد بیس جگہ جنکی تفصیل خزانۃ الروایات میں مذکور
ہے۔ انتظار کرے اب سب صورتوں کا حاصل یہ ہے"
کہ جس عورت کا نکاح مرد سے کسی مانع کیوجہ سے
ناجائز ہے۔ اس مانع کا زوال ضرور ہے۔ مثلاً اپنی بیوی
کی بہن سے شادی کرنا یا ایک بیوی کے سوا چار دوسری
عورتوں سے بیک دفعہ نکاح کرنا اور اصطلاحًا عورت
کے تربص کو عدت کہا جاتا ہے۔
مگر معترض کی دیانت ملاحظہ ہو کہ اس عبارت کا ایک

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ناتمام ٹکڑا نقل کرکے اور پھر اسکو قصداً محرف کرکے
زبانی طعن دراز کررہے ہیں خوب، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے،
کس مسلمان کو اس سے انکار ہوسکتا ہے، کہ اپنی بیوی
سے علاقہ نکاح من کل الوجوہ منقطع ہوئے بغیر اسکی بہن
سے شادی نہیں ہو سکتی، قرآن پاک میں ہے۔ وان
تجمعوا بین الاختین۔ لہذا مرد کو اپنی سالی سے نکاح
کرنے کیلئے بیوی سے انقطاع کا انتظار کرنا ضروری
ہوگا، اور ایک عورت کی موجودگی میں دوسری چار عورتوں
سے بیک دفعہ نکاح نہیں ہوسکتا کہ قرآن پاک کے خلاف
ہے، اسلئے اگر کوئی ایسا کرنا چاہتا ہے تو پہلے موجودہ
بیوی سے رشتہ نکاح توڑے، وقس علیہ، اس لئے
اگر نفس ان مسائل پر اعتراض ہے۔ تو قرآن پاک کا کفر
سے جاتا ہے۔ اور اگر لفظ تربص سے بیزاری ہے تو یہ
جہالت ہے۔ لغۃً یہ اطلاق بالکل صحیح ہے۔ اور شرعاً
کوئی قباحت نہیں،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعتراض:۔ درمختار مطبوعہ دار الکتب مصر ج ۱ صفحہ ۱۲ میں ہے ثم الاحسن زوجۃ یعنی امامت کی ابتدائی شرطوں میں اگر برابری ہو تو اسے امام بنایا جاوے جسکی جورو زیادہ خوبصورت ہو، کیا امامت کیلئے یہ بھی شرط ہے۔ کہ بیویاں ٹٹولی جائیں اور انکی خوبصورتی کو امتحان کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔

جواب:۔ نکاح کا بڑا فائدہ عفت اور پاکدامنی ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے۔ فانہ اغض للبصر و احصن للفرج حتی کہ بعض احادیث میں نکاح کو اسی وجہ سے نصف دین پورا کر لینا قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ، مستدرک حاکم، تلخیص الحبیر، شعب الایمان، ملاحظہ ہو عن ابن عباس رفعہ الا اخبرکم بخیر ما یکنز المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیھا سرتہ د تلخیص مستدرک، ابوداؤد (۲) عن ابی ھریرۃ رض قال قیل یا رسول اللہ ای النساء خیر قال التی سرتہ اذا نظر الیہ (نسائی، تلخیص)

(۳) عن ابی امامۃ رضؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا من زوجۃ صالحۃ ان امرہا اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ (ابن ماجہ)
انہیں احادیث کو پیش نظر رکھکر صاحب درمختار نے لکھا کہ علم و قرأت وغیرہ ابتدائی اوصاف میں برابری ہو تو امامت کیلئے وہ شخص بہتر ہوگا جسکی بیوی زیادہ خوبصورت ہو۔ کیونکہ عادۃً بہ نسبت دوسرے شخص کے پرہیزگار اور پاک دامن ہوگا۔ علاوہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ اس عبارت کی شرح میں اسی صفحہ میں فرماتے ہیں، لانہ غالبا یکون احب لہا واعف لعدم تعلقہ بغیرہا رہا یہ کہ ٹٹولا جانا بیبیوں کا امامت کیلئے شرط ہے۔ ہرگز نہیں، ہاں اسی عبارت کے تحت میں لکھتے ہیں وھذا مما یعلم من الاصحاب او الارحام او الجیران اذلیس ان یذکر کل واحد اوصاف زوجتہ یعلم انہ احسن زوجۃ
ادہر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی۔

اعتراض ۵۳۔ درمختار ص۱۵۲ ج ۲ میں اذ زنی فی دار الحرب والبغی یعنی حربی کا غزوں یا باغیوں کی سلطنت میں زنا کرنے سے بھی حد نہیں ۱۲ ک

جواب:۔ میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ بھی فقہائے حنفیہ کا اپنا اختراع کیا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب ہوا۔ ملاحظہ ہو

حدیث اول:۔ روی محمد حسن السیر الکبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من زنی فی دار الحرب او اصاب بها حدا ثم هرب فخرج الینا فانہ لا یقام علیہ الحد

فتح القدیر کشوری ص۲۶ ج ۲

حدیث ثانی:۔ ان عمر بن الخطاب کتب الی عمر بن سعد الانصاری والی اعمالہ ان لا یقیموا حدا علی احد من المسلمین فی دار العدو حتی یخرجوا الی ارض المصالحۃ (نصب الرایہ بیہقی مصنف ابن ابی شیبہ)

ہم الزام انکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اعتراض نمبر ۵۴ درمختار ہے ولاحد بزنا غیر مکلف بمکلفۃ مطلقاً یعنی نابالغ وغیرہ غیر مکلف مرد اگر زنا بالغہ عورت سے کرے تو دونوں پر حد نہیں ہے۔

جواب :- زنا نام ہے وطی حرام کا اور حرمت و حلت فعل مکلف کے اوصاف میں سے ہے مجنون اور نابالغ لڑکے کے غیر مکلف ہونے کی بابت حضرت صدیقہ حضرت علی مرتضیٰ، ابوقتادہ، ابوہریرہ، ثوبان، شداد بن اوس سے مسند ابوداؤد، سنن نسائی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، جامع ترمذی، مسند ابوبکر بزار، مسند الشامیین للطبرانی وغیرہ کتب حدیث میں متعدد حدیثیں مروی ہیں پس ان حدیثوں کے بموجب کسی غیر مکلف مرد کا وطی کرنا شرعاً زنا نہیں کہلا سکتا، اور نہ اسکو حد ماری جا سکتی ہے۔ اور جب مرد کے اعتبار سے جو حقیقتاً موصوف بالزنا ہے یہ فعل زنا ہی نہیں ہے۔ تو محل فعل یعنی عورت کے اعتبار سے بھی اسکے زنا ہونے میں اشتباہ ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

اور شبہ کی حالت میں حدود کا دفع کرنا شرعاً مامور ہے۔
لہذا حنفی اس صورت میں دفع حد کے قائل ہیں، اور یہ
سچا عامل بالحدیث حدیث کے ماتحت ایسا کر سکتا ہے
مگر تم لوگ خدا، رسول کی تعلیم پر عمل کرنیکو گوارا نہیں کر سکتے
ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است۔

اعتراض ۵۵ در مختار میں ہے ولا بزنا بالمستاجرۃ
لہ یعنی اگر عورت کو اجرت یعنی خرچی دیکر زنا کرے تو اس
پر حد نہیں ہے۔

جواب:۔ میں کہتا ہوں درمختار کی پوری عبارت اس
طرح ہے ولاحد بالزنا بالمستاجرۃ لہ ای للزنا
والحق وجوب الحد کالمستاجرۃ للخدمۃ یعنی اگر کوئی
کسی عورت کو زنا کرنے کیلئے اجرت میں لے کر زنا کرے
تو اسپر حد نہیں ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اس صورت
میں حد ہو گی جسطرح اس صورت میں حد ہو گی کہ
عورت کو خدمت کیلئے نوکر رکھا جائے اور پھر اس سے زنا کرے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

ظالم نے اعتراض کرتے وقت آدھی عبارت ہی ہضم کرلی، توبہ توبہ اتنی جہالت؟

## اعتراض ۵۶ وکذا لو قال اشتریتہا ولو

حرۃ یعنی اگر آزاد عورت سے زنا کیا پھر کہہ دیا کہ میں نے تو اسے خریدا ہے۔ تو اس پر بھی حد نہیں ۱۲ ر"

جواب:۔ بڑی بے ایمانی معترض نے کی ہے پوری عبارت ملاحظہ ہو:۔

ولا باقرار ان انکر الاخر للشبہۃ

وکذا لو قال اشتریتہا ولو حرۃ یعنی اگر عورت زنا کا اقرار کرے اور مرد انکار کرے تو شبہ کیوجہ سے حد نہیں لگائی جائیگی۔ اسیطرح اگر عورت زنا کا اقرار کرے مگر مرد یہ کہے کہ جناب یہ میری لونڈی ہے۔ اور میں نے اسکو خرید لیا ہے۔ تو اس صورت میں بھی حد نہیں ماری جائیگی، اگرچہ وہ عورت واقعہ میں حرہ ہی کیوں نہ ہو۔

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

کیونکہ مرد زنا کا اقرار نہیں کرتا، بلکہ دعویٰ نکاح کرکے حلت وطی کا مدعی ہے۔

یہ جاہل سبائی عبادتوں کا صحیح مطلب نہیں بیان کرسکتے اور ان مسائل پر اعتراض کرتے ہیں جن کا ماخذ احادیث اور آثار ہیں اور پھر دعویٰ عمل بالحدیث کا

عندان مفتر قان ما ہی تفریق

اعتراض:۔ درمختار میں ہے او منکوحۃ الغیراو معتدتہ یعنی دوسرے کی نکاحی ہوی یا عدت میں بیٹھی ہوئی عورت سے نکاح کرکے وطی کرے تو حد نہیں لگائی جائیگی، اگرچہ دونوں کو اس فعل کی حرمت کا علم ہو۔

جواب:۔ ان دونوں مسئلوں میں بھی شبہ عقد موجود ہے حضرت عمر بن الخطاب نے ایسے شخص کو حد نہیں لگائی موطا میں ہے۔

ایما امرأۃ نکحت فی عدتھا فان کان زوجھا الذی تزوجھا لم یدخل فوق بینھما ثم اعتدت بقیۃ عدتھا

من زوجها الاول ثم کان خاطبا من الخطاب ان کان دخل بها فرق بینهما ثم اعتدت بقیة عدتها من زوجها الاول ثم اعتدت من الآخر ثم لا یجتمعان ابدا او فی الطحاوی قال علی ان تابا واصلحا خطبها من الخطاب ۔ عنگنی

## اعتراض ۴۸ مجالستہ یاد رکھنے کے قابل ہے

ایک مزے کی بات :۔ امام زہری اور امام بخاری بلا تخصیص ہر مردہ جانور کے چمڑے کو قبل از دباغت ہی جائز الاستعمال اور پاک بتلاتے ہیں۔ دیکھو امام بخاری نے اپنی صحیح صـــ ۲۹۶ پر باب جلود المیتۃ قبل ان تدبغ باندھا ہے جسکے نیچے یہ حدیث لائے ہیں: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بشاۃ میتۃ فقال ھلا استمتعتم باھابھا قالوا انھا میتۃ قال انما حرم اکلھا ۱۲

علامہ ابن حجر فتح الباری صـــ ۴۸۲ ج ۹ میں لکھتے ہیں:

قولہ باب جلود المیتۃ قبل ان تدبغ ای ھل یصح

بیعہا ام لا فیہ حدیث ابن عباس رضی فی شاۃ میمونۃ
وکانہ اخذ جواز البیع من جواز الاستمتاع لان
کل ما ینتفع بہ یجوز بیعہ والانتفاع بجلود المیتۃ
مطلقاً قبل ان ید بغ و بعدہ مشہور من مذہب
الزھری وکانہ اختار البخاری

علامہ بدالدین عینی شرح بخاری شریف میں لکھتے ہیں
و ظاہرہ جواز الانتفاع بہ سواء دبغ او لم یدبغ وھو
مذہب الزہری کان البخاری اختار ھذا المذہب
دیکھو حاشیہ بخاری ص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کتب الی جہینۃ قبل موتہ بشہر ان لا تنتفعوا
من المیتۃ باھاب ولا عصب قال ابوداؤد قال النضر بن
شمیل یسمی اھاب ما لم یدبغ فاذا دبغ لا یقال لہ
اھاب انما یسمی شنا وقربۃ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۱۴
مگر قاضی شوکانی کی درر بہیہ میں تو سور کا چمڑا بھی پاک ہے
اور یہ تمہارا مسلمہ امام ہے ۔

اعتراض ۵۸:۔ در مختار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۱ ج ۱ میں ہے وطہر بذکاۃ یعنی کتا ہاتھی وغیرہ اگر ذبح کر دئے جائیں تو بھی ان کا چمڑا پاک ہے۔

جواب :۔ در مختار کی عبارت اس طرح نہیں بلکہ اسطرح ہے۔ ما طہر بدباغ طہر بذکاتہ اسپر تو کوئی اعتراض نہیں۔

اور مردہ کے چمڑہ غیر مدبوغ سے نفع نہیں لینا چاہیئے، دیکھو ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، لا تنفعوا من المیتۃ باھاب اور مدبوغ کو میتہ نہیں کہا جاتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ حدیث

میں میتہ کی قید بے سود ہوتی ولا یقول بہ الا من لقسم

ثانیاً :۔ مر جانے کے بعد سرجانور کے اجزا اسلئے ناپاک ہو جاتے ہیں کہ نجس رطوبت اور فضلات خبیثہ رگ کر ان میں ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابن قیم زاد المعاد جلد ثانی صفحہ ۲۲۷ میں لکھتے ہیں

واللحم انما ینجس لاحتقان الرطوبات والفضلات الخبیثة فیه

اور کون نہیں جانتا کہ ذبح کرنے سے یہ ناپاک رطوبت خام ہو جاتی ہے، اسلئے کھال وغیرہ پاک رہیگی،

**ثانیاً:-** ازالہ نجاست میں ذبح کرنا بہ نسبت دباغت کے زیادہ مؤثر ہے، علامہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:۔

ان الدباغ لا یزید فی التطهیر علی الذکاة فتح ص ۵۲۱/۹۷

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ کتا ہاتھی وغیرہ اگر ذبح کئے جائیں تو ان کا چمڑہ پاک ہے۔ ہاں یہ بات بھی یاد رہے، کہ امام مالک رح بھی یہی مذہب رکھتے ہیں۔

ملاحظہ ہو:۔ وعند مالک تعمل ای الذکوة الا فی الخنزیر واذا ذکی تحت سبع او کلب نجد ردہ طاہر یجوز بیعه والوضوء فیه وان لم یدبغ رحمة الامة مصری ص ۸

**اعتراض ۵۹** در مختار مصری ص ۱۵۲ میں ہے

لیس الکلب نجس العین عند الامام ؎

جواب :۔ کتے کے نجس العین ہونے پر کوئی دلیل نہیں اگر ہے تو پیش کرو، زمانہ نبوی میں کتے برابر مسجد نبوی میں آتے جاتے رہتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کبھی کتوں کو مسجد سے روکا اور نہ انکی آمدرفت کی جگہ کبھی دھلوائی، اور صاف کرائی۔

ابن عمر فرماتے ہیں "کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرشون شیئا من ذالک"

تنبیہ :۔ کتے کے نجس العین نہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ زندہ کتا نجس نہیں ہے اور اسکی کھال دباغت سے پاک ہو سکتی ہے۔ دیکھو شامی ص۱۳۶ ج ۱

ہاں اسکا گوشت خون لعاب ناپاک ہیں شامی ص۱۴۵ ج ۱

اعتراض ۲ ۔ در مختار میں ہے۔ دیکھو تحفہ جلد ۲ مصلی در دلوا ص۱۵۲

جواب سور کے کھال کے علاوہ جب تمام کھالیں

دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں۔ تو پھر اس کا نماز اور
ڈول بنانا جائز ہوا۔

ہاں امام بخاری کے نزدیک بغیر دباغت ہی جانماز
اور ڈول بنانے کو جائز فرمایا ہے اور قاضی شوکانی سور کے
چمڑے کا ڈول بنائیں تو آپکو کچھ خیال نہ ہو۔

اگر معترض ایسے مسائل سمجھنے سے قاصر ہے تو
علمائے احناف سے قبل از اعتراض دریافت کر لیتا
حدیث میں آیا ہے۔ انما الشفاء العی السوال اوکما
قال مگر تمہارے نزدیک تو دین فروشی کر کے دنیا
طلبی مقصود ہے۔

فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون

اعتراض ۱۱۹ درمختار میں ہے ولو اخذ بشرط یباح

جواب:- حنفیہ کے نزدیک گانے بجانے کی مزدوری
فقہ کی تمام کتابوں میں منع لکھی ہے۔ البتہ بلا شرط جو
اصل میں مزدوری نہیں ہے بعض نے مباح لکھا ہے

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مگر صحیح یہی ہے کہ یہ مباح نہیں ہے علامہ شامی رح نے ص۳۴ ج ۵ میں لکھا ہے۔ قال الامام الاستاذ لا یطلب والمعروف کالمشروط، قلت وھذا مما یتعین الاخذ بہ فی زماننا یعلمھم انھم لا یذھبون الا باجر البتۃ۔

کہا امام استاذ نے کہ بلا شرط بھی حلال نہیں اور معروف مثل مشروط ہے [illegible] جو بات مشہور معروف ہو وہ مثل مشروط کے ہوتی ہے جب مشہور ہے کہ گانے بجانے والے بغیر اخذ اجرت کے وگانے کو نہیں جاتے تو ان کا بلا شرط گانا بجانا بھی بسبب معروف ہونے کے مثل ہونیکے مثل مشروط ہوگا، علامہ شامی آگے فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں اسی پر فتویٰ ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ اجرت کے سوا نہیں جاتے۔ معلوم ہوا کہ صحیح یہی ہے کہ بلا شرط بھی مباح نہیں۔

اعتراض ع۶۲ ہدایہ میں ہے ھذا الاشیاء جائز

جواب :- ابھی ہدایہ میں اسکے آگے قول صاحبین لکھا ہوا ہے۔ وقالا لا یضمن ولا یصح بیعہا وعلیہ الفتویٰ پس مذہب حنفی کی مفتی بہ روایت کو چھپانا اور غیر مفتی بہ روایت کو بیان کرکے اعتراض کرنا وہابیوں کا کام ہے!

اچھا اگر ان اشیاء کی بیع جائز ہی سمجھی جائے اس لئے کہ یہ مال ہے اور جن امور کے [illegible] سے جائز فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ تو بھی ان کا کھانا تو ناجائز ہی رہے گا۔ نہ یہ کہ انکی بیع کے جواز سے کھانا بھی جائز ہو جائیگا۔

# تمت بالخیر

بارعایت کتابیں منگوانے کا پتہ

مکتبہ خانہ اہلسنت والجماعت لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الحاث غیر مقلدین

پہلی بحث درمیان فرقہ ناجیہ و غیر ناجیہ :-

ترمذی شریف میں ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ۱۲ اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے تہتر فرقے ہو جانا اور انمیں سے ایک کا ناجیہ ہونا بیان فرمایا ہے، اس کی پہچان یہ ہے، کہ جو میرا اور میرے اصحاب کا

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook

مذہب ہے؟

سوال: کیا ہندوستان کے غیر مقلدین فرقہ ناجیہ میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ فرقہ ناجیہ میں داخل نہیں، کیونکہ ان کا مسلک ما انا علیہ واصحابی کے خلاف ہے۔

سوال:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وصحابہ رضی کا کیا مسلک طریق تھا؟

جواب:۔ وہی مسلک تھا جو ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین کا ہے۔

سوال:۔ ائمہ اربعہ اور انکے متبعین کا کیا مسلک ہے:۔

جواب:۔ اصول شاشی میں ہے۔ ان اصول الفقہ اربعۃ کتاب اللہ وسنۃ رسولہ واجماع الامۃ والقیاس یعنی فقہ کے اصول چار ہیں کتاب اللہ سنت رسول اللہ، اجماع امت، اور قیاس

نیز حسامی میں ہے ان اصول الشرع ثلاثۃ،

Fazail e Sahaba Wa Ahle Bait Library Islamic Ebook